۲۶ آیاتِ مبارکہ، ۲۷ احادیثِ مبارکہ، ۸۶ حوالہ جات سے مزین خوبصورت اور مدلل تحریر

حقائقِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از قلم:
ابوزوہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

پسند فرمودہ و مصدقہ
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

۲۶ آیاتِ مبارکہ، احادیثِ مبارکہ

۸۶۰ حوالہ جات سے مزین خوبصورت اور مدلل تحریر

حقائقِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از قلم:

ابوزوہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

پسند فرمودہ و مصدقہ

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

نام کتاب ________ حقائق میلاد النبی

مؤلف ________ ابوزوہیب محمد ظفر علی سیالوی

بفرمائش ________ مفتی غلام حسن قادری

خصوصی تعاون ________ جناب میاں شاہد محمود سیالوی صاحب

صفحات ________ ۲۴۸

تعداد ________ ۶۰۰

کمپوزنگ ________ کاشف عباس

اشاعت ________ جولائی 2013

ناشر ________ اکبر بک سیلرز، لاہور

قیمت ________ -/250 روپے

فہرست

ہر سو یہی ترانہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے

مسرور ہے زمانہ میلادِ مصطفیٰ ہے
ہر سو یہی ترانہ میلادِ مصطفیٰ ہے

آیا وہ نور والا ' ہر سو ہوا اُجالا
ہوئی تیرگی روانہ میلادِ مصطفیٰ ہے

ہم کھاتے ہیں انہی کا گائیں گے گیت اُن کے
ہم نے یہی ہے گانا میلادِ مصطفیٰ ہے

میں تو نیاز مندِ محبوبِ کبریا ہوں
مجھ کو یہ ہے سنانا میلادِ مصطفیٰ ہے

جو غلامِ مصطفیٰ ہے دو جگ کا بادشاہ ہے
کیا ٹھاٹھ ہے شہانہ میلادِ مصطفیٰ ہے

میلادِ مصطفیٰ کے جلسے بپا کریں گے
توں ناک بھوں چڑھا نہ میلادِ مصطفیٰ ہے

میلادِ مصطفیٰ سے نجدی کو چڑ بڑی ہے
ہے بغضِ کافرانہ میلادِ مصطفیٰ ہے

ذکرِ نبی سے روکے نعتِ نبی پہ ٹوکے
یہ مریض ہے پرانا میلادِ مصطفیٰ ہے

نعتِ نبی سنانا راہیؔ ہے شغل اپنا
نغمے نبی کے گانا میلادِ مصطفیٰ ہے

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

الاھداء

فقیر پُرتقصیر اپنی اس تالیف کو حضور سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ باعث نزولِ سکینہ، نورِ مجسم، شفیع معظم، باعثِ تخلیق دو عالم، جان دو عالم، فخر بنی آدم، شہنشاہِ حسینانِ عالم، شاہِ خوباں، سرورِ سروراں، ساقیٔ کوثر، والیٔ جنت، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آقا، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولا، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملجاء، مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماؤیٰ، سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیارے ابا جان، حسنین کریمین کے نانا جان، کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنی بخشش کا بہانہ سمجھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، اس امید کے ساتھ کہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شانِ رحمت سے قبول فرمائیں گے۔

الانتساب

سید الانبیاء، خطیب الانبیاء، قائد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

کے مقدس والدین کریمین

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

اور

سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا

کے نام

جن کے شہزادے کے دَر کے ٹکڑوں پر سارا جہاں پلتا ہے۔

ابو زوہیب محمد ظفر علی سیالوی

خطیب جامع مسجد صدیقیہ

نزد چونگی نمبر 3 محلہ رشید آباد لاہور روڈ ضلع چنیوٹ

0321-7915062

بفیضانِ نظر

عاشقِ رسول ﷺ، فنافی الرّسول، قمرالملّت والدّین

شیخ الاسلام والمسلمین، ولیٔ کامل پیر سیال لجپال

خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

قطب العلماء، امام المناظرین، غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں، امام المناطقہ، رئیس المدرسین، رأس المحققین، سند العلماء والفضلاء، گلشن قمر کے مہکتے پھول، منظورِ نظر شیخ الاسلام، استاذ الاساتذہ

حضرت شیخ الحدیث علامہ **مولانا محمد اشرف سیالوی** رحمۃ اللہ علیہ

جو کہ سینکڑوں روحانی فرزندوں کو داغِ مفارقت دے گئے

اللہ کریم آپ کے مزارِ پُرانوار پر لاتعداد رحمتیں نازل فرمائے۔

تقریظ

شیخ الحدیث صاحبزادہ مفتی محبّ اللہ نوری صاحب

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر عربی، اُردو اور دیگر زبانوں میں بے شمار کتابیں تحریر کی جاچکی ہیں--- زیرِ نظر کتاب ''حقائق میلاد النبی'' اسی سلسلہ کی حسین کڑی ہے--- اس کتاب کے فاضل مرتب حضرت علامہ مولانا ابوزوہیب محمد ظفر علی سیالوی زیدہ مجدہٗ مختلف دینی موضوعات پر متعدد تحقیقی مضامین ورسائل تصنیف کر چکے ہیں--- زیرِ نظر کتاب ۲۶/آیات بینات، ۷۰/احادیث مبارکہ اور ۸۶۰/حوالہ جات سے مزین ومبرہن ہے--- جس میں یومِ میلاد بارہ ربیع الاوّل شریف اور دیگر حقائق پر اپنے اور غیروں کے حوالہ جات سے عمدہ مواد یکجا کر دیا ہے--- اللہ تعالیٰ جل وعلا مؤلف کی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ان کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے اور اس کتاب کو نافع خلائق بنائے---

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ واصحابہ اجمعین

والسلام

(صاحبزادہ) محمد محبّ اللہ نوری

تقریظ

مفتی غلام حسن قادری (حزب الاحناف' لاہور)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیّدی یارسول اللّٰہ

وعلٰی اٰلك واصحابك یا سیّدی یا حبیب اللّٰہ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر سینکڑوں کتب دیکھنے کا اتفاق ہوا لیکن زیرِ نظر کتاب مختصر ہونے کے باوجود اس قدر جامع اور مدلل ہے کہ کوئی بات بھی بغیر حوالہ کے اس میں قاری کو نظر نہیں آئے گی بلکہ ایک ایک بات پہ بعض جگہ ستر ستر کتابوں کے حوالے بھی آپ کو ملیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جواں سال و جواں بخت علامہ ابوزہیب مولانا محمد ظفر علی سیالوی صاحب کا یہ شاہکار آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ محبت کا عملی ثبوت ہے' خدا تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ علیہ الولف التحیۃ والثناء ان کی اس کاوش کو دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں قبول فرما کر ہم سب کے لیے باعثِ نجات بنائے اور ان کے قلم میں مزید برکت دے تاکہ یہ مزید دینِ متین اور مسلکِ حقہ کی خدمت کر سکیں۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دعا گو و طالب دعا

غلام حسن قادری

حزب الاحناف لاہور

حدیثِ دل

معزز قارئین! دنیا میں ہر انسان کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ بن جائے اور فقیر سیالوی کی بھی یہ تمنا ہے کہ اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ سا ثنا خوان بن جاؤں اور بروزِ حشر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور ثنا خوانوں میں نام آجائے۔

اسی نیت سے فقیر نے یہ کتاب مرتب کی۔ اگرچہ علماء کرام نے میلاد شریف کے جواز واستحباب پر بہترین اور لاجواب مفصل کام کیا۔ مگر وہ عالمانہ اور دقیق اور مفصل ہے میرے عام آدمی کی اس تک رسائی بہت مشکل ہے۔ فقیر نے اس کتاب یعنی ''حقائقِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کو بڑے آسان انداز، عام فہم اندازِ تحریر، سادہ زبان، آسان الفاظ کے ساتھ ترتیب دیا کہ عام آدمی بھی پڑھے تو اس کو سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ اور بات دل کی گہرائیوں تک اتر جائے۔ ہر بات مکمل حوالہ جات اور تفصیلی حوالہ جات کتاب کا نام جلد اور صفحہ اور مطبوعہ وسن طباعت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ہر کتاب دیکھ کر حوالہ لکھا گیا ہے۔

علماء کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ کتاب کو پڑھیں اور مجھے یہ سعادت عطا کریں تو جہاں کوئی کمی نظر آئے تو اصلاح فرمائیں اور جہاں خوبی نظر آئے کوئی کمال نظر آئے یا کوئی بات پسند آئے تو یہ محض اللہ کریم کا کرم اور اس محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ فیض وتوسل اور بزرگوں کا وسیلہ اور والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور اگر کمی نظر آئے کوئی غلطی نظر آئے تو یہ میری شامت اعمال ہے۔ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔

اللہ کریم مجھ فقیر کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں اپنے محبوب ﷺ کے توسل سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس کے ساتھ اپنے محسنوں کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے فقیر کے اس کام میں تعاون فرمایا۔ میری مسجد کے متولی جناب میاں شاہد محمود سیالوی ولہ رائے جو کہ کتابوں کی فراہمی میں میرے ساتھ خصوصی تعاون کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث مفتی محمد محبّ اللہ نوری صاحب اور حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری صاحب' جنہوں نے فقیر کی کتاب پر چند الفاظ تحریر فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ مفید مشورے عطا فرمائے' اور محترم جناب اکبر قادری صاحب جن کے تعاون سے ''حقائق میلاد النبی ﷺ'' نے طباعت کا سفر طے کیا۔ اللہ تعالیٰ میرے تمام معاونین کو دارین کی سعادتیں عطا فرمائے (آمین)

دعاؤں کا طالب

ابوزوہیب محمد ظفر علی سیالوی

0321-7915062

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

ربیع الاول وہ ماہ مقدس ہے جس کی آغوش میں نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے روز ازل تک چمکتے رہیں گے، اس مقدس، معطر، منور، معنبر، مشرف مہینہ میں شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی، اس کی یاد منانے کے لئے عاشقان مصطفیٰ، غلامان در رسول، گدایان درِ بتول، حقیقی اہلسنّت و جماعت حنفی محفل میلاد سجاتے ہیں، علماء کو بلاتے ہیں، جو کہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سناتے ہیں، حسب توفیق طعام پکاتے ہیں، شرکاء، غرباء، فقراء کو کھلاتے ہیں، لیکن کچھ لوگ اس بات کا برا مناتے ہیں، جبکہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل وہ بھی سجاتے ہیں، اشتہار پرنٹ کرواتے ہیں، اسٹیج بناتے ہیں لیکن محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعت بتاتے ہیں، تو آیئے جناب لفظ ''میلاد'' کتب حدیث، تفسیر، سیرت و فتاویٰ سے ہم آپ کو دکھاتے ہیں، لیکن پہلے ہم جناب کو اپنا موقف بتاتے ہیں۔

ہمارا موقف

اہلسنّت و جماعت کے نزدیک غمگسار جہاں، حامیٔ بے کساں، سرورِ سروراں، تاجدارِ کون و مکاں، سیاحِ لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی منانا سال کے تمام دنوں اور مہینوں میں عموماً ماہ ربیع النور شریف خصوصاً اور بارہ ربیع النور شریف کو خصوص بالخصوص شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کا ذکر خیر کرنا، فضائل و مناقب اور خصائل و شمائل کو محافل میں بیان کرنا جائز اور مستحب ہے، درود وسلام

اور صدقات وخیرات کے تحائف بارگاہ باکمال ولازوال میں پیش کرنا اولیاءعظام، علماء کرام، اہل اسلام کا معمول چلا آرہا ہے۔

میلاد اور کتب حدیث

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: باب میلاد النبی کے بیان میں

ترمذی شریف صفحہ 825 مطبوعہ ریاض، جلد دوم صفحہ 671 مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور

جامع قرآن، کامل الحیاءِ والایمان، حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے قباث بن اشیم سے سوال کیا کہ آپ بڑے ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو انہوں نے عرض کیا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا اَقْدَمُ فِی الْمِیلَادْ

ترجمہ: بڑے تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن ولادت میری پہلے ہوئی۔

ترمذی جلد دوم صفحہ 671، فرید بک سٹال لاہور

دلائل النبوۃ بیہقی جلد اول صفحہ 77 بیروت

البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ 33 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ودار ابن کثیر، بیروت لبنان

ترجمان السنۃ جلد سوم صفحہ 558، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جامع الآثار فی مولد النبی المختار اول ص 763 ' دار الکتب العلمیہ بیروت

ام المؤمنین صدیقۃ الکبریٰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

تَذَکَرَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ مِیلَادَھُمَا عِنْدِیْ

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا ذکر کر رہے تھے۔

طبرانی معجم کبیر جلد اول صفحہ 25 رقم الحدیث 28، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 2007ء

مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 30 رقم الحدیث 14392، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 2009ء

الاصابہ جلد سوم صفحہ 246 رقم الحدیث 4815، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 2009ء

میلاد اور کتب تفسیر

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:

وَكَانَ بَيْنَ مِيْلَادِ عِيسٰى وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے درمیان 569 سال کا فرق ہے۔

الجامع الاحکام القرآن جلد 6، صفحہ 122، دار احیاء التراث بیروت لبنان

طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 53، دار بیروت للطباعۃ والنشر والتوزیع لبنان

تاریخ طبری جلد اول صفحہ 495، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 1407ء

فاضل اجل عارف کامل مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قُبَيْلَ وُجُوْدِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مِيْلَادِهٖ

شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد سے قبل کسی کا نام محمد نہیں تھا (صلی اللہ علیہ وسلم)

تفسیر روح البیان جلد 9 صفحہ 585، مکتبۃ القدس کوئٹہ پاکستان

جواہر البحار جلد دوم صفحہ 312، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 1998ء

میلاد اور کتب سیرت

حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت عمار رضی اللہ عنہ 91 سال کی عہد میں شہید ہوئے۔

وَكَانَ اَقْدَمُ فِي الْمِيْلَادِ مِنَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ان کی ولادت شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ہوئی تھی۔

طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 138، بیروت لبنان' دار احیاء التراث' بیروت لبنان

جب نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دوران غار ثور میں تین راتیں قیام فرمایا تو کفار تلاش کرتے ہوئے غار ثور پر پہنچ گئے۔ جب انہوں نے غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو بولے۔

قَبْلَ مِیْلَادَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: یہ تو محمد ہے میلاد سے بھی پہلے کا ہے۔

طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 110، دار احیاء التراث' بیروت لبنان

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 51، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 2008ء

جامع الآثار فی مولد النبی المختار جلد 4 صفحہ 1808، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2010ء

الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 305، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء

تاریخ الخمیس جلد دوم صفحہ 14، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2009ء

زرقانی علی المواہب جلد دوم صفحہ 115 ....

خرپوتی، شرح قصیدہ بردہ صفحہ 138، نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب کراچی پاکستان

جواہر البحار جلد اول صفحہ 138، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1998ء

عاشق رسول، شارح مسلم حضرت علامہ امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 544 رقم طراز ہیں کہ

قَبْلَ وُجُوْدِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِیْلَادِہٖ

شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد سے قبل کسی کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھا۔

کتاب الشفا جلد اول صفحہ 145، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 2000ء

جواہر البحار جلد اول صفحہ 83، دار الکتب علمیہ بیروت لبنان 1998ء

علامہ شمس الدین محمد المعروف ابن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 842 تحریر کرتے ہیں کہ

مشہور ہے کہ جناب عبد المطلب نے لوگوں کی دعوت کی شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیقہ کے موقع پر

فِی الْیَوْمِ السَّابِعِ مِنْ مِّیْلَادِہٖ

جبکہ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا ساتواں دن تھا۔

جامع الآثار فی مولد النبی المختار جلد دوم صفحہ 851، دار الکتب علمیہ بیروت

عظیم عاشق رسول، فنافی الرسول، حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ، امام الحافظ ابو الفتح محمد بن سید الناس متوفی ہجری 734 کے جواہر میں لکھتے ہیں کہ

ایوان کسریٰ میں زلزلہ آ گیا جبکہ

وَلَیْلَۃَ مِیْلَادِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شہنشاہِ حسینان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی رات تھی۔

جواہر البحار جلد اول صفحہ 301، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

امام جعفر بن حسن برزنجی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1179 فرماتے ہیں کہ

ثویبہ نے بھی شہنشاہِ حسینان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا اور ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کر دیا جبکہ وہ

وَاَفْتَہُ عِنْدَ مِیْلَادِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بِبُشْرَاہُ

جان دو عالم، سید آدم و اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خبر لائی تھی۔

عقد الجواہر فی مولد النبی الازھر صفحہ 31، مطبوعہ لاہور پاکستان

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 538، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

کتب شروحات اور میلاد

شارح بخاری، محدث کبیر، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 852 محمد بن مسلمہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ

وُلِدَ بَعْدَ مِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آپ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے بعد پیدا ہوئے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 6 صفحہ 691، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1069 لکھتے ہیں کہ

جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی عمر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جتنی یعنی 33 برس ہوگی۔ وَعَلٰی مِیْلَادِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ

فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 17، قدیمی کتب خانہ کراچی، نسیم الریاض فی شرح الشفاء القاضی عیاض جلد دوم صفحہ 435، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

اَلْمِیْلَادُ وَقْتَ الْوِلَادَۃ

میلاد وقت ولادت کو کہتے ہیں۔

نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 247، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ علی قاری حنفی علیہ رحمۃ القوی متوفی ہجری 1014 لکھتے ہیں ان لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جو ولادت شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل محمد نام سے موسوم تھے۔

اَلْمُسَمُّوْنَ بِمُحَمَّدٍ قَبْلَ مِیْلَادِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شرح الشفاء للقاضی عیاض جلد اول صفحہ 492، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2007ء

علامہ عمر بن احمد الخرپوتی رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کی شرح میں ایک ہی صفحہ پر 2 دومرتبہ فِیْ یَوْمِ الْمِیْلَادِ اور دومرتبہ اِلٰی یَوْمِ الْمِیْلَادِ لکھا ہے۔

خرپوتی شرح قصیدہ بردہ شریف صفحہ 116 مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی

علامہ شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ شریف کی شرح میں یَوْمِ الْمِیْلَادِ لکھا ہے۔

شرح شیخ زادہ برحاشیہ خرپوتی صفحہ 117 صفحہ مطبوعہ کراچی

میلاد اور کتب تاریخ

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔

ذِكرِ مِيلَادِ الْعَبْدِ الرَّسُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ بَتُوْل

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندے اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر میلاد

البدایہ والنہایہ جلد دوم صفحہ 242، دار ابن کثیر بیروت و مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

علامہ ابن کثیر مزید لکھتے ہیں:

فصل: فِيْ مِيْلَادِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ

حضرت عبداللہ بن زبیر کے میلاد کا بیان

البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 512

اور تاریخ طبری کا حوالہ ہم گزشتہ اوراق میں قارئین کی نظر کر چکے ہیں۔

میلاد اور کتب لغت

ائمہ لغت نے بھی لفظ میلاد اپنی کتب میں استعمال کیا ہے۔

ابن منظور افریقی متوفی ہجری 711، عبدالقادر رازی حنفی، مرتضیٰ زبیدی اور علامہ جوہری فرماتے ہیں۔

وَمِيْلَادُ الرَّجُلِ: اِسْمُ الْوَقْتِ الَّذِيْ وُلِدَ فِيْهِ

انسان کا میلاد اس وقت کا نام ہے جس میں اس کی پیدائش ہوتی ہے۔

ابن منظور، لسان العرب جلد 3 صفحہ 468، دار صادر بیروت لبنان

رازی، مختار الصحاح صفحہ 422، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1999ء

زبیدی، تاج العروس جلد 5 صفحہ 327، دار الفکر بیروت لبنان 1994ء

جوہری، الصحاح فی اللغۃ والعلوم جلد 2 صفحہ 713، دار الحضارۃ العربیہ بیروت لبنان

صاحب تصانیف کثیرہ علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی محدث رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب

بنام

بِیَانِ مِیْلَادُ النَّبَوِیّ

یاد رہے کہ علامہ جوزی کا سن وصال ہجری 957 ہے۔

مولانا احمد علی سہارنپوری اور رشید گنگوہی صاحبان کی کتاب بنام

میلاد شریف: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند سے شائع ہوئی

ماہنامہ الحسن شمارہ ستمبر 2011ء صفحہ 31

تھانوی صاحب کی کتاب بنام ''مواعظ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور

مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب میں بالفاظ جلی لکھا ہے: ''محفل میلاد''

مجالس حکیم الامت صفحہ 136 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2007ء

مندرجہ بالا تفصیل سے ہر صاحب علم وعقل پر واضح ہو جانا چاہیے کہ لفظ میلاد اصل میں پاک وہند کی ایجاد کردہ نہیں بلکہ یہ عربی لغت کا لفظ ہے جو کہ عالم عرب میں قدیم دور سے ثابت ہے اس کے خلاف جو باتیں کی جاتی ہیں وہ اک خاص ذہن کی عکاسی کرتی ہیں۔

الحمد للہ: ہم نے ستائیس ایسی عبارات درج کی ہیں جن میں میلاد کا لفظ موجود ہے اور سینتالیس حوالہ جات معتبر کتب کے درج کئے ہیں۔

اس تحقیق وتفصیل کا مقصد یہ ہے کہ بعض لوگوں کو محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پر بڑی چڑ ہے، ان پر واضح ہو جائے کہ یہ لفظ تو صدیوں سے استعمال ہوتا آرہا ہے۔ اور مخالفین کی اور ہماری محافل میں بظاہر فرق بھی یہی ہے کہ ان کی محافل بنام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری بنام میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوتی ہیں۔ اسٹیج وہ بھی بناتے ہیں اور ہم بھی، علماء کو وہ بھی بلاتے ہیں اور ہم بھی، قراء حضرات کو وہ بھی بلاتے ہیں اور ہم بھی، نعت خوانان حضرات کو وہ بھی بلاتے ہیں اور ہم بھی، بظاہر فرق صرف نام کا ہے اور ہماری محافل کا نام وہ ہے جس کے تحقیق انیق آپ پڑھ چکے ہیں۔

مخالفین ومعترضین سے ہماری مؤدبانہ گزارش ہے کہ خدارا امت محمدیہ کے حال پر رحم کرو، عالم اسلام پہلے ہی بڑے افتراق وانتشار کا شکار ہے کم از کم ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تو امت مصطفوی کو اکٹھا ہونے دو، اگر کوئی آدمی محبت وشوق سے ادب واحترام سے، اہتمام وانتظام سے اپنے پیارے آقا کریم علیہ السلام کا ذکر خیر کرتا ہے تو وہ آخر ایسا کون سا جرم کر لیتا ہے جس کی بنا پر اسے شرک وبدعت دوزخی اور خارج از اہلسنّت جیسے فتاویٰ سے نوازا جاتا ہے؟

ظالمو محبوب کا حق تھا یہی؟
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

(اعلیٰ حضرت)

میلاد کی حقیقت

محفل میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی ایک ہو یا چند شریک ہوں، خلوص نیت سے شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ اور اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے محفل پاک کا انعقاد کریں اور حالات ولادتِ باسعادت اور رضاعت، بچپن مصطفیٰ، شباب حضور، کیفیت نزول وحی، حصول مرتبۂ رسالت، احوالِ معراج و ہجرت، سیرت و معجزات، اخلاق و عادات اور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت، تعظیم و توقیر، فضائل و شمائل اور خصائص جن سے رب محمد جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عبدِ خاص کو نوازا ہے، صحیح روایات اور مستند کتابوں سے بیان کئے جائیں، سامعین بھی درود و سلام اور نعت شریف پڑھتے رہیں اور اختتام محفل پر حصول برکت کے لئے لنگر شریف جو توفیق ہو تقسیم کیا جائے یہ سب امور جائز، مستحب، مہذب و مستحسن ہیں اور قرآن و حدیث کے بے شمار دلائل قاطعہ اور براہین واضحہ سے ثابت ہیں۔

بھنگڑا، ڈانس، ڈھول، رقص بلکہ جو بھی کام خلاف شرع ہو اختلاط مرد و زن، وغیرہ اس کو کسی نے بھی جائز نہیں کہا، اگر کوئی آدمی اپنی کم علمی، ہٹ دھرمی یا جہالت کی وجہ سے ایسا کام کرتا ہے تو یہ اس کی جہالت اور کم علمی کا قصور ہے نہ کہ محفل ذکر میلاد یا علماء اہلسنّت کا۔

اگر کوئی ایسی غلط فہمی میں مبتلا ہو تو اس کی غلط فہمی کو دور کرنا چاہیے اور افہام و تفہیم سے کام لینا چاہیے، لیکن کسی کے ایسے خلاف شرع کام کی وجہ سے محفل پاک کو بدعت و ناجائز کہنا واضح طور پر غلطی ہے، بہت بڑی علمی زیادتی و خیانت بھی اور کم علمی بھی، آج تک کسی

عالم دین نے فتویٰ نہیں دیا کہ مسجد میں لوگ دنیاوی گفتگو کرتے ہیں، جوتے چوری ہو جاتے ہیں لہٰذا مسجد نہیں جانا چاہیے۔

آج تک کسی عالم دین نے فتویٰ نہیں دیا کہ شادی میں نکاحِ مسنونہ کے علاوہ سارے کام خلاف شرع ہیں لہٰذا شادی کرنا بدعت و ناجائز اور خلافِ شرع ہے۔ لوگ روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بولتے ہیں، چغلی کھاتے ہیں، غیبت کرتے ہیں، ناپ تول میں کمی کرتے ہیں الغرض کئی خلاف شرع کام بحالت روزہ سرانجام پاتے ہیں۔

آج تک کسی عالم دین نے فتویٰ نہیں دیا کہ ان افعال کی وجہ سے روزہ رکھنا بدعت وخلاف شرع ہے، ناک پر اگر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی اڑانی چاہیے ناک نہیں کاٹنی چاہیے جناب معترضین!

آئیں اب چلتے ہیں محفل ذکر میلاد کے دلائل کی جانب

''خوشیاں مناؤ''

ربّ محمد جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۝

اے حبیب فرمادو جب تمہیں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ملے تو خوشی مناؤ یہ اس سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو۔

(پارہ نمبر 11، سورہ یونس، آیت نمبر 58)

قرآن کی تفسیر قرآن سے

رب محمد جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۝

اور سکھادیا تمہیں جو تم نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

(پارہ نمبر 5، سورہ النسآء، آیت نمبر 113)

رب محمد جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا۝

اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

(پارہ نمبر 22، سورہ الاحزاب، آیت نمبر 47)

رب محمد جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَا تَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا۝

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً چند ایک کے سوا تم شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

(پارہ نمبر 5، سورہ النسآء، آیت نمبر 83)

رب محمد جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب مبین مین ارشاد فرمایا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۝

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(پارہ نمبر 28، سورہ الجمعہ، آیت نمبر 4)

مندرجہ بالا تمام آیات میں فضل سے مراد شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تفسیر روح البیان، تفسیر نسفی، نفسیر جلالین، تفسیر جمل، تفسیر کشاف، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر ابن کثیر، البحر المحیط، تفسیر زاد المسیر، تفسیر مجمع البیان، تحت الآیات۔

فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیا چاہیے
دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے ہاتھوں میں ہو
ان کو روزِ جزا اور کیا چاہیے

رحمت ربّ العٰلمین

خالق کائنات نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

اور ہم نے اے محبوب آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(پارہ نمبر 17، سورہ الانبیآء، آیت نمبر 107)

شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً

اور میں رحمت ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (رسالہ قشیریہ صفحہ 437، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ رقم الحدیث 2599 شرح صحیح مسلم جلد 7 صفحہ 207، فرید بک سٹال لاہور

بخاری، الادب المفرد رقم الحدیث 321 صفحہ 84، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ مصر 2005ء

مسند ابو یعلیٰ جلد 4 صفحہ 474 رقم الحدیث 6167، دار الفکر بیروت لبنان 2002ء

ابونعیم، دلائل النبوۃ صفحہ 59، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 2006ء

بیہقی، شعب الایمان جلد دوم صفحہ 144 رقم الحدیث 1403، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1410ء

مشکوٰۃ باب فی اخلاقہ و شمائلہ، اشعۃ اللمعات جلد 7 صفحہ 184، فرید بک سٹال لاہور

الجامع الصغیر صفحہ 157 رقم الحدیث 2627، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء

الوفا باحوال مصطفیٰ صفحہ 475 حامد اینڈ کمپنی لاہور

تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 202، دار المعرفہ بیروت لبنان 1980ء

جواہر البحار جلد 2 صفحہ 185، 187، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1998ء

حدیث نمبر 2: شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ

بے شک میں اللہ کریم کی عطا کردہ رحمت ہوں۔

سنن دارمی صفحہ 9 رقم الحدیث 15، مکتبۃ الطبری للنشر و التوزیع قاہرہ مصر 2012ء

مستدرک حاکم جلد اول صفحہ 78 رقم الحدیث 100، مطبوعہ شبیر برادر لاہور

مصنف ابن شیبہ جلد 6 صفحہ 329 رقم الحدیث 31773، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء

الجامع الصغیر صفحہ 155 رقم الحدیث 2583، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء
مشکوۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصل ثالث، اشعۃ اللمعات جلد 7 صفحہ 177، لاہور
دلائل النبوہ جلد اول صفحہ 157، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء
سیر اعلام النبلاء جلد اول 152، دار الحدیث قاہرہ مصر 2006ء

حدیث نمبر 3: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

دلائل النبوہ جلد دوم صفحہ 400، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
مشکوۃ باب بیان الخمر و عید شاربھا فصل ثالث، اشعۃ اللمعات جلد 4، ص 722، لاہور
ابو نعیم دلائل النبوہ صفحہ 59، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
ریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ صفحہ 427، شبیر برادرز لاہور

حدیث نمبر 4: جناب ابو طالب جب بغرض تجارت ملک شام گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تشریف لے گئے۔ بحیرہ راہب کے پاس پہنچ کر انہوں نے پڑاؤ کیا تو راہب ان کے پاس آیا۔ اس سے پہلے بھی یہ لوگ یہاں آیا کرتے تھے لیکن اس نے کبھی توجہ ہی نہیں دی۔ اس دفعہ یہ اپنا سامان اتار رہے تھے کہ وہ راہب ان کے پاس آیا اور نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ کر کہنے لگا۔

ھٰذَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ھٰذَا یَبْعَثُہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

یہ پروردگار عالم کا رسول ہے اسے اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 787 رقم الحدیث 4229، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور
جامع ترمذی کتاب المناقب باب بدء نبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3620، مطبوعہ ریاض سعودیہ
دلائل النبوۃ جلد دوم صفحہ 24 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابونعیم دلائل النبوۃ صفحہ 166 ،ضیاء پبلی کیشنز لاہور

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 174 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

جواہر البحار جلد دوم صفحہ 116 ،دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

حدیث نمبر 5: حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسماء گرامی بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ

اور میں نبی رحمت ہوں۔

صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 6108،شرح صحیح مسلم جلد 6،ص 812

مشکوٰۃ باب اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل اول،اشعۃ اللمعات جلد 7،صفحہ 160 ،فرید بک سٹال لاہور

الانوار فی شمائل النبی المختار المعروف شمائل بغوی صفحہ 166 ،کرمانوالہ بک شاپ لاہور

تبصرہ: مندرجہ بالا چھ آیات قرآنی اور پانچ فرامین جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت خدا بھی ہیں اور فضل رب العلیٰ بھی۔

ہر جرم پہ کرم ہر خطا پہ عطا، رحمت مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے
فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیے، مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے

جب نص قطعی سے ثابت ہوگیا کہ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کریم کا فضل عظیم اور رؤف ورحیم ہیں تو یہاں سے یہ بات بھی پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی اس فضل و رحمت کے حصول پر "فَلْیَفْرَحُوْا" کے حکم کے تحت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانا عین مدعاء قرآن ہے اور تعمیل حکم الٰہی ہے، بلکہ اللہ کریم جل وعلا نے مطلقاً زیادہ سے زیادہ خوشی منانے کا حکم دیا ہے۔ "فَلْیَفْرَحُوْا" میں کوئی تخصیص نہیں فرمائی، کوئی وقت، کوئی مقدار، کوئی شکل وصورت مقرر نہیں فرمائی، لہٰذا زیادہ سے زیادہ خوشی کرنے کا جو بھی

جائز طریقہ ہو سب اس میں داخل ہیں، جلسہ کرنا، تعظیم ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جگہ کی صفائی کرنا، جھنڈے لگانا، قراء، نعت خوانان، علماء، خطباء کو بلانا، دعا کرانا، حاضرین کو کھانا کھلانا سب جائز ہیں شریعت میں ان کی کوئی ممانعت نہیں، بلکہ ثبوت موجود ہیں۔

تفسیر تھانوی

فضل اور رحمت سے مراد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قدوم مبارک ہے اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ دنیوی ہوں یا دینی اور اس میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہو جائے گی۔ اس لئے کہ حضور علیہ السلام کا وجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا پس یہ تفسیر اجمع التفاسیر ہو جائے گی۔

مواعظ میلادالنبی صفحہ 84، مکتبہ اشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

دلیل نمبر 2: کتاب مبین کی تلاوت کرنے سے اوزاس میں غور وفکر کرنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ نے کئی مقامات پر اپنے انعامات و احسانات کا شکرادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

پس کھاؤ اس رزق سے جو دیا ہے اللہ تعالیٰ نے حلال اور پاک اور شکر کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

(پارہ نمبر 14، سورہ النحل، آیت نمبر 114)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پس کرو طلب کرو اللہ تعالیٰ سے رزق کو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر

ادا کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(پارہ نمبر 20، سورہ العنکبوت، آیت نمبر 17)

المختصر کئی آیات طیبات میں اپنے انعامات واحسانات کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے احکم الحاکمین نے، اور اللہ تعالیٰ نے جھنجھوڑ کر اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم ان نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو ان میں مزید اضافہ کر دیا جائے گا اور جو کفران نعمت کا مرتکب ہوگا تو اسے ان نعمتوں سے محروم کر دیا جائے گا۔

پانی، روشنی، ہوا، کان، آنکھیں اور دل، جوانی، خوشحالی یہ سب منعم حقیقی کی نعمتیں ہیں اور ان کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ اور جب ان فنا ہونے والی نعمتوں کا شکر ادا کرنا واجب ہے تو خود سوچئے کہ اس رحمت مجسم، ہادیٔ اعظم، محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا شکر ادا کرنا ضروری نہیں ہوگا؟

کیا اس نعمت سے بڑی کوئی نعمت ہے؟ کیا اس احسان سے بڑا کوئی احسان ہے؟ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تو اتنا بڑا احسان ہے کہ خود خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

بے شک احسان فرمایا اللہ نے مومنین پر جب ان میں اپنا رسول مبعوث فرمایا۔

تھانوی صاحب لکھتے ہیں: اس بات میں کسی مسلمان کو شک وشبہ نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کی ہر نعمت قابل شکر ہے، خاص کر جو بڑی نعمت ہو، پھر ان میں بھی خصوص دینی نعمت، اور دینی نعمتوں میں بھی خاص جو بڑی نعمت ہو، پھر ان میں بھی خصوص وہ نعمت جو اصل ہے تمام دینی اور دنیاوی نعمتوں کی۔ اور وہ نعمت کیا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دینی نعمتوں کے فیوض دنیا میں تو ہوئے ہی ہیں۔ دنیوی نعمتوں کے سرچشمہ بھی آپ ہی ہیں اور وہ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں

بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے (تمام جہانوں) چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O (پارہ نمبر 17، سورہ الانبیاء، آیت نمبر 107) ''یعنی نہیں بھیجا ہم نے آپ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر سارے جہانوں کی رحمت کے واسطے۔'' دیکھئے ''عالمین''، میں کوئی تخصیص نہیں انسان یا غیر انسان کی پس معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہر شے کے لئے بارحمت ہے خواہ وہ جنس بشر سے ہے یا غیر جنس بشر سے خواہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کا زمانہ ہو یا بعد کا۔

خطبات حکیم الامت المعروف مواعظ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 66، مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور

نعمت عظیمہ: پس اس تفسیر سے حاصل آیت یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود پر خواہ وجود نوری یا ولادت ظاہری اس پر خوش ہونا چاہیے۔

اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں حتیٰ کہ ہم کو جو روٹیاں دو وقتہ مل رہی ہیں اور عافیت اور تندرستی اور ہمارے علوم یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت ہیں اور یہ نعمتیں تو وہ ہیں جو عام ہیں اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے غرض اصل الاصول تمام مواد فضل و رحمت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہوئی پس ایسی ذات بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرح ہو کم ہے۔ بہرحال اس آیت سے عموماً یا خصوصاً یہ ثابت ہوا کہ اس نعمت عظیمہ پر خوش ہونا چاہیے اور ثابت بھی ہوا نہایت ابلغ طریقہ سے (یعنی واضح طریقہ سے) اگر دنیا میں کوئی شے خوشی کی ہے تو یہی نعمت ہے اور اس کے سوا کوئی شے خوشی کے قابل نہیں ہے اور اس سے بدلالۃ النص یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ نعمت تمام نعمتوں کی اصل ہے۔ پھر اس پر بس نہیں فرمایا آگے اور نعمتوں کی تفصیل کے لئے صراحتاً ارشاد ہوا ''هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ'' یہ نعمت ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔ یعنی دنیا بھر کی تمام نعمتوں سے یہ نعمت افضل و بہتر ہے۔

پس جس نعمت پر حق تعالیٰ اتنی شدومد کے ساتھ خوش ہونے کا حکم دیں وہ کس طرح خوش ہونے کے قابل نہ ہوگی۔

خطبات حکیم الامت جلد نمبر 5، المعروف مواعظ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 86-85، جامعہ اشرفیہ لاہور

جی قارئین! امید ہے کہ تھانوی صاحب کے اقتباس سے محبین ومعترضین کی تسلی ہو گئی ہوگی کیونکہ ''مجدد'' جو ہیں۔

مزید وضاحت کے لئے ہم ترجمان جامعہ اشرفیہ ثانی دیوبند سے ایک طویل اقتباس اپنے قارئین کی نظر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں رحمتوں کی ایک بارش کی ہوئی ہے کہ جس طرح انسان بارش کے قطروں کو نہیں گن سکتا، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی اس کے لئے ناممکن اور محال ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم نے یہ دعویٰ کیا کہ

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

''اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو انہیں گن نہیں سکتے۔''

اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں دو قسم کی ہیں، ایک ظاہری نعمتیں اور دوسری باطنی نعمتیں۔

ظاہری نعمتیں وہ ہیں جن کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں، ہمارے بدن کو ان کا ہونا محسوس ہوتا ہے جیسے آفتاب بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس سے جو روشنی چھن رہی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ یہ نہ ہو تو دنیا کے کام کاج یک قلم بند ہو جائیں۔ اس سے پوری دنیا کو روشنی مل رہی ہے۔ اس سے جو گرمی برس رہی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ وہ نہ ہو تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ انسان ٹھٹھر کر مر جائے نہ فصلیں اگیں اور نہ پکیں۔ غذائیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو لاکھوں دیں، ترکیبیں بتلا دیں، کہ ان کو مختلف انداز سے جوڑ توڑ کر انسان نئی نئی غذائیں نکالتا اور بناتا

ہے۔ یہ ایک مستقل نعمت ہے۔ لباس دیا، گھر دیا، کھیتی باڑی، باغات، کھانا پینا، سونا جاگنا یہ سب نعمتیں ہیں، اگر کسی کو رات کو نیند نہ آئے تو سخت بے آرامی ہوتی ہے اور دو دن میں نیند نہ آنے کی وجہ سے آدمی بیمار ہو جائے۔ تو یہ نیند بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ پھل اور ترکاریاں ہیں، ان کی آگے ہزاروں قسمیں ہیں۔ ہر پھل کا ذائقہ الگ، اس کی تاثیر الگ، ہر سبزی اور ترکاری کا ذائقہ اور تاثیر الگ۔ پھر ہزاروں قسم کے غلے ہیں، کہیں چاول اور گندم اور چنا اور مکئی غرض کہ کھانے پینے، رہنے سہنے اور استعمال کے لئے اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو مرحمت فرمائی ہیں۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور بدن سے محسوس کرتے ہیں۔ یہ ہمارے ہاتھوں کو لگتی ہیں، اس لئے ان کو ظاہری نعمتیں کہا جاتا ہے۔

دوسری نعمتیں باطنی نعمتیں ہیں جو انسان کے اعضاء و جوارح اور بدن وغیرہ محسوس نہیں کرتے لیکن انسان کا دل ان کو محسوس کرتا ہے۔ جیسے علم اور معرفت خداوندی۔ علم کا دل کے اندر بھر جانا کوئی ایسی چیز نہیں کہ آدمی اسے پکڑ کر جیب میں رکھ لے۔ علم کوئی ظاہری چیز نہیں ہے کہ آدمی اس کو آنکھوں سے دیکھ سکے۔ یہ کوئی ظاہری طور پر محسوس کرنے والی چیز نہیں ہے، لیکن آنکھوں سے نظر نہ آنے کے باوجود آدمی محسوس کرتا ہے کہ علم ایک نعمت ہے۔ پھر محبت خداوندی ایک عظیم نعمت ہے۔ اپنے پروردگار سے محبت نہ ہو تو ایمان جیسی نعمت عظمیٰ بھی نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن محبت خداوندی کوئی آنکھوں سے اور اعضاء و جوارح سے محسوس کرنے والی چیز نہیں بلکہ وہ دل کی اتھاہ گہرائیوں میں رکھنے والی چیز ہے۔ اسلام تو آنکھوں سے نظر آ جاتا ہے کیونکہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے، لیکن ایمان آنکھوں سے نظر نہیں آتا کیونکہ وہ ایک باطنی چیز ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام ایک ظاہری نعمت ہے کیونکہ اس کے اعمال حج، روزہ، زکوٰۃ اور نماز کو دیکھ کر ایک انسان کے اسلام کو دیکھا جا سکتا ہے، لیکن ایمان چونکہ دل میں چھپا ہوا رہتا ہے اس لئے اس کو آدمی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ معلوم ہوا کہ ایمان بھی ایک نعمت ہے۔ محبت خداوندی بھی ایک نعمت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی ایک مسلمان

انسان کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ یہ نعمت ایمان کی بنیاد ہے اور محبت خداوندی کی بھی یہی بنیاد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر کسی دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت داخل نہیں ہوسکتی۔ اسی لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین ۔ (بخاری مع فتح الباری:۱/۹۸)

گویا فرمایا یہ کہ میرے ساتھ اتنی محبت نہ ہو کہ اتنی محبت اپنی اولاد اور ماں باپ سے ہو اور نہ دنیا کے کسی اور دوسرے انسان سے ہو، جب تک میرے ساتھ اتنی محبت نہ ہوگی، آدمی مومن نہیں ہوگا۔

اس محبت کا ظہور کب ہوتا ہے جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دوسری محبتوں سے ٹکراؤ اور مقابلہ ہوتا ہے۔ مثلاً آدمی سو رہا ہے، سخت سردی کا موسم ہے، نیند بھی سخت آرہی ہے، مسجد سے اذان کی آواز اس کے کان میں پڑتی ہے کہ آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی اور فلاح کی طرف۔ اس وقت امتحان ہوگا کہ نفس سے زیادہ محبت ہے یا خدا سے زیادہ محبت ہے۔ اگر اس نے لحاف کو اتار پھینکا، گرم ٹھنڈے کی پرواہ نہ کی، وضو کیا اور مسجد میں آگیا تو اس نے اپنے نفس کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کو اختیار کرلیا۔ گویا یہ ایک امتحان کا موقع تھا، اسی طرح کئی جگہ پر مال اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مقابلہ ہو جاتا ہے، کہیں پر اولاد اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مقابلہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت مال اور اولاد کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنا، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسے شخص کو مال اور اولاد سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ اس کی ایک نہایت مثال سیرت کی کتابوں میں ملتی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً و کرامۃ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھر بار اور اہل وعیال مکہ ہی میں تھے، جائیدادیں اور مال و دولت مکہ ہی میں تھے، لیکن ان اللہ کے

بندوں نے نہ جائیداد کی پرواہ کی اور نہ اولاد اور مال و دولت کی، بلکہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیئے۔ انہوں نے دنیا کی کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اولاد کی محبت سے مقابلہ ہوا تو اولاد کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کو اختیار کیا۔ یہ مطلب ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کہ جب میرے ساتھ اتنی محبت نہ ہو کہ اتنی اولاد سے ہو، نہ والدین سے ہو، اور نہ دنیا کے کسی انسان اور کسی چیز سے ہو، اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا۔ تو مراد وہ محبت ہے جو مقابلہ کے وقت غالب آجائے۔ یوں تو ہر شخص کہتا ہے کہ مجھے بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت ہے لیکن جب دنیا کی محبت کا مقابلہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ہوتا ہے تو اس وقت اگر دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو اختیار کیا جائے تو کہا جائے گا کہ اس کو واقعی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔

اگر حق تعالیٰ شانہ کسی مصیبت میں مبتلا کریں جب بھی اللہ تعالیٰ سے یوں کہے کہ میں آپ کا غلام، نیازمند اور بندہ ہوں، پھر محبت کی آزمائش ہوتی ہے، یہ نہیں نعمت چھن جائے تو اللہ تعالیٰ سے گلے شکوے کرنے لگے، بلکہ نعمت چھن جائے پھر بھی یہ کہے کہ میں ویسا ہی بندہ ہوں جیسا پہلے تھا۔ جس حال میں آپ رکھیں میں خوش ہوں، تب کہا جائے گا کہ یہ سچا اور مخلص بندہ ہے۔

غرض کہ محبت خداوندی ایک بہت بڑی نعمت ہے، ایمان بھی نعمت ہے، علم و معرفت بھی نعمت ہے، لیکن سب نعمتیں ظاہری نعمتیں نہیں بلکہ باطنی نعمتیں کہلاتی ہیں جن کا تعلق اعضاء اور جوارح سے نہیں بلکہ قلب سے ہے۔ علم، ایمان اور محبت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم روٹی کی طرح نہیں ہے کہ پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دی جائیں۔ یہ قلبی دولت ہے۔ خلاصہ یہ کہ نعمتیں دو قسم کی ہیں۔ مادی نعمتیں جو آنکھوں سے نظر آتی ہیں اور جسم سے

محسوس ہوتی ہیں اور دوسری روحانی نعمتیں جن کو آنکھ تو نہیں دیکھ سکتی البتہ دل محسوس کرتا ہے کہ یہ واقعی ایک نعمت خداوندی ہے۔ ان تمام نعمتوں میں اعلیٰ ترین نعمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جو اللہ تعالیٰ نے نعمت کے طور پر دنیا والوں کو دی، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات گرامی ہے جو اللہ تعالیٰ نے نعمت کے طور پر دنیا والوں کو دی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بابرکات کے وسیلہ سے علم نصیب ہوا، ایمان نصیب ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی جوتیوں کے صدقے میں محبت خداوندی نصیب ہوئی، جس سے انسانوں نے اپنے رب کو پہچانا اور اپنی زندگیوں کے مقصد کو جانا۔ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف نہ لاتے تو محبت خدا و دین اور اللہ تعالیٰ کی معرفت لوگوں کو نصیب نہ ہوتی۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے، اگرچہ الفاظ کے لحاظ سے یہ حدیث ضعیف ہے کہ معنی کے لحاظ سے مقبول ہے، اور ویسے بھی فضائل میں ضعیف حدیث کو مقبول سمجھا جاتا ہے۔ حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح ڈالی تو سب سے پہلے ان کی نگاہ عرش پر پڑی، دیکھا کہ عرش کے پایہ کے اوپر لکھا ہوا ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" آدم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ یہ "محمد رسول اللہ" کون ہیں۔ فرمایا: تیری اولاد میں سے ہیں۔ میرے آخری اور سب سے بڑے پیغمبر اور رسول ہیں، اور اے آدم! اگر مجھے ان کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔ تجھے اس لئے پیدا کیا کہ انہیں دنیا میں لانا ہے۔ معلوم ہوا کہ ساری کائنات کا پھل اور ثمرہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

ماہنامہ الحسن جنوری 2012ء صفحہ 30-29-28-27

دلیل نمبر 3: ایام اللہ

مالک روز جزا نے کتاب لاریب میں ارشاد فرمایا:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ؕ

اور یاد دلاؤ انہیں اللہ کے دن۔

(پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 5)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعب، حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے ہیں۔

ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ کی نعمتیں نازل ہوئیں۔

تفسیر درمنثور، ج 4 صفحہ 149، تفسیر ابن کثیر، جلد 2 صفحہ 906، تفسیر مظہری جلد 5 صفحہ 308، مطبوعات ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

عبدالماجد دریا آبادی دیوبندی اس آیت شریفہ کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی جو بڑی بڑی نعمتیں قدرت کی طرف سے مختلف قوموں کو عطا ہوئی ہیں مثلاً حکومت واقتدار

تفسیر ماجدی صفحہ 505، تاج کمپنی لمیٹڈ پاکستان

انسان اگر اللہ کریم کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہے تو یہ اس کے بس کی بات نہیں کیونکہ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے۔

(پارہ نمبر 14، سورہ النحل، آیت نمبر 18)

کائنات کی نعمتوں کو پھیلاتے چلے جاؤ تو رب کائنات کی نعمتیں پھیلتی چلی جائیں گی لیکن اگر ان نعمتوں کو سمیٹنا چاہو تو کہنا پڑے گا کہ اگر مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تشریف آوری نہ ہوتی تو کائنات کی کوئی نعمت معرض وجود میں نہ آتی۔

اگر ساری نعمتیں یاد کرنا خدا کا حکم ہے تو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت کو یاد کرنا بھی خدا کا حکم ہے۔ جس دن آسمان سے کھانا آتا ہے وہ دن تو منایا جاتا ہے۔ جس

دن فرعون غرق ہوتا ہے وہ دن تو منایا جاتا ہے۔ اور جس دن اللہ کریم جل وعلا کے محبوب کریم علیہ السلام تشریف لاتے ہیں وہ دن کیوں نہیں منایا جائے گا؟

دلیل نمبر 4: رب محمد جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔ (پارہ نمبر 30، سورہ الضحیٰ، آیت نمبر 11)

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے چرچا کا حکم دیا۔ نعمتوں کو بیان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اب ہم قرآن وسنت کی روشنی میں یہ دیکھیں گے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی نعمت ہیں یا نہیں؟

نعمت کبریٰ

احکم الحاکمین جل جلالہ نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا:

آیت نمبر 1: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جو اس نے تم پر فرمائی۔

(پارہ نمبر 6، سورہ المائدہ، آیت نمبر 11)

شان نزول

شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کے ساتھ یہودیوں کے قبیلہ بنو قریظہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ ہمارے ایک آدمی نے غلطی سے مشرکین کے دو آدمی مار دیئے ہیں ان کے وارث خون بہا مانگ رہے ہیں تو تم حسب وعدہ ہمارے ساتھ تعاون کرو۔ انہوں نے کہا آپ بیٹھیں کچھ ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ حضور نبی کریم علیہ السلام کو بٹھا کر انہوں نے یہ سازش کی کہ دیوار کے اوپر سے ایک وزنی پتھر گرا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ارادہ سے اطلاع عطا فرما دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اٹھ کر تشریف لے گئے۔

تفسیر ابن عباس، تفسیر قرطبی، تفسیر طبری، تفسیر حنفی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر روح البیان، تفسیر کشاف، تفسیر جمل علی الجلالین وغیرہ تحت الایۃ

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کو نعمت قرار دیا ہے۔

آیت نمبر 2: خالق کائنات جل وعلا نے کتاب الفرقان میں ارشاد فرمایا۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ

اور یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جو اس نے تم پر کی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔

(پارہ نمبر 4، سورہ آل عمران، آیت نمبر 103)

دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

یعنی صدیوں کی عداوتیں اور کینے نکال کر خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تم کو بھائی بھائی بنا دیا جس سے تمہارا دین و دنیا دونوں درست ہوئے اور ایسی ساکھ قائم ہوگئی جسے دیکھ کر تمہارے دشمن مرعوب ہوتے ہیں یہ برادرانہ اتحاد خدا کی بڑی نعمت ہے جو روئے زمین کا خزانہ خرچ کر کے بھی میسر نہیں آسکتی تھی۔ (تفسیر عثمانی زیر آیت)

آیت نمبر 3: وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔

(پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 34)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نِعْمَتُهٗ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعمت سے مراد شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

شفا جلد اول صفحہ 22 دار الکتب العلمیہ بیروت، مطالع المسرات صفحہ 241 مطبوعہ لاہور، المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 533، فرید بک سٹال لاہور

آیت نمبر 4: احکم الحاکمین جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ ○

کیا آپ نے نہیں دیکھا اس قوم کو جنہوں نے بدل دیا اللہ کی نعمت کو ناشکری سے اور پھینکا اپنی قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں۔

(پارہ نمبر 13، سورہ ابراہیم، آیت نمبر 28)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَۃُ اللّٰہِ

اور اللہ کی نعمت شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

صحیح بخاری جلد دوم صفحہ 566، ابن کثیر دلائل النبوۃ صفحہ 506 مکتبہ برکات رضا ہند

نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 266، مطالع المسرات صفحہ 241، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

آیت نمبر 5: خالق ارض وسماء نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ○

پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے بارے پوچھا جائے گا۔

(پارہ نمبر 30، سورہ التکاثر، آیت نمبر 8)

حضرت جابر جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے اس آیت مبارکہ کے متعلق سوال کیا کہ نعمتوں سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔

اَلنَّعِیْمُ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْعَمُ اللّٰہُ بِہٖ

نعمت سے شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں آپ کو بھیج کر اللہ کریم نے جہان والوں پر انعام کیا۔

مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر زیر آیت کریمہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَلنَّعِیمِ ذَاتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نعیم سے مراد ذات شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تفسیر کبیر جلد 30 صفحہ 271 ،مطبوعہ لاہور

تفسیر روح البیان جلد 10 صفحہ 517 ' دار الکتب العلمیہ بیروت

آیت نمبر 6: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَھَا

وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔

(پارہ نمبر 14 ،سورہ النحل، آیت نمبر 83)

حضرت مجاہد، حضرت امام سعدی اور زجاج سے مروی ہے کہ

یعنی وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں۔

المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 533 ، فرید بک سٹال لاہور، روح البیان جلد 10 صفحہ 517 ' دار الکتب العلمیہ ' بیروت

فرمان سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ نِعْمَةً

بے شک مجھے نعمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

ابونعیم دلائل النبوۃ صفحہ 58 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، جواہر البحار جلد اول صفحہ 104 ، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام القبلتین ، جد الحسنین ، رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔

رب العالمین جل وعلا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کو تمام اہل ایمان پر نعمت قرار دیا ہے اس لئے اہل ایمان کو چاہیے کہ اس نعمت کبریٰ و عظمیٰ پر علمی اور عملی طور پر شکر ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت کے ملنے پر خوشی منانے کا حکم دیا، اپنی نعمتوں کے دن منانے کا حکم دیا، اللہ کے فضل و کرم، اس کے محبوب کریم علیہ السلام کے توسل سے ہم نے دلائل قاطعہ اور براہین واضحہ ثابت کیا ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم بھی ہیں، رحمت رب کریم بھی ہیں، خالق کائنات کی نعمت کبریٰ و عظمیٰ بھی، اس لئے جشن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن وسنت کے مطابق ہے۔

دلیل نمبر 5: عاشوراء کا روزہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم علیہ السلام ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے دیکھا تو اس کے بارے ان سے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے ساتھ فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا لہٰذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ تو نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تمہاری نسبت ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں ثم امر بصومہ پھر اس دن آپ علیہ السلام نے دس محرم شریف کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بخاری کتاب المناقب رقم الحدیث 3943 باب ایتان الیہود النبیَ جلد 2، ص 525 فرید بک سٹال لاہور
صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ یونس جلد دوم صفحہ 846 رقم الحدیث 4680 فرید بک سٹال لاہور
صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ طٰہٰ جلد دوم صفحہ 891 رقم الحدیث 4737 فرید بک سٹال لاہور
صحیح مسلم کتاب الصوم باب صوم عاشور آء رقم الحدیث 2656 شرح صحیح مسلم جلد دوم صفحہ 123 فرید بک سٹال لاہور
صحیح مسلم کتاب الصوم باب صوم عاشور آء رقم الحدیث 2658 شرح صحیح مسلم جلد دوم صفحہ 123 فرید بک سٹال لاہور
ابوداؤد کتاب الصیام باب فی صوم عاشور آء جلد دوم صفحہ 256 رقم الحدیث 2444 فرید بک سٹال لاہور
المعجم الاوسط جلد 5 صفحہ 181 رقم الحدیث 6992 - دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب صیام عاشور آء جلد اول صفحہ 450 رقم الحدیث 1734 فرید بک سٹال لاہور
مسند حمیدی صفحہ 369، رقم الحدیث 543، پروگریسو بکس لاہور

شرح معانی الآثار جلد دوم صفحہ 239 فرید بک سٹال لاہور

مسند احمد بن حنبل جلد اول صفحہ 278 رقم الحدیث 2832 بیت الافکار الدولیہ اردن

مسند ابویعلیٰ جلد دوم صفحہ 322 رقم الحدیث 2570 دار الفکر بیروت لبنان

سنن الکبریٰ بیہقی کتاب الصیام باب من زعم ان صوم عاشوراء کان واجباً جلد 4، ص 693، رقم 8409، دار الحدیث مصر

مصنف عبدالرزاق جلد 7 صفحہ 117 باب لا تجتمع الھنلا عناف ابرا، رقم الحدیث: 12452

سنن دارمی کتاب الصیام باب فی صیام عاشوراء صفحہ 282 رقم 1800 مکتبۃ الطبری مصر

تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 160، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس روایت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی خاص دن میں احسان فرمانے پر عملی طور پر شکر ادا کرنا چاہیے اور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی ہے؟

الحاوی للفتاویٰ صفحہ 205 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، نثر الدرر علی مولد ابن حجر، رسائل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 47، قادری رضوی کتب خانہ لاہور

محترم قارئین! یہاں پر بھی یہ یاد رہے کہ غیر مقلد عالم دین نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے ابن حجر عسقلانی کو کتنی اہمیت دی ہے، لکھتے ہیں کہ:

امام بخاری کے بہت زمانہ بعد پیدا ہوئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے۔ ان کے وسعت علم کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے، حدیث کی معرفت میں دریائے بے پایاں تھے۔

تیسر الباری شرح صحیح بخاری جلد 7 صفحہ 181، تاج کمپنی لاہور

جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور بحر العلوم تسلیم کیا جا رہا ہے ان کو تو صحیح بخاری سے میلاد کی اصل مل گئی مگر ان مخالفین ومعترضین کو نہ ملی اور نہ حافظ صاحب نے معجزہ رسول کی بات کو تسلیم کیا اور اس وقت ان کو تمام بحر العلوم خشک ہوتا نظر آنے لگتا ہے۔

محترم قارئین! غور فرمائیں حضور اکرم، نور مجسم، شفیع اعظم، باعث تخلیق دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا۔ ہم موسیٰ علیہ السلام کا دن منانے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ تو پھر کیا ہمیں اپنے پیارے نبی، حضرت آمنہ کے دلارے نبی، غمزدہ امت کے سہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دن منانے کا کوئی حق نہیں؟

اگر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا دن منانا جائز ہے تو پھر حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم، شاہِ خوباں، سرورِ سروراں، حامیٔ بے کساں صلی اللہ علیہ وسلم کا دن منانا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا......

دلیل نمبر 6: پیر کا روزہ

شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ولادت کی خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے روزہ کے بارے ارشاد فرمائیے۔ تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

فِيْهِ وُلِدْتُّ وَ فِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ

اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

صحیح مسلم کتاب الصیام باب ثلثة ایام من کل شهر شرح صحیح مسلم جلد 3، صفحہ 168 رقم الحدیث 2747 ' فرید بک سٹال' لاہور

ابوداؤد کتاب الصیام باب صوم الدهر تطوعاً جلد دوم صفحہ 250 رقم الحدیث 2426 فرید بک سٹال

مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 761 رقم الحدیث 4179، شبیر برادرز لاہور

بیہقی سنن کبریٰ جلد 4 صفحہ 702 رقم الحدیث 8434، باب صوم یوم الاثنین، دار الحدیث قاہرہ مصر

مسند احمد جلد دوم صفحہ 713 رقم الحدیث 22908، بیت الافکار الدولیہ اردن

مشکاۃ باب الصیام الطوع فصل اول، اشعته اللمعات جلد 3 صفحہ 222 فرید بک سٹال لاہور

دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ 72-71، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

البدایه والنهایه جلد 3 صفحہ 30، دار ابن کثیر بیروت و مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان

الوفا باحوال مصطفی صلی الله علیه وسلم صفحہ 118، حامد اینڈ کمپنی لاہور

تاریخ طبری جلد اول صفحہ 69، نفیس اکیڈمی کراچی

سیر اعلام النبلاء، جلد اول صفحہ 149، دار الحدیث قاہرہ مصر

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی ولادت طیبہ پر خود عملی طور پر خوشی کا اظہار کیا اور ہر پیر کا روزہ رکھا۔

دلیل نمبر 7: حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔

سنن کبریٰ جلد 9 صفحہ 557 رقم الحدیث 19273، باب العقيقة سنة، دار الحدیث قاہرہ مصر

طبرانی معجم اوسط جلد اول صفحہ 298 رقم الحدیث 298 مکتبۃ المعارف ریاض سعودی عرب 1983ء

فتح الباری جلد 9 صفحہ 595، دار النشر الکتب الاسلامیہ لاہور پاکستان 1981ء

جامع الآثار جلد 2 صفحہ 850، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان' کشف الاستار جلد دوم صفحہ 74 رقم الحدیث: 1237

حالانکہ آپ کے دادا جناب عبد المطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے ساتویں دن کیا، اور عقیقہ دو بار نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعٰلمین بنا کر مبعوث فرمایا اور امت کے لئے ولادت پر خوشی بجالانے کے لئے عقیقہ فرمایا۔

حسن المقصد فی عمل المولد، در رسائل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 188 قادری رضوی کتب خانہ لاہور

الحاوی للفتاویٰ صفحہ 260 مکتبہ رشید کوئٹہ

معلوم ہوا کہ ولادت نبوی کی خوشی حدود شریعت کے اندر رہ کر منانا خود حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

دلیل نمبر 8: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ انصار میں سے ایک آدمی ان کی امامت کرتا تھا۔ جب بھی وہ قرأت شروع

کرتا پہلے سورۃ اخلاص ضرور پڑھتا۔ پھر دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں ایسا کرتا اس کے ساتھیوں نے اس سے بات کی آپ اس سورۃ اخلاص کو شروع کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری سورت پڑھتے ہیں یا تو آپ اسی کو پڑھیں یا پھر اسے چھوڑ دیں۔ اس نے کہا کہ میں نہیں چھوڑوں گا اگر آپ مجھے امام رکھیں گے تو میں ایسا ہی کروں گا لیکن وہ کسی دوسرے کو امام بنانا ناپسند کرتے تھے۔ انصار والوں نے یہ سارا واقعہ بارگاہ شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ نبی پاک سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امام سے دریافت فرمایا کہ اے فلاں! تم اپنے ساتھیوں کی بات کیوں نہیں مانتے؟ اور تم کس وجہ سے ہر رکعت میں یہ سورت پڑھتے ہو؟ وہ عرض کرنے لگا اِنِّیۡ اُحِبُّهَا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں اس سورت اخلاص سے محبت کرتا ہوں۔ تو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حُبُّكَ اِیَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

بخاری کتاب الآذان جلد اول صفحہ 381 رقم الحدیث 774 فرید بک سٹال لاہور

ترمذی صفحہ 652 رقم الحدیث 2901، دارالسلام ریاض سعودی عرب 1999ء

صحیح ابن خزیمہ جلد اول صفحہ 297 رقم الحدیث 537، المکتب الاسلامی بیروت لبنان

مستدرک حاکم جلد اول ص 481 رقم الحدیث 878، شبیر برادرز لاہور

سنن الکبریٰ جلد دوم ص 157 رقم الحدیث 2465، باب اعادہ سورہ فی رکعۃ، دارالحدیث قاہرہ مصر

صحیح ابن حبان صفحہ 321 رقم الحدیث 794-792، دارالمعرفہ بیروت لبنان

مسند ابویعلی جلد 3 صفحہ 118 رقم الحدیث 3336-3335، دارالفکر بیروت لبنان

الترغیب والترہیب جلد دوم صفحہ 331 رقم الحدیث 2222، دارالحدیث قاہرہ مصر 2007ء

مسند احمد جلد اول صفحہ 1008 رقم الحدیث 12459، بیت الافکار الدولیہ اردن

مسند احمد جلد اول صفحہ 1016 رقم الحدیث 12540، بیت الافکار الدولیہ اردن

تفسیر ابن کثیر جلد 4 صفحہ 970، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

تفسیر مظہری جلد 10 صفحہ 457، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اس شخص نے سورت اخلاص اپنے اوپر لازم کی ہوئی تھی جسے وہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا اور ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے حکم بھی نہیں فرمایا تھا بلکہ اس کے برعکس اس صحابی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی گئی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ اس صحابی رسول رضی اللہ عنہ نے قرآن کی سورت مبارکہ سے محبت کی تو وہ جنت کا مستحق بن گیا۔ بہشت بریں کی خوشخبری سے نوازا گیا۔ تو اگر آدمی کلمہ پڑھنے والا صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ درود وسلام پڑھتا ہے، عظمت مصطفیٰ ومیلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل کا انعقاد کرتا ہے تو وہ جنت کا حق دار کیوں نہیں بن سکتا؟ اگر قرآن کی محبت جنت میں لے جا سکتی ہے تو صاحب قرآن کی محبت کیوں نہیں لے جا سکتی؟ محفل ذکر میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سجانے والا بھی محبت کی بنا پر ہی محفل سجاتا ہے اور یہی دلیل ہے محافل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر بنائے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سجائی جاتی ہیں۔ جیسے وہ صحابی سورہ اخلاص بغیر حکم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف محبت کی وجہ سے پڑھتا تھا ان کا یہ لزوم بھی محبت کی بنا پر تھا۔

دلیل نمبر 9: حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مجمع میں اپنا حسب ونسب اور عظمت خاندان کو بیان فرمایا۔

خاندانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جب کفار مکہ نے ہمارے پیارے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان اقدس میں زبان طعن دراز کی۔ جب یہ بات بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ فَقَامَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ تو نبی کریم علیہ السلام ممبر پر کھڑے ہوئے فقال من انا پھر دریافت فرمایا کہ میں کون ہوں فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تو سب نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ

تعالیٰ کی عظمت والے رسول ہیں۔

قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ۔ فرمایا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو بنایا تو ان میں سے مجھے بہترین بنایا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبائل بنائے تو مجھے اچھے قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے گھر بنائے تو مجھے اچھے گھر میں رکھا اور مجھے سب سے اچھا بنایا۔

فضائل الصحابہ جلد دوم صفحہ 1187 ' رقم الحدیث: 1803 ' دار ابن الجوزیہ بیروت' اقتضا الصراط المستقیم صفحہ 133 ' دار الحدیث' قاہرہ' مصر

مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ 307 ' رقم الحدیث 31630 ' دار الکتب العلمیہ' بیروت

جامع ترمذی باب ماجآء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد دوم صفحہ 666 رقم الحدیث 3608 لاہور

مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل دوم اشعۃ للمعات جلد 7 صفحہ 147 ،فرید بک سٹال لاہور

الوفاباحوال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 99، حامد اینڈ کمپنی لاہور، مطالع المسرات ص 501، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 281 رقم الحدیث 13824 ' دار الکتب العلمیہ' بیروت

اپنے غلاموں کی محفل میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی عظمت خاندانی کو بیان کرنا محفل میلاد کی واضح دلیل ہے کیونکہ محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آپ علیہ السلام کے اس شرف خداداد کو بھی بیان کیا جاتا ہے۔

ولادتِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ اور میں تمہیں اپنے معاملہ کی ابتدا کے بارے میں نہ بتاؤں؟ بے شک میں اللہ کے ہاں خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا جبکہ آدم علیہ السلام کا ابھی خمیر تیار کیا جا رہا تھا۔ دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَشَارَةُ عِیْسٰی قَوْمَهٗ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ بشارت ہوں جو انہوں نے اپنی قوم کو فرمائی تھی۔

وَرُؤْیَا اُمِّی الَّتِیْ رَاَتْ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ

الشَّامِ

اور اپنی امی جان کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے اک ایسا نور نکلا جس سے ان کے لئے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

مستدرک حاکم جلد سوم صفحہ 758، رقم الحدیث 4175، شبیر برادرز لاہور، مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 280 رقم الحدیث 13845 'دار الکتب العلمیہ' بیروت

طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 145، مشتاق بک کارنر لاہور' کشف الاستار عن زوائد البزار جلد 3 صفحہ 112 رقم الحدیث 2365' مؤسسۃ الرسالہ بیروت

شرح السنہ جلد 7 صفحہ 13 رقم الحدیث 3520 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل دوم اشعۃ اللمعات جلد 7 صفحہ 148 فرید بک سٹال لاہور

الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 16 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، درمنثور جلد 6 صفحہ 549 اردو

یہ حدیث مبارکہ بھی محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح دلیل ہے کیونکہ محفل میلاد میں بھی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا دعا مانگنا اور بشارت دینا بیان کیا جاتا ہے اور حضور علیہ السلام نے خود اپنی زبان مبارک سے اس کو بیان فرمایا۔

رضاعت وشق صدر کا بیان اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان

حضرت سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا و کان اول شأنك يا رسول الله ۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول محترم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا کیا عالم تھا؟

تو اس کے جواب میں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر کیا اور شق صدر کا واقعہ بیان کیا ملاحظہ ہو۔

سنن دارمی صفحہ 8 رقم الحدیث 13 باب کیف کان اول شان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ طبری قاہرہ مصر، مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 288 رقم الحدیث 13841 دار الکتب العلمیہ بیروت

مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 788 رقم الحدیث 4230، شبیر برادرز لاہور

فصاحتِ مصطفیٰ ﷺ

تاجدارِ صداقت، مزاج شناسِ مصطفیٰ، خلیفۃ الرسول، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ مصطفوی میں عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرب کے اکثر علاقوں میں گیا ہوں بڑے بڑے واضح و بلیغ کلام سنے ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کی مثال نہیں اور نہ ہی اتنا فصیح و بلیغ کلام کبھی سنا۔ اس پر آقا علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے سکھایا اور قبیلہ بنوسعد میں میری ابتدائی پروش ہوئی۔

الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 108 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں میں قریش کی ایک محترم شاخ میں پیدا ہوا ہوں اور پھر میری پرورش قبیلہ بنوسعد میں ہوئی ہے پھر بھلا میرے کلام میں کسی قسم کا سقم اور کمی کیسے رہ سکتی ہے۔

خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 108، دار الکتب العلمیہ بیروت

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ بھی محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح دلیل ہیں کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے غلاموں کو سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزارے ہوئے دنوں کا ذکر خیر کیا اور آج بھی محفل میلاد میں لوگوں کے سامنے سیدہ حلیمہ پاک رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہوتا ہے۔

فضائلِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

رسول اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان انتظار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھے تھے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، جب ان کے قریب ہوئے تو سنا کہ وہ کچھ باتیں کر رہے ہیں، ان میں سے ایک

نے کہا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بڑا مقام ہے ان کو رب کریم نے اپنا خلیل بنایا، دوسرے بولے، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا بھی بڑا مقام ہے کہ اللہ کریم نے ان سے کلام فرمایا، تیسرے نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام بھی کم نہیں وہ بھی کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ چوتھے صحابی رضی اللہ عنہ بولے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اللہ کریم نے بڑی شان والا بنایا ہے۔ چنانچہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اجتماع میں تشریف وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اور فرمایا میں نے تمہارے کلام اور تمہارے تعجب کو سنا ہے ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں، آدم صفی اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ سنو میں اللہ کریم کا حبیب ہوں مگر فخر نہیں کرتا وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَہٗ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا آدم و اولادِ آدم سب اس کے نیچے ہوں گے مگر فخر نہیں کرتا۔

وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ

اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن میری شفاعت ہی سب سے پہلے قبول کی جائے گی مگر میں فخر نہیں کرتا۔

اور میں پہلا شخص ہوں گا جو جنت کے دروازے کی زنجیر کو حرکت دوں گا اور اللہ کریم اسے میرے لئے کھولے گا اور داخل کرے گا اس میں مجھے اور میرے ساتھ وہ مؤمنین ہوں گے جو غریب اور مسکین تھے لیکن میں اس پر فخر نہیں کرتا (بلکہ اللہ کریم کا شکر کرتا ہوں)

وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ

اور اللہ کریم کے نزدیک اولین و آخرین سے سب سے زیادہ عزت والا ہوں مگر فخر نہیں کرتا۔

جامع ترمذی ابواب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد دوم صفحہ 670 رقم الحدیث

سنن دارمی باب ما اعطی النبی من الفضل صفحہ 18 رقم الحدیث 58 مکتبۃ الطبری قاہرہ مصر

تفسیر مظہری جلد اول صفحہ 499، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، روح البیان جلد 5 صفحہ 174' دار الکتب العلمیہ' بیروت

مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل دوم اشعۃ اللمعات جلد 7 صفحہ 150، فرید بک سٹال لاہور

جامع الآثار فی مولا النبی المختار' جلد اول صفحہ 353، دار الکتب العلمیہ

تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 167 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1421ھ بیروت لبنان 2009ء

مندرجہ بالا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ببانگ دہل محفل میلاد پر دلالت کر رہی ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محفل صحابہ میں اپنے فضائل و خصائل کو بیان فرمایا۔

خاتم النبیین

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ

میں تمام انبیاء کا قائد ہوں مگر فخر نہیں کرتا اور میں خاتم النبیین ہوں مگر فخر نہیں کرتا۔

معجم الاوسط جلد اوّل صفحہ 63 رقم الحدیث 170' دار الکتب العلمیہ بیروت

سنن دارمی باب ما اعطی النبی من الفضل صفحہ 19 رقم الحدیث 50 مکتبہ طبری قاہرہ مصر

مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 325 رقم الحدیث 13924، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل دوم شرح مشکوٰۃ جلد 7 صفحہ 152 فرید بک سٹال لاہور

خطیب الانبیاء

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَ خَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرُ فَخْرٍ ۔

ترمذی کتاب المناقب باب سلو اللہ لی الوسیلة رقم الحدیث 3613 صفحہ 824، دار السلام ریاض سعودیہ

مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل دوم، شرح مشکوٰۃ جلد 7 صفحہ 154، فرید بک سٹال لاہور

جامع الصغیر صفحہ 56 رقم الحدیث 816، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء

تم شرک نہیں کرو گے

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میدان احد کی طرف تشریف لے گئے اور شہداء احد پر نماز پڑھی ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا فَاَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ بے شک میں تمہارا پیش رو بھی ہوں اور تمہارے اعمال سے باخبر بھی۔ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ عَلٰی حَوْضِ الْاٰنُ اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں۔

وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ

اور بے شک خدا کی قسم مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔

بخاری کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشہید جلد اول صفحہ 572 رقم الحدیث 1344' فرید بک سٹال' لاہور

بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ جلد دوم صفحہ 387 رقم الحدیث 3596' فرید بک سٹال' لاہور

بخاری کتاب المغازی باب احد یحبنا جلد دوم صفحہ 582 رقم الحدیث 4085' فرید بک سٹال' لاہور

بخاری کتاب الرقاق باب یحذر من زھدۃ الدنیا جلد سوم صفحہ 543 رقم الحدیث 6426' فرید بک سٹال' لاہور

بخاری کتاب الرقاق باب فی الحوض جلد سوم صفحہ 597 رقم الحدیث 6590' فرید بک سٹال' لاہور

مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا رقم الحدیث 7976 شرح صحیح مسلم جلد 6 صفحہ 738' فرید بک سٹال' لاہور' اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ 31' دار الحدیث' قاہرہ' مصر

صحیح ابن حبان صفحہ 896 رقم الحدیث 3198، دار المعرفہ بیروت لبنان
مسند احمد جلد دوم صفحہ 218 رقم الحدیث 17477، بیت الافکار الدولیہ اردن
مسند احمد جلد دوم صفحہ 222 رقم الحدیث 17535، بیت الافکار الدولیہ اردن
سنن الکبریٰ بیہقی جلد 4 صفحہ 159 رقم الحدیث 6809، دار الحدیث قاہرہ مصر
مشکوٰۃ باب وفات النبی فصل اول شرح مشکوٰۃ جلد 7 صفحہ 344، فرید بک سٹال لاہور
الانوار فی شمائل النبی المختار صفحہ 19، کرمانوالہ بک شاپ لاہور کتاب الشفاء جلد اول صفحہ 111، بیروت
جواہر البحار جلد 1 ص 66، جلد 2، ص 171، دار الکتب العلمیہ بیروت، حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1 صفحہ 61، ضیاء القرآن لاہور
صحیح ابن حبان صفحہ 903 رقم الحدیث 3224' دار المعرفہ بیروت' لبنان

1- استنباط شدہ مسائل: شہداء پر نماز ادا فرمانا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص میں سے ہے۔

2- اس حدیث میں ہے کہ خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں سبحان اللہ۔

زمین پر ہوتے ہوئے جو آقا کریم علیہ السلام حوض کوثر کو دیکھ رہے ہیں ان سے مشرق، مغرب، شمال، جنوب تک کی کوئی چیز کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے؟ کیونکہ یہ چاروں اطراف تو حوض کوثر کی نسبت بہت قریب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

3- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں

یعنی آگے جا کر تمہاری بخشش کا سامان کرنے والا ہوں۔

4- حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں تمہارے اوپر گواہ ہوں یعنی اللہ کریم کی عطا سے تمہارے اعمال کو جانتا ہوں اور اسی کو مسئلہ حاضر و ناظر کہا جاتا ہے۔

لیکن بعض حضرات نبی پاک علیہ السلام کی عظمت خداداد کو ماننا شرک قرار دیتے ہیں۔

ظالمو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

5- معلوم ہوا امت مصطفیٰ کریم علیہ السلام کبھی شرک نہیں کر سکتی کیونکہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم بیان کر کے ارشاد فرمایا جگہ جگہ شرک کے فتوے لگانے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے جس کو حضور علیہ السلام کی قسم کا اعتبار نہیں میں کہتا ہوں ہمیں اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

6- اس حدیث کے الفاظ ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

اس سے ایک سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ کیا قبرستان میں بھی ممبر ہوتا ہے؟ ممبر تو خطبہ دینے کے لئے مساجد میں بنائے جاتے ہیں اور وہاں میدان احد میں کوئی مسجد نہ تھی بلکہ شہدائے احد کے مزارات تھے۔ اس وقت ممبر صرف مسجد نبوی شریف تھا اس لئے قبور شہداء پر ممبر کا ہونا اک عجیب سی بات ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر ممبر رکھنے کا اہتمام کیا گیا۔ یا تو شہر مدینہ سے منگوایا گیا یا پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان ساتھ لے کر گئے تھے۔

وجہ استدلال

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ اہتمام وانتظام کیوں کیا گیا؟

یہ سارا اہتمام حضور نبی کریم علیہ السلام کے فضائل ومناقب میں ہونے والے اس جلسہ کے لئے تھا جس کا انعقاد نبی کریم علیہ السلام نے خود کیا تھا۔

اس لئے یہ حدیث شریفہ محفل میلاد کی واضح دلیل ہے۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جناب رسول الثقلین، امام القبلتین صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف نسب، ذکر ولادت، ذکر رضاعت اور عظمت وشان کے لئے اجتماع کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے لہٰذا محافل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سجانا تقضائے سنت رسول ہے صلی اللہ علیہ وسلم

دلیل نمبر 10: آمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی

جب کفار مکہ کی ایزا رسانیاں حد سے تجاوز کر گئیں تو میرے لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالق کائنات کے حکم سے مکہ شریف سے ہجرت فرما کے یثرب کی دھول کو خاک شفا بنایا، حرمِ حبیب خدا بنایا، شہر شفاعت نگر بنایا، جب آقا کریم علیہ السلام یہاں تشریف لائے تو غلامان رسول کی محبت والفت، ان کے ذوق وشوق اور خوشی کا عالم دیکھنے والا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے اہل مدینہ کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا جتنا خوش وہ آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئے تھے۔

انسان العیون جلد دوم صفحہ 74، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 203، مشتاق بک کارنر لاہور پاکستان

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جب سرکار علیہ السلام مدینہ منورہ پہنچ گئے تو لوگ (گھروں سے باہر گلیوں) میں نکل آئے حتیٰ کہ ہم گلی میں داخل ہوئے وَصَاحَ النِّسَاءُ وَالْخُدَّامُ وَالْغِلْمَانُ تو عورتیں، بچے اور خادم زور زور سے کہہ رہے تھے جَآءَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. جَآءَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 60، رقم الحدیث 4282، شبیر برادرز لاہور پاکستان

خوشی کا ایک انداز

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو حبشی اپنے چھوٹے چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیلتے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر فرحت ومسرت کا اظہار کرتے تھے۔

الوفا باحوال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 302، حامد اینڈ کمپنی لاہور

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

اہل مدینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر بہت خوش ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے مدینہ شریف زادشرفہ کی ہر چیز روشن ہوگئی اور دل مسرور ہوگئے۔

مواھب اللدنیہ جلداول صفحہ 201، فرید بک سٹال لاہور

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

اہل مدینہ مرحبا اہلاً وسہلاً کہتے ہوئے مبارک بادی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ہر بچہ، ہر جوان، عورت و مرد چھوٹا بڑا کہنے لگا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَ نَبِیُّ اللّٰهِ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 104، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

سوہنا آیا تے سج گئے نے گلیاں بازار

جب شاہ مدینہ، سرور قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مولا کریم کے پسندیدہ شہر میں جلوہ فرما ہوئے تو منظر کیا تھا؟

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُیُوْتِ ۔ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ ۔ یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

تمام مرد اور عورتیں اپنے مکانوں پر چڑھ گئے۔ لڑکے اور خادم راستوں میں نکل آئے۔ پکارنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسلم کتاب الزھد والترقاق باب فی حدیث الھجرۃ شرح صحیح مسلم جلد 7 ص 990

محترم قارئین! مندرجہ بالا تحقیق سے معلوم ہوا کہ آمد سرکار پر خوشی منانا اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے لگانا اہل مدینہ کی سنت ہے اور اس کا دوسرا نام جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والے دن اظہار مسرت کیا جائے۔ معترضین محفل میلاد کا جب کوئی سرکردہ لیڈر اور رہنما یا کوئی ان کا عالم آتا ہے تو اس وقت اظہار مسرت وہ بھی کرتے ہیں جیسا کہ ماہنامہ ''البلاغ'' میں ہے:

سالم قاسمی کی تشریف آوری:

28 اپریل 2011ء بروز بدھ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب کے صاحبزادے مولانا سالم قاسمی صاحب دارالعلوم کراچی تشریف لائے۔ مولانا تقی عثمانی صاحب نے ان کی آمد پر اظہار مسرت اور اظہار تشکر فرمایا۔

ماہنامہ البلاغ جون 2011ء صفحہ 55، جلد 46، شمارہ نمبر 7

اگر عام شخصیات پر اظہار مسرت وتشکر اور اجتماع سے خطاب جائز ہے تو آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ناجائز کیوں؟ ایک مرتبہ پھر وضاحت کرتے جائیں کہ اتنے اجتماع سے اگر آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اظہار تشکر ومسرت اور عظمت وشان رسالت اور سیرت ولادت نبویہ کے حوالے سے بیان کیا جائے تو ہمارے نزدیک یہی محفل ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

دلیل نمبر 11: بعد از نماز عشاء شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

ابوسعید الحضرمی سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص اپنی بکریوں کے ساتھ تھا جن کو وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر چرا رہا تھا۔ اس پر ایک بھیڑیا ٹوٹ پڑا اور ایک بکری چھین لی۔ وہ شخص چلایا اور پتھر مار کے بکری چھین لی۔ بھیڑیا سامنے آیا اور دم رانوں کے نیچے دبا کر سرین کے بل اس شخص کے سامنے بیٹھ گیا، اور کہا تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ مجھ سے وہ بکری چھینتے ہو جو خدا نے مجھے دی ہے۔

اس شخص نے کہا بخدا میں نے کبھی ایسی بات نہیں سنی۔ بھیڑیے نے کہا تم کس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں بھیڑیے کو اپنے ساتھ باتیں کرنے سے تعجب کرتا ہوں۔ بھیڑیے نے کہا: تم نے اس سے زیادہ عجیب بات کو چھوڑ دیا ہے۔ دیکھو وہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو دو پتھریلی زمینوں کے درمیان کھجوروں کے باغ میں لوگوں سے گزری ہوئی باتیں بیان کرتے ہیں اور جو آنے والی باتیں ہیں وہ بھی ان سے بیان کرتے ہیں (یعنی غیب کی خبریں دیتے ہیں) اور ایک تم ہو کہ یہاں اپنی بکریوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔

جب اس شخص نے بھیڑیے کا کلام سنا تو اپنی بکریوں کو جمع کیا اور انصار کے گاؤں ''قباء'' میں لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا تو پتہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں جلوہ افروز ہیں۔

اس نے حاضر بارگاہ ہو کر بھیڑیے والا سارا واقعہ عرض کیا۔ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے (معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام اس واقعہ کو بھی بتانے سے پہلے جانتے تھے) آقا کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اب چلا جا عشاء کی نماز کے بعد آنا۔ اور جب دیکھو کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو انہیں اس واقعہ کی خبر دینا۔

اس چرواہے نے اسی طرح کیا۔ جب نماز پڑھ لی اور لوگ جمع ہوئے تو اس اسلمی چرواہے نے سب لوگوں کے سامنے بھیڑیے والا واقعہ بیان کیا۔ حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ اس کی تصدیق فرمائی۔ سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا، ایسے عجائبات قیامت سے پہلے ہوں گے۔

طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 164، مشتاق بک کارنر لاہور پاکستان

دوسری روایت جو کہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جسے حافظ ابن کثیر نے صحیح کہا ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

جب اس چرواہے نے آکر واقعہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اذان پڑھو۔ فَنُودِیَ الصَّلَاۃُ جَامِعَۃٌ ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے باجماعت نماز کے لئے اذان دی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اس چرواہے کو حکم دیا اب لوگوں کے سامنے اس واقعہ کو بیان کرو۔

دلائل النبوۃ بیہقی جلد 6 صفحہ 42، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

دلائل النبوۃ ابو نعیم صفحہ 354، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 370 رقم الحدیث 14081، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

خصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ 102، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

البدایہ والنہایہ جلد 6 صفحہ 213، دار ابن کثیر بیروت ومکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

مواہب اللدنیہ جلد دوم صفحہ 296، فرید بک سٹال لاہور

مدارج النبوت جلد اول صفحہ 296، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مسند احمد جلد اول صفحہ 955، رقم الحدیث 11814، بیت الافکار الدولیہ اردن

مسند احمد جلد اول صفحہ 959، رقم الحدیث 11863، بیت الافکار الدولیہ اردن

حجۃ اللہ علی العالمین جلد دوم صفحہ 51، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ بھی محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محفل عظمت وشان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح دلیل ہے۔

جب اس چرواہے نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ عرض کر کے اسلام قبول کر لیا تھا تو پھر اللہ کریم کے محبوب اعظم وخلیفہ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ حکم کیوں دیا کہ نماز کے بعد آنا اور جب لوگ جمع ہو جائیں تو سب کے سامنے یہ واقعہ بیانا کرنا۔ بلکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان عام کروا دیا اور جب سب لوگ حاضر ہو گئے تو فرمایا اب بیان کرو۔

سوال یہ ہے کہ آخر حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟

تو جواب اس کا یہی ہے کہ صرف اس لئے لوگوں کو بلایا کہ یہ واقعہ علامات نبوت اور وسعت علم مصطفویہ کی دلیل ہے اس لئے لوگو! سب آکر سنو تاکہ تمہارے ایمان کو مزید لذت ویقین حاصل ہو جائے کہ ہمارے آقا کریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کتنی شان والے محبوب ہیں کہ جنگل کے جانور بھی مصطفیٰ کریم علیہ السلام کی نبوت وعلوم غیبیہ کا اعلان کرتے پھر رہے ہیں۔

۱۱- دوسری وجہ یہ کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے عطا فرمائے ہوئے علم سے جانتے تھے کہ آنے والے وقت میں لوگ اعتراض کریں گے تو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں اعلان عام کروایا تا کہ میرے ذکر خیر کے لئے احباب کو بلانا اعلان عام کرنا میری سنت بن جائے اور میرے غلام اس فعل پر ثواب کے حق دار بن جائیں۔ سبحان اللہ۔

دلیل نمبر 12: میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان

حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد نبوی شریف میں تشریف لے گئے کیا دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اجتماع جاری ہے۔ تو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ اے میرے غلامو! یہ جلسہ کیوں کر رکھا ہے؟ تو عرض کرنے لگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

جَلَسْنَا نَذْكُرُاللهَ وَ نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ

عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جلسہ منعقد کر کے ہم اللہ کریم کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی حمد کر رہے ہیں جو اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت عطا فرمائی اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر ہم پر احسان عظیم فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حلف اٹھاؤ کہ تم اس لئے جلسہ کئے بیٹھے ہو! عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ ۔ خدا کی قسم یہ جلسہ ہم نے اسی لئے منعقد کیا ہے۔

تو لجپال آقا مصطفیٰ کریم علیہ السلام نے فرمایا میں نے تم سے حلف شک کی وجہ سے نہیں لیا بلکہ اس لئے تم سے حلف لیا ہے کہ

اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِىْ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِىْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ ۔

میرے پاس جناب جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی اس محفل کی وجہ سے فرشتوں پر فخر

فرما رہا ہے۔

سنن نسائی جلد 3 صفحہ 519 رقم 5441، فرید بک سٹال لاہور، مسند احمد جلد 2 صفحہ 168 رقم الحدیث 1696، بیت الافکار الدولیہ

معجم کبیر للطبرانی جلد 8 صفحہ 277 رقم الحدیث 16085، دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء

شعب الایمان جلد 1 صفحہ 344 رقم الحدیث 532، دار الفکر بیروت لبنان

قارئین کرام! اس سے واضح اور دلیل کیا ہوگی محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے یہ پوچھا کیوں کہ کس لئے جلسہ کئے بیٹھے ہو؟

جو محبوب کریم علیہ السلام مسجد نبوی شریف زادھا اللہ شرفہ کے مصلیٰ پر تشریف فرما کر لامکاں کی خبریں دیتے ہیں انہیں کیا یہ معلوم نہیں تھا کہ میرے غلام کیا جلسہ کئے بیٹھے ہیں؟

تو جواباً عرض ہے کہ پتہ تھا حضور علیہ السلام خدا کے عطا کردہ علم سے جانتے تھے مگر ایک عظیم امر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا۔ اور وہ امر عظیم یہ تھا کہ میرے صحابہ کی یہ محفل میلاد میرے آنے والے غلاموں کے لئے دلیل بن جائے اور اس سنت صحابہ کا علم ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم خداداد سے جانتے تھے کہ کل کو میرے عشاق سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ صحابہ کرام نے عظمت وشان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کیا؟ اس لئے لجپال آقا کریم علیہ السلام نے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔ اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے معزز ومکرم فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے کہ دیکھو میرے بندے اور میرے محبوب علیہ السلام کے امتی میرے ذکر کی میری حمد کی اور میرے محبوب جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجائے میرے احسان کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

دلیل نمبر 13: میلاد شریف اور تاجدار صداقت

علامہ شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں کتاب الشمالی سے نقل کیا کہ

وَیَوْمَ مَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِائَۃَ نَاقَۃٍ وَ تَصَدَّقَ بِھَا ۔

اور میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ ذبح کیے اور ان کا صدقہ دیا۔

وجھز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط، فارسی صفحہ 66،مؤسسۃ الشرف لاہور

رسائل امام عابد سندھی صفحہ 132 ' مکتبہ غوثیہ' کراچی

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ اَنْفَقَ دِرْھَمًا عَلٰی قِرَاءَۃِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ ۔

جو آدمی حضور علیہ السلام کے میلاد شریف پر ایک درہم خرچ کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

نعمت الکبریٰ علی العالم صفحہ 95،مطبوعہ لاہور' مجموع لطیف اُنسی صفحہ 206 ' دار الکتب العلمیہ' بیروت

دلیل نمبر 14 : میلاد شریف اور تاجدار عدالت

امیر المؤمنین ،خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحْیَاءَ الْاِسْلَامَ ۔

جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی گویا اس نے اسلام کو زندہ کر دیا۔

نعمت الکبریٰ علی العالم صفحہ 95،مطبوعہ لاہور' مجموع لطیف اُنسی صفحہ 206 ' دار الکتب العلمیہ' بیروت

دلیل نمبر 15 : میلاد شریف اور تاجدارِ سخاوت

دامادِ رسول ، کامل الحیاء والایمان حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَنْ اَنْفَقَ دِرْھَمًا عَلٰی قِرَاءَۃِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَاَنَّمَا شَھِدَ غَزْوَۃَ بَدْرٍ وَحُنَیْنٍ ۔

جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک درہم خرچ کیا گویا کہ وہ غزوہ

بدر و حنین میں حاضر ہوا (یعنی ایسا اجر ملے گا)

نعمت الکبریٰ علی العالم صفحہ 95، مطبوعہ لاہور، مجموع لطیف اُنسی صفحہ 206 'دار الکتب العلمیہ' بیروت

دلیل نمبر 16: میلاد اور تاجدار شجاعت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی تو وہ میلاد پڑھنے کے صدقہ دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا اور بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔

مفتی مکہ علامہ ابن حجر مکی، نعمت الکبریٰ صفحہ 96، مطبوعہ لاہور

مجموع لطیف اُنسی صفحہ 206 'دار الکتب العلمیہ' بیروت

دلیل نمبر 17: میلاد شریف اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

وَ تَصَدَّقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ بِثَلٰثَةِ اَقْرَاطٍ مِّنْ شَعِرْ ۔

اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کی تین روٹیاں خیرات کیں۔

وجیز الصراط صفحہ 66 مطبوعہ لاہور، رسائل امام عابد سندھی صفحہ 132 مکتبہ غوثیہ، کراچی

دلیل نمبر 18: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خطاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک اجتماع سے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد بیان کر رہے تھے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سماعت کر رہے تھے اور عالم کیا تھا؟

فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَيَحْمَدُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ ۔

بڑے خوش ہو رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے اور نبی کریم علیہ السلام پر درود پڑھ رہے تھے۔

اسی دوران صاحب میلاد کی تشریف آوری ہوئی۔ جب آقا کریم علیہ السلام نے اپنے غلاموں کو اپنا میلاد بیان کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا۔

حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِيْ ۔ تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

الدرالمنظم صفحہ 95، مطبوعہ 1307ء

دلیل نمبر 19: رحمت کے دروازے کھل گئے

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ تھا۔

مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيْ ۔

ہم حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے۔

وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔ اور وہ حضور علیہ السلام کی ولادت کے واقعات بیان کررہے تھے۔

لِاَبْنَائِهٖ وَ عَشِيْرَتِهٖ وَ يَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ ۔

اپنے بچوں اور خاندان والوں سے کہہ رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے جس دن ہمارے آقا علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے۔

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب دیکھ کر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ لَكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگ رہے ہیں۔

وَمَنْ فَعَلَ فِعْلَكَ نَجٰى نَجَاتَكَ ۔

جو بھی تیری طرح میرے آنے کی خوشی منائے گا تیری ہی طرح نجات پائے گا۔

شیخ الدلائل، شیخ عبدالحق الہ آبادی، الدر المنظم صفحہ 95، سن اشاعت 1307ء

نوٹ: الدر المنظم علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب ہے اور اس پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کی تقریظ کے ساتھ دیگر علماءِ دیوبند کی تقاریظ بھی شامل اشاعت ہیں۔

اللہ کریم کے فضل و کرم سے اور اس کے محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے یہ ثابت کیا ہے کہ محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کام ایک دنیادار، فاسق و فاجر، بے علم و عمل، بادشاہ کا شروع کیا ہوا ہے جبکہ یہ خلاف حقیقت ہے۔ محفل میلاد کسی بادشاہ کی خیال سے نہیں بلکہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لعل سے ثابت ہے اور آپ علیہ السلام کے اصحاب باکمال سے ثابت ہے۔

لیکن پھر بھی ہم اپنے قارئین کے اطمینان قلب کے لئے پہلے اس بادشاہ کا تعارف پیش کریں گے جو کہ محفل میلاد بڑے ذوق وشوق سے سجاتا تھا۔ اس بادشاہ کا نام نامی اسم گرامی ہے سلطان ملک مظفر ابوسعید کے بارے میں علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ

اسے دنیا میں صدقہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں تھی وہ ہر روز ڈھیروں روٹیاں شہر کے مختلف مقامات پر غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کرتا تھا۔ لوگوں کو موسم گرما اور سرما کے مطابق لباس کے ساتھ ساتھ دو دو تین تین دینار بھی دیتا۔ اس نے معذور افراد کے لئے خانقاہیں بنائیں اور انہیں وہاں ضرورت کی ہر چیز مہیا کرتا، بیوہ عورتوں کے لئے اور یتیم بچوں کے لئے مکانات تعمیر کروائے، ماہانہ وظائف جاری کئے، ہر ایک کی خبر رکھتا، مریضوں کے پاس جا کر عیادت کرتا، اس نے ایک مدرسہ بنوایا اور اس میں حنفی اور شافعی فقہا کو مقرر کیا، سماع کے سوا اسے کوئی لذت نہ تھی، وہ برے کاموں کا ارتکاب نہ کرتا تھا۔ علماء کرام اور صوفیائے عظام سے محبت کرنے والا تھا۔ ہر سال حاجیوں کے لئے راستہ میں پانی کی سبیلیں لگواتا اور مسافروں کی ضروریات بھی پوری کرتا، الغرض اس کے نیک کارناموں میں ایسے ایسے عجیب و غریب واقعات ہیں کہ نہ کسی نے ایسا کیا ہوگا اور نہ سنا

ہوگا۔

وفیات الاعیان جلد 4 صفحہ 509-508، مطبوعہ کراچی

علامہ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شاہ اربل ملک مظفر کے تعارف میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

سیر اعلام النبلاء جلد 16 صفحہ 246، دار الحدیث قاہرہ مصر 2006ء

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ

ملک مظفر ابوسعید شاہ اربل، جو ایک فیاض، بڑا سردار، صاحب عزت وعظمت، نڈر، بہادر، دور اندیش، جواں مرد، سمجھ دار، اور عالم وعادل بادشاہ تھا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور اسے اچھا ٹھکانہ دے، اس کی خاطر "شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ" نے میلاد النبوی پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" رکھا۔ تو اس نے بطور انعام انہیں ایک ہزار دینار دیئے۔

البدایہ والنہایہ جلد 15 صفحہ 193، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

تاریخ ابن کثیر جلد 13 صفحہ 185، دار الاشاعت کراچی 2004ء

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی ابن کثیر کی عبارت نقل کی ہے۔

الحاوی للفتاویٰ صفحہ 200، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے۔

سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد جلد اول صفحہ 324، زاویہ پبلشرز لاہور

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 381، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

شیخ محمد رضا مصری لکھتے ہیں:

سلاطین اسلام میں اس طریقہ کو رائج کرنے والے سب سے پہلے شاہ اربل سلطان مظفر ابوسعید تھے۔ جن کی فرمائش پر حافظ ابن دحیہ نے کتاب "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" لکھی تھی۔ اس پر شاہ نے خوش ہوکر مؤلف کو ایک ہزار دینار انعام

عطا فرمایا تھا۔ وہ ہر سال ماہ ربیع الاول میں یہ جشن انتہائی اہتمام کے ساتھ بہت اعلیٰ پیمانے پر جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا کرتا تھا۔ وہ طبعاً نہایت سخی، جواں مرد، شیر دل، فیاض طبع، نہایت دانا اور منصف مزاج تھا

محمد رسول اللہ صفحہ 33، تاج کمپنی لاہور

محترم قارئین! ہم نے مقتدر علماء اعلام کی آراء نقل کی ہیں جس سے آپ کو بخوبی سمجھ آ گئی ہوگی کہ اجلہ علماء کرام سلطان ملک مظفر ابو سعید کو کیا سمجھتے ہیں۔ اب چلتے ہیں سلطان کی محفل میلاد کی طرف۔

سلطان کی محفل میلاد

علامہ احمد بن محمد المعروف ابن خلکان لکھتے ہیں:

رہی بات اس کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میلاد کی تو تعریف اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

وفیات الاعیان وابناء الزمان جلد 4 صفحہ 510، نفیس اکیڈمی کراچی

علامہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان المعروف امام ذہبی رقم طراز ہیں۔

الفاظ ملک مظفر کے محفل میلاد منانے کے انداز کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جزیرہ عرب اور عراق سے لوگ قافلہ در قافلہ، جوق در جوق، کشاں کشاں چلے آتے اور کثیر تعداد میں گائیں اور اونٹ اور بکریاں ذبح کی جاتیں اور مختلف قسم کے کھانے پکائے جاتے۔

وہ صوفیاء کے لئے کثیر تعداد میں خلعتیں تیار کرواتا اور واعظین وسیع و عریض میدان میں خطابات کرتے اور وہ بہت زیادہ مال خیرات کرتا۔ ابن دحیہ نے اس کے لئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب تیار کی تو اس نے انہیں ایک ہزار دینار انعام دیئے، وہ منکسر المزاج، اور راسخ العقیدہ سنی تھا۔ فقہاء اور محدثین سے محبت کرتا تھا۔ سبط ابن الجوزی کہتے ہیں: شاہ مظفر الدین ہر سال محفل میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ جبکہ خانقاہ

صوفیاء پر دو لاکھ دینار خرچ کرتا۔ اس محفل میں شریک ہونے والے ایک شخص کا کہنا ہے کہ میں نے اس کے دستر خوان پر پانچ ہزار بھنی سریاں، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ دودھ سے بھرے ہوئے مٹی کے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال دیکھے۔

سیر اعلام النبلاء جلد 16 صفحہ 246، دار الحدیث قاہرہ مصر 2006ء

تاریخ اسلام جلد 45 صفحہ 3034، مکتبۃ التوفیقیہ، قاہرہ مصر

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بھی سلطان کی محفل میلاد کی مندرجہ تعریف لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:

اس کے پاس محفل میلاد میں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء آتے۔ اور یہ انہیں قیمتی لباس پیش کرتا، اور ان کی خاطر غلام آزاد کرتا۔ صوفیاء کے لئے ظہر تا عصر محفل سماع سجاتا۔ اور خود بھی ان کے ساتھ رقص (یعنی وجد) کرتا۔ اس کا ایک مہمان خانہ بھی تھا جس میں ہر آنے والا قیام کرتا۔ اسی طرح حصول ثواب کے لئے حرمین شریفین کے راستوں پر صدقہ و خیرات کرتا۔ ہر سال فرنگیوں سے قیدی آزاد کرواتا۔ یہاں تک کہ اس نے ساٹھ ہزار قیدی آزاد کروائے اور خود سادہ سا لباس استعمال کرتا جس کی قیمت پانچ دینار ہوتی اور کہتا کہ خود قیمتی لباس پہن کر فقیروں کو بھول جاؤں؟ ہر سال محفل میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا۔ مہمان خانہ میں ہر سال ایک لاکھ اور حرمین شریفین میں پانی کے لئے تیس ہزار دینار خرچ کرتا۔ اور جو صدقہ خیرات وہ خفیہ طور پر کرتا وہ اس کے علاوہ ہے۔

تاریخ ابن کثیر جلد 7 صفحہ 185 حصہ 13، دار الاشاعت کراچی

جلال الملۃ والدین، عاشق رسول، محدث جلیل، علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سلطان مظفر کی محفل میلاد کی تعریف میں ذہبی اور ابن کثیر کا بیان مکمل اعتماد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

الحاوی للفتاوی صفحہ 200، مکتبہ رشید کوئٹہ

حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علامہ سیوطی کا مکمل

بیان نقل کیا ہے۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلداول صفحہ 324، زاویہ پبلشرز لاہور

فنافی الرسول، علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علامہ سیوطی کا بیان نقل کیا ہے۔

حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین جلداول صفحہ 381، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مندرجہ بالا تمام علماء کرام نے لکھا کہ سلطان مظفر کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلقہ ایک کتاب بنام "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" حافظ ابن دحیہ نے لکھ کر دی جس پر سلطان معظم، عاشق رسول، ملک مظفر ابوسعید نے حضرت العلام کو ہزار دینار انعام دیا۔

یہ ابن دحیہ کون ہیں؟ تو یہ کیس بھی انہی علماء کی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔

الحافظ ابن دحیہ: علامہ احمد بن محمد المعروف ابن خلکان لکھتے ہیں:

ابن دحیہ: اعیان العلماء اور مشاہیر فضلاء میں سے تھے اور حدیث علم نبوی اور اس سے متعلقہ باتوں کے ماہر تھے، اور نحو، لغت، ایام العرب اور ان کے اشعار کے عارف تھے، مغرب کے مختلف شہروں میں علم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے۔ پھر شام کا سفر کیا، اس کے بعد عراق گئے، ہجری 604 میں شہر اربل سے گزرے تو وہاں کا بادشاہ معظم مظفر الدین میلاد شریف کا اہتمام کرتے نظر آیا تو اس کی خاطر "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" لکھی اور بذات خود بادشاہ کے سامنے پڑھی۔ تو اس نے بطور انعام ایک ہزار دینار انعام دیئے۔

تاریخ ابن کثیر جلد 7 صفحہ 195، دار الاشاعت کراچی

وفیات الاعیان جلد سوم صفحہ 361، الحاوی للفتاویٰ صفحہ 200، حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1، ص 381

علامہ ابن کثیر، ابن دحیہ کی کتاب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

- وَقَدْ وُقِفْتُ عَلٰی هٰذَا الْكِتَابِ . وَكَتَبْتُ مِنْهُ اَشْيَاءً حَسَنَةً مُفِيْدَةً .

اور تحقیق میں اس کتاب سے واقف ہوں یعنی میں نے اسے دیکھا اور پڑھا اور اس سے خوبصورت اور مفید چیزیں اپنی کتاب میں لکھیں بھی۔

البدایہ والنہایہ جلد 15 صفحہ 210 سطر اول، دار ابن کثیر بیروت ومکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

قارئین کرام! آپ حضرات نے مستند علماء اعلام یعنی علامہ ابن خلکان، علامہ ابن کثیر، علامہ سیوطی، علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی نگاہوں میں ابن دحیہ کا مقام ملاحظہ کیا۔ جبکہ اس کے برعکس آج کے دور میں مخالفین محفل ذکر میلاد، ابن دحیہ کو خبیث، جاہل، لالچی جیسے بے ہودہ الفاظ سے ملقب کرتے ہیں اور قصور ان کا یہ ہے کہ انہوں نے میلاد شریف پر کتاب لکھی اور بس، اور یہی کام اگر معترضین کا کوئی اپنا بزرگ کر دے تو اس کی بزرگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

- وہ بزرگ ہیں: مولوی آفتاب احمد دیوبندی لکھتا ہے کہ

حضرت مولانا عین القضاۃ نے محفل میلاد کے بارے میں رسالہ ''احتفال المیلاد'' تحریر کیا اور اس کو جائز قرار دیا۔ حضرت حکیم الامت کے اک خاص مرید الحاج عبدالحفیظ خان مرحوم کی روایت ہے کہ حضرت مولانا تھانوی نے عین القضاۃ کے بارے میں فرمایا کہ وہ بزرگ ہیں۔ اس پر جناب عبدالوحید خان مرحوم نے کہا، بس رجسٹری ہوگئی۔ یعنی تھانوی صاحب نے بزرگ کہہ دیا تو وہ واقعی بزرگ ہیں۔

خیر السوانح صفحہ 295، ادارہ خیر المعارف گلشن انوار ملتان 2006ء

جی صاحبان! سمجھے آپ کیا؟ جسے تھانوی صاحب بزرگ فرما دیں تو وہ تو واقعی بزرگ ہوئے اور ان کی بزرگی کی رجسٹری ہوگئی اور جن کو علامہ ابن خلکان بزرگ کہیں، علامہ ابن کثیر بزرگ کہیں، علامہ سیوطی بزرگ کہیں، علامہ نبہانی بزرگ کہیں، وہ جاہل اور خبیث اور لالچی ہی رہا۔ واہ کیا بات ہے۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

دلیل نمبر 20: حدیث ثویبہ

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خالق کائنات کے حکم کے

مطابق اعلان نبوت فرمایا، کفار مکہ کو دعوت اسلام کے لئے بلایا، رب کا پیغام سنایا، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مژدہ سنایا، جہنم کے راستے سے ہٹا کر جنت کا راستہ دکھایا، تو ابولہب نے اپنا آپ دکھایا، حضور علیہ السلام کی شان میں بڑبڑایا، جبار وقہار کا قہر وغضب جوش میں آیا، تو قرآن نازل فرمایا اور اس کا انجام بد بتایا، آخر کار اس کا وقت آیا، اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ آیا، حضرت ام الفضل کے ہاتھوں اس نے سر میں ڈنڈا کھایا، خالق کائنات جل وعلا نے طاعون میں مبتلا فرمایا، علامہ ابن کثیر نے نقل فرمایا کہ اس کی لاش نے خوب تعفن پھیلایا، اس کے بیٹوں نے بھی ہاتھ نہ لگایا، جناب ابو رافع نے فرمایا کہ اولاد نے اسے اٹھایا، نہ غسل دیا نہ کفن پہنایا، ایک دیوار کے ساتھ پھینک دیا اوپر پتھر ڈالا کر اس کا آخری ٹھکانہ بنایا، اور اسے اپنے انجام کو پہنچایا۔

جلد 3 صفحہ 76 البدایہ والنہایہ، بیروت

جب بارہویں کے چاند کے طلوع ہونے کا وقت آیا، بارہ ربیع النور شریف کی رات تھی، صبح کا ٹائم تھا، اندھیرا جا رہا تھا روشنی آ رہی تھی، ایک دم ساری دنیا چمک اٹھی کیونکہ دنیا کو چمکانے والا آ گیا، بزبان تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ہوا یوں کہ جب حضور شاہِ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی، تو ثویبہ جو کہ ابولہب کی لونڈی تھی، اس نے جلدی جلدی جا کر ابولہب کو مبارک باد دی کہ تیرے مرحوم بھائی عبداللہ کے گھر چاند جیسا بیٹا پیدا ہوا ہے، تو ابولہب نے عرب کے رسم و رواج کے مطابق انگلی کے اشارہ سے ثویبہ کو آزادی کا پروانہ دے دیا، جب ابولہب واصل جہنم ہو گیا، تو اس کے کچھ عرصہ بعد اسے خواب میں دیکھا گیا۔ ایک روایت کے مطابق یہ خواب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا، تو پوچھا بتا تیرا کیا حال ہے؟

تو ابولہب نے کہا کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی سکون نہیں ملا۔ مگر جب پیر

کا دن آتا ہے تو مجھے اپنی انگلی سے ٹھنڈا میٹھا پانی نصیب ہوتا ہے، جس سے میرے عذاب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

تخریج: کتب احادیث کے حوالہ جات

عبدالرزاق صنعانی المصنف عبدالرزاق جلد 7 صفحہ 478، رقم الحدیث 13995، ادارۃ القرآن کراچی 1390ء

عبدالرزاق صنعانی المصنف عبدالرزاق جلد 9 صفحہ 62، رقم الحدیث 16350، ادارۃ القرآن کراچی 1390ء

محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری جلد 3 صفحہ 76، رقم الحدیث 5101 فرید بک سٹال لاہور

محمد بن نصر المروزی، السنۃ صفحہ 163 رقم الحدیث 290 انصار السنۃ پبلی کیشنز لاہور

احمد بن حسین بیہقی سنن الکبریٰ جلد 7 صفحہ 280 رقم الحدیث 13923، دار الحدیث قاہرہ مصر

احمد بن حسین بیہقی شعب الایمان جلد اول صفحہ 261 رقم الحدیث 281، دار الکتب العلمیہ بیروت

احمد بن حسین بیہقی دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ 149، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

احمد بن حسین بیہقی دلائل النبوۃ جلد دوم صفحہ 183، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

حسین بن مسعود بغوی شرح السنۃ جلد 5 صفحہ 60 رقم الحدیث 2275، دار الکتب العلمیہ بیروت

جمال الدین عبداللہ ذیلعی نصب الرایہ جلد 3 صفحہ 168، دار الحدیث قاہرہ مصر

کنز العمال جلد 6 صفحہ 121 ' رقم الحدیث: 15721 ' دار الکتب العلمیہ ' بیروت

جامع الاصول جلد 11 صفحہ 437 ' رقم الحدیث: 9036 ' دار الکتب العلمیہ ' بیروت ' لبنان

کتب سیرت و فضائل:

جامع الآثار فی مولد النبی المختار جلد دوم صفحہ 953، دار الکتب العلمیہ

طبقات ابن سعد، محمد بن سعد، جلد اول صفحہ 114، مشتاق بک کارنر لاہور

عبدالرحمان جوزی، الوفا باحوال مصطفیٰ صفحہ 38، حامد اینڈ کمپنی لاہور

عبدالرحمان جوزی، صفۃ الصفوۃ جلد اول صفحہ 26، دار الحدیث قاہرہ مصر

علامہ احمد قسطلانی، المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 92، فرید بک سٹال لاہور

محدث دہلوی مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 37، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

عماد الدین ابن کثیر، مولد رسول و رضاعہ صفحہ 28، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

ملا علی قاری، المورد الروی فی المولد النبوی صفحہ 84، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

ابن حجر مکی، مولد النبی صفحہ 27، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

عمادالدین ابن کثیر، سیرت ابن کثیر جلد اول صفحہ 224، مکتبۃ العیسیٰ البابی العربی قاہرہ مصر

حسین دیار بکری، تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ 408، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

ملامعین کاشفی، معارج النبوت جلد دوم صفحہ 110، مکتبہ نبویہ لاہور

علامہ نورالدین حلبی، جلد اول صفحہ 124، انسان العیون، دارالکتب العلمیہ بیروت

سیّد احمد عابدین دمشقی، نثر الدرر شرح مولد ابن حجر صفحہ 44 در رسائل میلادِ مصطفیٰ، قادری رضوی کتب خانہ لاہور

علامہ دحلان مکی، سیرت النبویہ صفحہ 217، چشتی کتب خانہ فیصل آباد

محمد بن جعفر الکتانی، عقد الجوہر فی مولد النبی لازہر صفحہ 31، جامعہ اسلامیہ لاہور

علامہ محمد بن یوسف شامی، سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 328، زاویہ پبلشرز لاہور

علامہ محمد بن یوسف شامی، سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 338، زاویہ پبلشرز لاہور

شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ماثبت بالسنۃ صفحہ 84، دارالاشاعت کراچی

قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تقدیس والدین مصطفیٰ صفحہ 136، مرکز ادب اسلامی لاہور

شیخ محمود عطار دمشقی، استحباب القیام صفحہ 20، رضا اکیڈمی لاہور

شاہ احمد سعید مجددی، اثبات المولد والقیام صفحہ 34، ادارہ ضیاء السنۃ ملتان

ڈاکٹر علوی مالکی، منہج السلف ترجمہ بنام مسلک سلف صالحین صفحہ 505، فرید بک سٹال لاہور

علامہ یوسف نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 383، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

علامہ یوسف نبہانی، انوار محمدیہ صفحہ 43، مکتبہ نبویہ لاہور

علامہ یوسف نبہانی، جواہر البحار جلد دوم صفحہ 65، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ یوسف نبہانی، جواہر البحار جلد سوم صفحہ 388، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

زید ابوالحسن فاروقی، خیر الموردفی احتفال للمولد صفحہ 14، جوہر آباد ولاہور اسلامک میڈیا سنٹر

کتب شروحات

عبدالرحمٰن سہیلی، روض الانف شرح سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 191، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 9 صفحہ 180، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 20 صفحہ 134، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

علامہ عبدالباقی، زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 260، دارالکتب العلمیہ بیروت

علامہ خفاجی، نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض جلد 2 صفحہ 356، دار الکتب العلمیہ بیروت

کتب تصوف

امام غزالی، احیاء علوم الدین جلد 4 صفحہ 1136، پروگریسو بکس لاہور

ابو طالب مکی، قوت القلوب صفحہ 99 جلد دوم، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

عبد العزیز باغ، الابریز صفحہ 634، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

کتب تاریخ

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 53، مکتبہ رشید کوئٹہ

المنتظم جلد 2 صفحہ 48 دار الفکر، بیروت،

تاریخ دمشق الکبیر، جلد 71، صفحہ 128، دار احیاء التراث، بیروت

ذہبی، تاریخ اسلام جلد اول صفحہ 40، مکتبۃ التوفیقہ قاہرہ مصر

کتب اہلحدیث

ابن تیمیہ، الصارم المسلول صفحہ 169، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

ابن قیم، تحفۃ الودود فی احکام المولود صفحہ 23، دار دعوت اسلامیہ بیروت

عبداللہ بن محمد عبد الوہاب، مختصر سیرت الرسول صفحہ 17، دار الفیحا دمشق 1997ء

حافظ محمد اسحاق شیخ الحدیث، حاشیہ مختصر سیرت الرسول صفحہ 32، نعمانی کتب خانہ لاہور 1995ء

ڈاکٹر لقمان سلفی، الصادق الامین صفحہ 135، لقمان ٹرسٹ مظفر گڑھ

کتب دیوبند

عبد الحی دیوبندی، مجموعۃ الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 344، میر محمد کتب خانہ کراچی،

سیّد محمد عابد دیوبندی، رحمۃ للعالمین صفحہ 129، کراچی

سیرت کبریٰ، رفیق دلاوری، جلد اول صفحہ 264، کتب خانہ مجیدیہ ملتان

مفتی رشید احمد، احسن الفتاویٰ، جلد اول صفحہ 347، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

اشرف علی تھانوی، خطبات حکیم الامت جلد 31 صفحہ 143، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ، جلد اول صفحہ 82، الطاف اینڈ سنز کراچی

مختلف فیہ کتب

امام جلال الدین سیوطی، الحاوی للفتاویٰ صفحہ 206، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

روح البیان، جلد 4 صفحہ 430، دار الکتب العلمیہ، بیروت

امام شعرانی، الیواقیت والجواہر صفحہ 691، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

اس حدیث پاک کے تحت علامہ جزری، علامہ دمشقی، محقق دہلوی، علامہ نبہانی، علامہ مجددی اور دیگر علماء کرام تحریر فرماتے ہیں کہ

ابولہب جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، جب وہ نبی کریم علیہ السلام کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کر سکتا ہے تو اس مسلمان کا کیا مقام ہوگا جس کے دل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہو اور ایسے موقع پر خوشی کا اظہار کرے، مجھے اپنی زندگی کی قسم اللہ تعالیٰ اسے جنت نعیم میں ضرور داخل فرمائے گا۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 329، زاویہ پبلشرز لاہور

سیرت نبویہ صفحہ 218، علامہ دحلان مکی، چشتی کتب خانہ فیصل آباد

حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 383، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

الحاوی للفتاویٰ صفحہ 206، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، منہج السلف صفحہ 506، فرید بک سٹال لاہور

مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 92، فرید بک سٹال لاہور

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 38، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مختصر سیرت الرسول صفحہ 17، دار الفیحاء دمشق

تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ 409، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ماثبت بالسنۃ صفحہ 84، دار الاشاعت کراچی

خیر المورد فی احتفال المولد صفحہ 14، مطبوعہ جوہر آباد

اثبات المولد والقیام صفحہ 34، ادارہ ضیاء السنۃ ملتان

المورد الروی فی المولد النبوی صفحہ 84، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

الغرض اس پر مزید بھی حوالہ جات پیش کئے جا سکتے ہیں کہ اس حدیث کے ماتحت بزرگوں نے لکھا اور استدلال کیا ہے کہ جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت قرآن نے کی جو حضور علیہ السلام کا دشمن اور گستاخ تھا۔ اس نے آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کی۔ رب محمد جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خوشی ضائع نہیں ہونے دی۔ تو جو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کا سلطان سمجھ کر،

جان ایمان سمجھ کر، راحت قلب و جان سمجھ کر، ولادت کی خوشی منائے، خالق مصطفیٰ جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اجر کو کیونکر ضائع کرے گا؟ بلکہ اس سے کئی درجے اعلیٰ اجرو ثواب عطا فرمائے گا۔

مفتی عبدالحیٔ دیوبندی لکھتے ہیں:

جب ابولہب جیسے بد بخت کافر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی توفیق کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے کیونکر اعلیٰ مرتبہ نہ پائے گا۔

مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 344، میر محمد کتب خانہ کراچی

مفتی رشید احمد دیوبندی لدھیانوی حدیث ثویبہ سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

جب ابولہب جیسے بد بخت کافر کے لئے میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی۔ تو جو کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب نہ پائے گا۔

احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 348-347، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

اعتراض: یہ ایک کافر ابولہب کا قول ہے اور جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا اس وقت وہ خود بھی مسلمان نہیں تھے لہٰذا یہ دلیل غلط ہے۔

جواب نمبر 1: ابولہب ہلاک ہوا غزوہ بدر کے بعد، جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جنگ بدر سے قبل اسلام لا چکے تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ پہلے سے ہی اسلام لائے ہوئے تھے، لیکن انہوں نے

اپنا ایمان خفیہ رکھا ہوا تھا۔ بدر کے دن مشرکین کے ساتھ نکل آئے، نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو کوئی عباس کے سامنے آئے تو انہیں قتل نہ کرے کیونکہ انہیں مجبور کر کے لایا گیا ہے۔

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 154، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

جواب نمبر 2: اس حدیث کو امام عبدالرزاق، امام بخاری، عسقلانی، عینی، بیہقی، بغوی۔ ایسے محدثین نے نقل کیا ہے آخر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر اعتماد کیا تو ہی بیان کیا۔ کیا معترض ان سے بڑا محدث ہے کہ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان چچا ہیں پر اعتماد نہیں کر سکتا؟

جواب نمبر 3: جب ہم اس حدیث کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی منانے کے ثبوت میں لیں گے تو ہماری دلیل خواب میں ابولہب کا قول نہیں بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہوگا۔

اعتراض نمبر 2: یہ حدیث مرسل ہے جو کہ قابل قبول نہیں۔

جواب: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک مرسل حدیث ہر حال میں قبول ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ارسال کمال وثوق اور اعتماد کی بنیاد پر ہے کیونکہ کلام ثقہ راوی میں ہو رہا ہے اگر وہ روایت اس ثقہ راوی کے نزدیک صحیح نہ ہوتی تو وہ ارسال ہی نہ کرتا اور یہ نہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مقدمہ اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ 129، فرید بک سٹال لاہور

نوٹ: مرسل حدیث وہ ہوتی ہے جس کی سند کے آخر سے ایک راوی ساقط ہو (یعنی چھوڑ دیا جائے) مثلاً تابعی، صحابی کو چھوڑ کر حضور علیہ السلام سے روایت کرے۔

جب ثقہ راوی کا ارسال قبول ہے تو یہاں ارسال کیا ہے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

نے‘ کون عروہ بن زبیر؟ علامہ محمد بن سعد لکھتے ہیں کہ:

آپ عظیم الشان تابعی ہیں، آپ کے والد محترم کا نام حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے۔ اور والدہ محترمہ کا نام نامی اسم گرامی حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا ہے۔

ثقہ، کثیر الاحادیث، مامون، فقیہہ برتر مستقل تھے۔

طبقات ابن سعد جلد دوم 183، مشتاق بک کارنر لاہور

کون عروہ بن زبیر؟ جن کے بارے امام ذہبی لکھتے ہیں:

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور آپ قریش کے مشہور خاندان بنو اسد سے تعلق رکھتے ہیں۔ تھوڑا سا علم اپنے والد زبیر سے حاصل کیا۔ اور زیادہ تر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، سعید بن زید رضی اللہ عنہ، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر ممتاز صحابہ کرام سے حاصل کیا۔ فقہ حدیث کا درس اپنی خالہ سیدہ عائشہ پاک رضی اللہ عنہا سے لیا۔ آپ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عالم، نامور محقق اور حافظ تھے۔ آپ سے آپ کے صاحبزادوں ہشام، محمد، عثمان، یحیٰ، عبداللہ اور آپ کے پوتے محمد بن عبداللہ کے علاوہ زہری، ابو الزناد، ابن المنکدر، صالح بن کیسان، آپ کے زیر سایہ تربیت پانے والے یتیم ابو الاسود اور دوسرے نامور علماء نے حاصل کیا۔ زہری کہتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو علم میں گدلا نہ ہونے والا سمندر پایا۔ نیز کہا لوگ آپ کے درس حدیث پر فوج در فوج جمع ہوئے تھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ میں اپنے والد کی احادیث سے ہزارواں حصہ بھی نہیں سیکھ سکا۔ نیز کہا میرے والد اکثر روزہ سے ہوتے تھے اور روزہ کی حالت میں ہی انتقال کیا۔ ابن شوذب کا بیان ہے کہ ہر روز قرآن مقدس کا چوتھا حصہ دیکھ کر پڑھتے تھے، اور وہی پھر رات کو قیام میں تلاوت کرتے۔ ہجری 94 میں آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ 69-68، رقم الترجمہ 51، اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور

کون عروہ بن زبیر: ڈاکٹر علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ امام ذہبی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:
ان کا معمول تھا کہ ہر روز قرآن مجید کے چوتھائی حصہ کی تلاوت کرتے اور رات کو اسی کے ساتھ قیام کرتے آپ نے یہ عمل ترک نہیں کیا سوائے ایک رات کے۔ جس رات آپ کا پاؤں کاٹ دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس روز بھی وظیفہ ترک نہیں کیا۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو موذی خارش پڑ گئی تو ولید بن عبدالملک نے کہا کہ اسے کاٹ دو۔ تو لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو شراب پلا دیتے ہیں تاکہ درد محسوس نہ ہو۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں صحت و عافیت کی امید پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حرام کردہ چیز کا نہ ارتکاب کرتا ہوں اور نہ مدد چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو نیند والی دوائی پلا دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے یہ قطعاً پسند نہیں کہ میرا عضو کاٹا جائے اور میں اس کی درد سے غافل رہوں۔ پس میں برداشت کروں گا اور عبرت حاصل کروں گا۔ اتنے میں کچھ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ یہ آپ کو پکڑ کے رکھیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اپنے آپ کو کافی رہوں گا۔ لہٰذا چھری سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ٹخنہ کاٹ دیا گیا۔ جب چھری کی دھار ہڈی پر پہنچی تو آری لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں کاٹ دیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ذکر خدا میں مشغول رہے کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پکڑ کے نہیں رکھا تھا۔ پھر لوہے کے ایک برتن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے تیل کو جوش دے کر اس سے زخم کو داغا گیا۔ اور اوپر ایک پٹی باندھ دی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چہرہ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ بے شک ہمیں اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔

(پارہ نمبر 15، سورۃ کہف، آیت نمبر 62)

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیرا اپنے ہاتھوں میں دیکھا تو اسے لے کر اپنے ہاتھ سے پلٹا اور پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے تم پر سوار کیا تھا بے شک وہ جانتا ہے کہ میں نے کس قدر تیرے ساتھ حرم کعبہ کا سفر کیا ہے۔

تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 564، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور پاکستان

منہج السلف صفحہ 362، فرید بک سٹال لاہور پاکستان

اب بھی اگر کوئی اس حدیث کے ارسال پر اعتراض کرے تو اس کی اپنی کم فہمی، کم علمی، کم عقلی کی دلیل ہے۔ معترض کو نہ آئمہ محدثین پر اعتبار ہے، نہ مؤرخین پر، نہ سیرت نگاروں پر، نہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر اور نہ ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اگر اعتبار ہے تو اپنے شیطانی وسوسہ پر اور بس۔

اعتراض نمبر 3: یہ خواب کا واقعہ ہے اور خواب دلیل نہیں بن سکتا۔

جواب نمبر 1: شیخ محقق حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

درایں جاسند است مرا اہلِ موالید۔ یہ دلیل ہے محافل میلاد منانے والوں کے لئے۔

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 19 منشی نولکشور بھارت

جواب نمبر 2: اگر یہ خواب نا قابل التفات، غلط اور خلاف قرآن تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسے بیان ہی نہ کرتے مخالفین کے نزدیک اتنی سمجھ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ہوگی نا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اعتراض نہ کرنا، بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بیان سے اتفاق کرنا، عظیم الشان تابعی اور محدث جناب عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا روایت کرنا، آئمہ محدثین، مؤرخین، اور سیرت نگاروں کا نقل کرنا اور اعتراض نہ کرنا اس کے دلیل ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

جواب نمبر 3: صرف خواب کی بات نہیں بلکہ "تاریخ یعقوبی" کے الفاظ ہیں کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابولہب کو جہنم میں دیکھ کر پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ بڑے سخت عذاب میں مبتلا ہوں مگر میری اس انگلی سے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ثویبہ کو آزاد کیا تھا، پانی پینے کو مل جاتا ہے۔

تاریخ یعقوبی جلد دوم صفحہ 23، نفیس اکیڈمی کراچی

اعتراض نمبر 4: یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے کیونکہ رب العالمین جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ٥

پس نہ کمی ہوگی ان کے عذاب میں اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

(پارہ نمبر 2، سورۃ بقرہ، آیت نمبر 162)

اس لئے یہ قابل استدلال نہیں بلکہ موضوع ہے۔

جواب نمبر 1: قرآن کریم میں جس عذاب کی کمی کی نفی کی گئی ہے وہ مدت اور عرصہ کے اعتبار سے ہے یعنی کفار کی ہمیشہ کی سزا میں کمی نہیں ہوگی اور جو حدیث شریف میں ہے اس سے عذاب کی شدت کی کمی مراد ہے نہ کہ مدت کی۔

جواب نمبر 2: کافروں کے عذاب میں کمی کا نہ ہونا یہ رب کریم جل جلالہ کا عدل ہے اور جن کے عذاب میں کمی فرمائی یا فرمائے گا یہ اس کا فضل ہے جو کہ اس کی شان رحیمی و کریمی کا مظہر ہے۔

جواب نمبر 3: تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر عذاب آخر میں ان کے لئے طے ہو جائے گا پھر اس میں کمی نہ کی جائے گی اور یہ اس لئے فرمایا تاکہ کوئی آخرت کے عذاب کو دنیا کے عذاب پر نہ قیاس کرے کہ جس طرح دنیا کی آگ کا قاعدہ ہے پہلے بہت تیزی کے ساتھ بھڑکتی ہے پھر کم ہوتے ہوتے ٹھنڈی ہو جاتی ہے ایسی جہنم کی آگ بھی ہوگی کہ رفتہ رفتہ

ہزار دو ہزار سال کے بعد اس کی تیزی کم ہو جائے گی۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہاں کی آگ ایسی نہیں۔ جیسی اول دن تیز ہوگی ویسی ہی رہے گی۔ اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جس عذاب کے وہ قانوناً مستحق ہوں گے اس میں کسی کی شفاعت سے بھی کمی نہ ہوگی۔

خطبات حکیم الامت جلد 31 صفحہ 143، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان 1425ھ

جواب نمبر 4: بعض اوقات احکم الحاکمین جلالہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی اور عظمت وشان اور وجاہت وشوکت کو واضح کرنے کے لئے اپنے قانون میں تبدیلی فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ کریم نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۔

اور دو کو گواہ لاؤ مردوں میں سے۔

(پارہ نمبر 3، سورۃ بقرہ، آیت نمبر 282)

لیکن ایک موقع پر جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ ملاحظہ ہو۔

صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر رقم الحدیث 2807 جلد دوم صفحہ 78، فرید بک سٹال لاہور
مصنف عبدالرزاق جلد 8 صفحہ 366 رقم الحدیث 15565، ادارۃ القرآن کراچی
ابوداؤد کتاب القضاء جلد سوم صفحہ 86 رقم الحدیث 3607، فرید بک سٹال لاہور پاکستان
مصنف ابن ابی شیبہ جلد 4 صفحہ 538، رقم الحدیث 22923، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
سنن الکبریٰ بیہقی جلد 10 صفحہ 296 رقم الحدیث 20515، دار الحدیث قاہرہ مصر
مستدرک حاکم جلد دوم صفحہ 424، رقم الحدیث 2187، کتاب البیوع، شبیر برادرز لاہور
طبرانی کبیر جلد 2 صفحہ 457، رقم الحدیث 3642، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
سنن نسائی کتاب البیوع جلد سوم صفحہ 301 رقم الحدیث 4661، فرید بک سٹال لاہور
مسند احمد جلد دوم ص 627، رقم الحدیث 21991، مسند احمد جلد دوم صفحہ 648، رقم الحدیث 22228
طبرانی کبیر جلد 9 صفحہ 350 ‘رقم الحدیث: 18381 ‘دار الکتب العلمیہ بیروت‘ لبنان
مسند امام اعظم صفحہ 578 ‘رقم الحدیث 377 ‘فیض گنج بخش بک سنٹر لاہور
مقاصد الحسنہ صفحہ 295 ‘رقم الحدیث 600 ‘دار الکتب العلمیہ ‘بیروت
کنز العمال جلد 13 صفحہ 164 ‘رقم الحدیث 37032 ‘دار الکتب العلمیہ ‘بیروت

قانون تو یہی ہے کہ نمازیں پانچ فرض ہیں۔ لیکن حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نمازوں کی رخصت عنایت فرمادی۔

سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ 205، رقم الحدیث 428، فرید بک سٹال لاہور

مستدرک حاکم جلد اول صفحہ 397، رقم الحدیث 717، شبیر برادرز لاہور

طبرانی کبیر جلد 18 صفحہ 319، رقم الحدیث 826، مکتبہ العلوم والحکم موصل

اسی طرح قانون تو یہی ہے کہ کافروں کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوگی۔ لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور شفاعت سے عذاب میں کمی نہ ہو یہ نہیں ہوسکتا۔ یعنی خالق کائنات اپنا قانون تبدیل فرمادے یہ تو ہوسکتا ہے لیکن اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ٹال دے یہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ اس کریم کے کرم کے بھی خلاف ہے اور وجاہت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی۔

اعتراض نمبر 5: یہ حدیث قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ کے خلاف ہے۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰـهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۝

انہوں نے جس قدر کام کئے تھے ہم ان کی طرف قصد کریں گے اور انہیں بنا دیں گے فضا میں بکھرے ہوئے باریک ذرات۔

(پارہ نمبر 19، سورۃ الفرقان، آیت نمبر 23)

اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کا کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا لہٰذا یہ استدلال درست نہیں۔

جواب: اس حدیث پر ہونے والے اس اعتراض کے شارحین نے کئی جوابات لکھے ہیں۔

1۔ علامہ محمد بن یوسف کرمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ہوسکتا ہے کہ جب نیک عمل کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کی وجہ سے اس کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

الکواکب الدراری شرح البخاری جلد 19 صفحہ 79، دار احیاء التراث العربی، بیروت 1401ھ

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے بھی یہی جواب لکھا ہے عبارت ملاحظہ ہو۔

فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ یَتَعَلَّقُ بِالنَّبِیِّ مَعْصُوْمًا مِنْ ذٰلِکَ ۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 9 صفحہ 181 ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

مولانا سلیم اللہ خان دیوبندی نے بھی یہی جواب لکھا ہے۔

کشف الباری کتاب النکاح، صفحہ 193 مکتبہ فاروقیہ کراچی

محمد بن صالح نجدی لکھتے ہیں:

ابولہب کو انگوٹھے کے سوراخ سے دوزخ میں پانی پلایا گیا اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے ورنہ ابولہب کافر اس کا کب مستحق تھا کہ اس کو دوزخ میں انگوٹھے سے پانی پلایا جاتا ہے اور اس کے عذاب میں تخفیف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

شرح صحیح البخاری جلد 4 صفحہ 456 ،مکتبۃ الطبری قاہرہ مصر 1429ھ

عمدۃ القاری جلد 20 صفحہ 134 ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

جواب نمبر 2: علامہ قرطبی مالکی لکھتے ہیں:

یہ تخفیف ابولہب کے ساتھ خاص ہے اور جن کافروں کے متعلق حدیث میں تخفیف کا ثبوت ہے۔

فتح الباری جلد 9 صفحہ 181 ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

عمدۃ القاری جلد 20 صفحہ 134 ،مکتبہ رشیدیہ

علامہ ابن منیر اپنے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ

یہ بات عقل کے نزدیک بھی محال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کافر کو اس کے نیک اعمال کا اجر عطا فرمادے۔

فتح الباری جلد 9 صفحہ 181 ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

امام بیہقی اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

یہ ہوسکتا ہے کافروں نے کفر کے علاوہ جو جرائم کئے ہیں ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

فتح الباری جلد 9 صفحہ 181، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ان آیات کا مطلب یہ لیا ہے کہ کافروں کو عذاب سے خلاصی نہ ہو گی باقی رہی عذاب کی تخفیف تو وہ ممکن ہے۔

تیسیر الباری شرح صحیح بخاری جلد 7 صفحہ 31، تاج کمپنی لاہور

نوٹ: وحید الزماں صاحب نے امام بیہقی کی یہ عبارت حافظ ابن حجر سے لی ہے ملاحظہ ہو۔

فتح الباری جلد 9 صفحہ 181، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

علامہ بیہقی کا دوسرا جواب

اس واقعہ میں احسان کا مرجع ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لئے نیکی ضائع نہ گئی۔

شعب الایمان جلد اول صفحہ 250، دارالاشاعت کراچی

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

وَقِيلَ هٰذَا خَاصٌ اِكْرَامًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ تخفیف اکرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمائی گئی۔

زرقانی علی المواہب جلد اول صفحہ 261، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اعتراض نمبر 6: اس سے معلوم ہوا کہ میلاد منانا ابولہب کا طریقہ ہے (کتب مخالفین)

جواب نمبر 1: اس اعتراض کا پہلا الزامی جواب تو یہ ہے کہ آیت الکرسی کا وظیفہ جناب سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ابلیس لعین نے بتایا اور نبی کریم علیہ السلام نے تصدیق فرمائی۔

شیطان لعین چور بن کے مسلسل آتا رہا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو پکڑ لیتے۔ جب صبح ہوتی تو دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی پوچھ لیتے۔ مَافَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَة۔

ابو ہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا۔

عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شَکَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَعِیَالًا اس نے سخت مجبوری اور اہل وعیال کی شکایت کی۔ تو میں نے اسے رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اور وعدہ کر گیا ہے کہ پھر نہیں آؤں گا۔ دوسری رات پھر آیا مگر پکڑا گیا، تیسری رات پھر مگر پکڑا گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ اب مجھے چھوڑنے والے نہیں تو کہنے لگا۔ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں اک وظیفہ بتاتا ہوں۔ پوچھا کون سا وظیفہ؟ کہنے لگا رات کو آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرو شیطان سے بچے رہو گے۔ صبح ہوئی تو نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تھا تو جھوٹا مگر بات سچی کر گیا ہے وہ خود ہی شیطان تھا۔

بخاری جلد اول صفحہ 902 رقم الحدیث 2311، فرید بک سٹال لاہور

شرح مشکوۃ جلد 3 صفحہ 279، فرید بک سٹال لاہور

اب اس حدیث کو پڑھ کر کوئی کہے کہ آیت الکرسی پڑھانا یا پڑھنا یا بتانا شیطان کا کام ہے تو معترضین کیا جواب دیں گے؟

ابوسفیان نے بحالت کفر ہرقل کے دربار میں حضور علیہ السلام کی سیرت بیان کی کہ نہیں؟ ملاحظہ ہو۔ بخاری شریف حدیث نمبر 7

اب کیا کہو گے کہ سیرت بیان کرنا بھی کافروں کا طریقہ ہے؟ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کفار مکہ حضور علیہ السلام کو صادق اور امین کہتے تھے کہ نہیں؟ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ کافر نبی کریم علیہ السلام کو صادق اور امین مانتے تھے اور امانتیں رکھتے تھے آپ کے پاس۔ تو اب کیا کہو گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور امین ماننا کافروں کا کام ہے۔ جو جواب تمہارا ہوگا وہی جواب ہمارا ہوگا۔

لیکن اتنا مخالفین کی خدمت میں ضرور عرض کریں کہ کسی کو مسلمان بھی رہنے دو گے یانہیں؟ جیسے آپ حضرات کے قوانین وضوابط ہیں خیر سے کوئی مسلمان نہیں رہے گا۔اور ویسے بھی جناب والا کا یہ پرانا مشن ہے کہ مسلمان صرف وہ ہے جو ہمارے نظریات اپنائے باقی لوگوں کو تو آپ پہلے کلمہ پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے اصولوں سے محفوظ رکھے۔مخالفین کی خدمت میں مخلصانہ اپیل ہے کہ حدیث ثویبہ پر اعتراضات کی بجائے آئمہ محدثین کے دیئے گئے جوابات کو مان لیں اور حدیث بخاری کا انکار نہ کریں آگے جیسے چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

جواب نمبر 2: تحقیقی جواب یہ ہے کہ یہ جناب کے ہمزاد کی سوچ ہے جو اس نے آپ کے دل میں نقش کی ہوئی ہے اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

وَ اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـئِھِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ ۔

بے شک شیطان ڈالتے ہیں اپنے دوستوں کے دلوں میں (اعتراضات)

تا کہ وہ تم سے جھگڑا کرتے رہیں۔

(پارہ نمبر 8، سورۃ الانعام، آیت نمبر 121)

ورنہ اس حدیث شریف کا درست مطلب وہی ہے جو آئمہ محدثین نے کہا اور صحیح استدلال بھی وہی ہے جو متقدمین علماءِ اعلام نے کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتا ہے کہ

جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت قرآن نے بیان کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوش ہونے کی وجہ سے یہ حال ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مؤحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر مسرور اور خوش ہو۔

مختصر سیرت الرسول صفحہ 32، نعمانی کتب خانہ لاہور

سب سوالوں کا ایک ہی جواب: معترضین ومخالفین و مانعین ومعاندین جتنے بھی اعتراضات کرتے ہیں: ان تمام کا جواب یہ ہے کہ حدیث ثویبہ پر یہ جو اتنے کثیر آئمہ

حدیث وتاریخ وسیرت نے اپنی اپنی تصانیف میں لکھی ہے جن میں مخالفین کے بھی بڑے بڑے علماء کرام شامل ہیں آخر یہ تمام اعتراضات ان میں سے کسی کی سمجھ اور علم میں نہ آئے؟ آج معترضین اپنے علماء کو تو ثانی ابن حجر، بخاری وقت جیسے القابات سے نوازتے ہیں مگر جن کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے جب ان کے بقول ان کو ہی سمجھ نہیں آئی تو آج ان کو کیسے آ گئی؟ کہاں ابن حجر عسقلانی، کہاں علامہ بدر الدین عینی، کہاں علامہ کرمانی، کہاں علامہ قرطبی، کہاں امام بیہقی، اور کہاں آج کے معترضین۔

قارئین! خود فیصلہ فرمائیں کہ آج مخالفین کی کوئی وقعت ہے مندرجہ بالا آئمہ کرام کے سامنے۔ کیا یہ اہلسنّت سے نہیں تھے؟ کیا یہ کم علم تھے، کیا بدعتی تھے جو حدیث ثویبہ کی قرآن کریم کے ساتھ تطبیق کرتے رہے مگر انکار نہیں کیا؟ کیا یہ بدعتی ہونے کی وجہ سے دوزخی تھے؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر سنی کون؟ اگر یہی حقیقت ہے تو پھر عالم کون؟

امید ہے کہ ذرا غور فرمانے سے عقل سلیم میں بات آجائے گی۔

ایک ایمان افروز نکتہ:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے ایک چیز تو یہ سامنے آئی کہ حضور سید العالمین، شاہِ خوباں، سرور دنیا و دیں صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کیا جانے والا معمولی سا عمل بھی باعث ثواب اور دافع عذاب ہے۔

لیکن دوسری طرف ہمیں قرآن یہ بتا رہا ہے کہ ایک مومن زندگی بھر کروڑوں نیک اعمال کرتا رہے اگر اس سے ذرا سی بھی باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی ہو گئی تو اس کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ ملاحظہ ہو ارشاد رب العالمین فی شان رحمۃ للعٰلمین۔

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

(پارہ نمبر 26، سورۃ حجرات، آیت نمبر 2)

یہاں نہ تو سنت کے انکار کا ذکر ہے نہ توحید کے انکار کا، نہ نبوت ورسالت کے انکار کا، نہ نماز، روزے سے انحراف کا، نہ حج وزکوٰۃ کا، کچھ بھی نہیں۔ بس صرف اتنی سی بلند آواز نکل گئی کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سے بلند ہوگئی تو اس کے بدلے پوری زندگی کے اعمال کو ضائع کرنے کی وعید سنائی جارہی ہے۔

اب قرآن وحدیث کو ملا کر دیکھو تو نتیجہ یہ سامنے آئے گا کہ ایک شخص لاکھوں کروڑوں عمل کرلے نمازیں ادا کرے، حج ادا کرے، زکوٰۃ ادا کرے، صدقہ خیرات کرے، تبلیغ کرے، لیکن اللہ کریم کے خلیفہ اعظم ونائب مطلق صلی اللہ علیہ وسلم کی ذراسی بے ادبی ہوگئی تو سارے اعمال آخرت میں بے کار ہوجاتے ہیں۔

اگر دوسرا شخص اسلام کا دشمن ہو، توحید ورسالت کا منکر ہو، مگر جان دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں ایک عمل کرے تو اس کی بھی جزا دی جاتی ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی گستاخی وبے ادبی کفر ہے کیونکہ اعمال کفر سے ضائع ہوتے ہیں۔ اب اس ساری گفتگو کو ذہن میں رکھ کر بریلی کے تاجدار کا کلام پڑھو تو روح جھوم اٹھے گی اور سینہ مدینہ بن جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

الحمدللہ! ہم نے حدیث ثویبہ اور اس کے متعلقات کو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے، اس محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نگاہ کرم سے، اولیائے کاملین کے وسیلہ سے، والدین کی دعاؤں سے تفصیل سے قارئین کی نذر کیا ہے۔ اس حدیث شریف کی اتنی مفصل تخریج اور تحقیق شائد آپ کو اور کسی جگہ نہ مل سکے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

دلیل نمبر 21: میلادِ مصطفیٰ اور اقوال علماء

علامہ عبدالرحمٰن محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جن کا سن وصال ہے ہجری 597 لکھتے ہیں لیکن پہلے مولوی ذکریا کاندھلوی دیوبند کی زبانی ابن جوزی کا تعارف پڑھیے۔

تعارف ابن جوزی

صاحب تبلیغی نصاب یعنی فضائل اعمال جناب ذکریا کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

ابن جوزی مشہور محدث ہیں، تین سال کی عمر میں باپ کا وصال ہوا، یتیمی کی حالت میں پرورش پائی، لیکن محنت کی یہ حالت تھی کہ جمعہ کی نماز کے علاوہ گھر سے باہر نہیں جاتے تھے، ایک مرتبہ منبر پر کہا کہ میں نے اپنی انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھی ہیں، اڑھائی سو 250 سے زیادہ ان کی تصانیف ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی وقت ضائع نہیں جاتا تھا۔ چار جز روزانہ لکھنے کا معمول تھا۔ درس کا یہ عالم تھا کہ ایک مجلس میں بعض مرتبہ لاکھ سے زیادہ شاگردوں کا اندازہ کیا گیا۔ امرا، وزراء، سلاطین تک مجلس میں حاضر ہوتے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ ایک لاکھ آدمی مجھ سے بیعت ہوئے ہیں اور بیس ہزار میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ احادیث لکھتے وقت قلموں کا تراشہ جمع کرتے رہتے تھے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے نہانے کا پانی اس سے گرم کیا جائے۔

فضائل اعمال حکایات صحابہ صفحہ 98، مکتبۃ المصباح

یہی ابن جوزی لکھتے ہیں:

ہمیشہ سے مکہ شریف والے، مدینہ منورہ والے، مصر والے، یمن والے، شام والے، عرب کے تمام شہروں والے، مشرق ومغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمان کیا کرتے ہیں'

يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجَلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

میلاد شریف کی محافل سجاتے ہیں۔

اور خوشیاں مناتے ہیں ربیع الاول شریف کا چاند نظر آتے ہی۔ اور غسل کرتے ہیں، اور اعلیٰ قسم کا لباس پہنتے ہیں، اور زینت وسجاوٹ کرتے ہیں مختلف چیزوں سے، اور خوشبو لگاتے ہیں، اور سرمہ لگاتے ہیں اور بہت خوب خوشی کرتے ہیں ان دنوں میں۔ اور خرچ کرتے ہیں لوگوں پر جو کچھ پاس ہوتا ہے نقد وجنس وغیرہ۔ اور میلاد شریف سننے اور پڑھنے کے لئے بہت زیادہ اہتمام وانتظام کرتے ہیں۔

وَيَنَالُوْنَ اَجْرًا جَزِيْلاً وَّ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔

اور اس مسرت وخوشی کی بدولت بہت زیادہ اجر وثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں۔

ابن جوزی، المیلاد النبوی صفحہ 70 مطبوعہ لاہور

احادیث مبارکہ کو موضوع کہنے میں علامہ ابن جوزی کا سہارا لینے والے حضرات غور کریں کہ کہیں ابن جوزی نے محفل میلاد کو بدعت یا زیب وزینت کو فضول تو نہیں کہا؟

امام ابوشامہ اور محفل میلاد

شارح صحیح مسلم امام نووی کے شیخ امام ابوشامہ فرماتے ہیں۔

ہمارے دور کا نیا مگر بہترین کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کا جشن منانا ہے۔ جس میں اس مبارک موقع خوشی کی مناسبت سے صدقہ وخیرات، محافل کی زیبائش وآرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ اس مبارک محافل سے فقراء حسن سلوک، امتیوں کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت وعقیدت، اور اہل محفل کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت وعظمت کی مضبوطی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعلمین بھیجنے والے رب کریم جل وعلا کا شکر ادا کرنے کا جذبہ ہوتا ہے جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعلمین بنا کر بھیجا۔

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 123، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

سیرت النبویہ صفحہ 213، چشتی کتب خانہ فیصل آباد

محمد رضا مصری، محمد رسول اللہ صفحہ 32، تاج کمپنی لاہور

حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 378، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 392، دار الکتب العلمیہ بیروت ٔہدیۃ المہدی صفحہ 46، مطبوعہ دہلی

الباعث علی انکار البدع والحوادث صفحہ 23، دار الہدیٰ قاہرہ مصر

امام سخاوی اور محفل میلاد

محدث کبیر، عاشق رسول علامہ امام سخاوی لکھتے ہیں لیکن پہلے پڑھیئے۔

عظمت سخاوی: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن ارسلان کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے بیان کیا کہ ان کو نبی کریم علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع پیش کی گئی جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی۔

مولوی ذکریا کاندھلوی، فضائل درود شریف صفحہ 175، مطبوعہ انگلینڈ

عبد المجید صدیقی دیوبندی، سیرت النبی بعد از وصال نبی، جلد اول صفحہ 208، فیروزسنز لاہور

یہی امام سخاوی، مقبول بارگاہ رسالت فرماتے ہیں۔

میلاد شریف کا عمل تین صدیاں بعد شروع ہوا اور پھر دنیا کے تمام کناروں اور بڑے بڑے شہروں میں پھیل گیا۔ اہل اسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد شریف ہمیشہ سے مناتے آرہے ہیں۔ اور ربیع الاول کی تمام راتوں میں صدقات کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھتے ہیں اور میلاد شریف منانے کی برکتوں میں سے یہ ہے کہ ان سب پر اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے۔

المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 26 مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 324، زاویہ پبلشرز لاہور

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 123، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

تفسیر روح البیان جلد 9 صفحہ 68، مکتبۃ القدس کوئٹہ

سیرت النبویہ جلد اول صفحہ 213، چشتی کتب خانہ فیصل آباد

حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 378، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

محمد رضا مصری، محمد رسول اللہ صفحہ 33، تاج کمپنی لاہور

جواہر البحار جلد 2 صفحہ 309، دار الکتب العلمیہ

علامہ سیوطی اور محفل میلاد

فاضل اجل، عارف کامل، علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

کون علامہ سیوطی: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ہجری 850 اور سن وصال 911 ہے اولیاء اللہ میں بہت بڑے ولی گنے جاتے ہیں جو سوتے جاگتے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے آپ سے بالمشافہ گفتگو فرماتے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں معلوم کرتے تھے۔

شیخ سلیمان نے خواب دیکھا کہ جیسے میں امام شافعی کے دروازے پر بیٹھا ہوں کہ سفید لباس میں ملبوس لوگوں کی ایک جماعت آئی۔ ان کے سروں پر نور کے عمامے تھے۔ جب میرے پاس آئے تو معلوم ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو چوما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ ہمارے ساتھ روضہ کی طرف چلو۔ میں ساتھ ہولیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال الدین سیوطی کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت علامہ باہر آئے۔ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چومے۔ صحابہ کو سلام کیا اور ان سب کو اپنے گھر لے گئے۔ علامہ سیوطی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے جاتے تھے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ''شیخ السنۃ'' کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ علامہ سیوطی کو 70 مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 5 صفحہ 25026، فیروز سنز لاہور

طوافِ کعبہ

ایک دن علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم محمد بن علی سے فرمایا کہ اس وقت

مکہ مکرمہ نماز عصر پڑھیں گے بشرطیکہ میری زندگی میں یہ واقعہ کسی کو بیان نہ کرو۔ خادم نے وعدہ کرلیا تو فرمایا آنکھیں بند کرو۔ پھر خادم کا ہاتھ پکڑ کر کوئی 27 قدم دوڑے اور فرمایا آنکھیں کھول دو۔ خادم نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ وہ مکہ مکرمہ باب جنت المعلیٰ کے پاس تھے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور آب زم زم پیا۔ پھر شیخ نے فرمایا: چاہو تو میرے ساتھ چلو چاہو تو حاجیوں کے ساتھ آ جانا۔ میں نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ فرمایا دونوں آنکھیں بند کرو اور میرا ہاتھ پکڑ کر کوئی سات قدم چلے ہوں گے کہ فرمایا آنکھیں کھول دو۔ کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں سے ہم گئے تھے واپس پھر وہیں ہیں۔

حنیف گنگوہی دیوبندی، حالات مصنفین درس نظامی صفحہ 36، دارالاشاعت کراچی

سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 7 صفحہ 20، فیروز سنز لاہور

علامہ سیوطی نے اور کئی دوسرے لوگوں نے کئی بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور علیہ السلام نے آپ کو ''یا شیخ السنۃ'' اور ''یا شیخ الحدیث'' کہہ کر خطاب فرمایا۔

حنیف گنگوہی دیوبندی، حالات مصنفین درس نظامی صفحہ 37، دارالاشاعت کراچی

تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث سن کر فرما دیتے تھے کہ حدیث ہے یا نہیں۔ کسی نے پوچھا فرمایا میں حدیث سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر نظر کرتا ہوں اگر بشاش پاتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ حدیث ہے اگر منقبض دیکھتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ حدیث نہیں۔

افاضات الیومیہ جلد 7 صفحہ 126، مکتبہ اشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

یہی علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ محفل میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

میلاد پاک اصل میں ایسی محفل ہوتی ہے جس میں جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں جو روایات ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔ ولادت مبارکہ کے واقعات و معجزات پر مشتمل ہوں بیان ہوتے ہیں۔

اس کے بعد ان کی مہمان نوازی پسندیدہ کھانوں سے کی جاتی ہے، اور لوگ اس اچھے کام میں بغیر کسی اضافہ کے لوٹ جاتے ہیں۔

الحاوی للفتاویٰ صفحہ 199، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں۔

وَ يُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارًا لشكرِ لِمَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ السَّلام ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر اظہار تشکر کرنا مستحب ہے ہمارے لئے۔

انسان العیون المعروف سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 117، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

تفسیر روح البیان جلد 9 صفحہ 68، مکتبۃ القدس کوئٹہ، جواہر البحار جلد 2 صفحہ 309

زرقانی علی المواہب' جلد اوّل صفحہ 264 ' دار الکتب العلمیہ' بیروت

علامہ قسطلانی اور محفل میلاد

شارح بخاری، علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لا ذَالَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ يَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ ۔

ہمیشہ سے اہل اسلام حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل کا اہتمام کرتے آئے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں۔

وَ يَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لِيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَ يُظْهِرُنَ السُّرُوْرَ ۔

اور صدقات وخیرات کرتے ہیں اس مہینہ کی راتوں میں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

وَيَزِيْدُوْنَ فِی الْمُبَرَّاتِ وَيَفْتَنُوْنَ بِقِرَآءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ ۔

اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

وَيُظْهِرَ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ ۔

اور ان پر برکتیں اور فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے۔

مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 92 فرید بک سٹال لاہور

زرقانی علی المواہب جلد اول صفحہ 262، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1996ء
تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ 409، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2009ء
ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحہ 274، دار الاشاعت کراچی 2005ء
جواہر البحار جلد 3 صفحہ 393، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1998ء
حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 378، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ المعروف ابن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب ابولہب جیسا کافر جس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جس کی مذمت میں قرآن مجید کی پوری سورت نازل ہوئی۔

اس کے باوجود جب سوموار کا دن آتا ہے تو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اس کے عذاب میں کمی کردی جاتی ہے۔

پھر کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جس نے تمام عمر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے میں گزاری اور توحید کی حالت میں اسے موت آئی!

امام محمد بن یوسف صالحی، سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 328، زاویہ پبلشرز لاہور
علامہ احمد بن زینی دحلان، سیرت النبویہ صفحہ 218، چشتی کتب خانہ فیصل آباد
علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 383، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
علامہ جلال الدین سیوطی، الحاوی للفتاویٰ صفحہ 206، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ص 206

ملا علی قاری اور محفل میلاد

نامور حنفی محدث اور فقیہ، شرح الشفا اور مرقات المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کے مصنف ملا علی بن سلطان قاری ہروی جن کا سن وصال ہجری 1014 نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک گراں قدر اور لاجواب کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "المورد الروی فی مولد النبوی و نسبہ الطاھر" اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ امام ابن جماعہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

ابن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ زاد شرفہ میں تھے تو میلاد نبوی کے موقع پر کھانا تیار کر کے لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے کہ اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز

محفل میلاد کا اہتمام کرتا۔

المورالروی فی مولد النبوی صفحہ 34، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

محقق دہلوی اور محفل میلاد

عاشق رسول، فنافی الرسول، برکۃ المصطفیٰ فی الہند، حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں لیکن پہلے۔

تعارف شیخ

عبدالمجید صدیقی دیوبندی لکھتے ہیں:

بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں جن کو ہر روز دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے حضرات ''صاحب حضوری'' کہلاتے ہیں۔ انہی میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی تھے۔ آپ جب مدینہ منورہ تکمیل حدیث کر چکے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آ کر ارشاد فرمایا۔ تم ہندوستان جا کر علم حدیث کی اشاعت کرو تا کہ لوگ فیض یاب ہوں۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آشیانہ پاک کی حاضری کے بغیر میری زندگی کیسے کٹے گی؟ حکم ہوا پریشان مت ہو۔ رات کو مراقب ہو کر بیٹھا کرو ہمارے پاس پہنچ جایا کرو گے۔ تم کو ہر روز زیارت ہوا کرے گی۔ اس پر مطمئن ہو کر جب ہندوستان آنے لگے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاکساران ہند پر نظر عنایت رکھنا۔ اس کا حضرت شیخ پر بڑا اثر ہوا۔ چنانچہ جب ہندوستان تشریف لائے تو شیخ نے یہ اپنا معمول بنا لیا کہ جب سنتے کہ فلاں مقام پر کوئی با خدا درویش ہے تو اس کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس سے ملاقات کرتے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مشہور کتاب ''اخبار الاخیار فی اسرار الابرار'' ہے۔

سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد اول صفحہ 229، فیروز سنز لاہور

مفتی شفیع صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

مصنف کا نام ہی کتاب کے مستند ہونے کی دلیل ہے۔

مقدمہ اخبار الاخیار صفحہ 11، دار الاشاعت کراچی

مولوی رضی عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور تصنیف ''اخبار الاخیار'' پاک و ہند کے تین سو اولیائے کرام اور صوفیائے عظام، علماء اور مشائخ کا مستند ترین تذکرہ ہے۔ جس میں علماء و مشائخ کی زندگیوں کی دل آویز داستانیں بڑی تحقیق سے لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایک قابل قدر تاریخی و علمی شاہکار ہونے کے علاوہ حکمت و نصائح اور پاکیزہ تعلیمات کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ اخبار الاخیار حضرت شیخ کے تجر علمی اور وسعت مطالعہ کی بہترین آئینہ دار ہے آپ نے جو کچھ لکھا پوری تحقیق اور تنقید کے ساتھ لکھا۔

اخبار الاخیار صفحہ 9 عرض ناشر، دار الاشاعت کراچی

محترم قارئین! آپ نے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف علماء دیو بند کی قلم سے پڑھا۔ اب پڑھئے کہ شیخ صاحب کیا فرماتے ہیں۔

مناجات شیخ دہلوی

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جو تیرے دربار کے لائق ہو کیونکہ میرے تمام اعمال میں فساد نیت اور کمی عمل شریک ہے۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل تیری ذات پاک کی کرم نوازی کی وجہ سے بہت شاندار ہے۔ اور وہ ہے میلاد مبارک کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھنا اور نہایت ہی عاجزی و خاکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجتا رہا۔

اے اللہ! وہ کون سا محل و مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت اور کرم و رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ لازماً تیری بارگاہ میں مقبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔

اخبار الاخیار صفحہ 411، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 1997ء

عرض راقم: فقیر پر تقصیر بھی اس یقین کے ساتھ یہ چند سطور لکھ رہا ہے کہ اللہ کریم جل جلالہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے گا۔ اور حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم، سلطان الانبیاء، حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شان رحمت وکجپالی کا صدقہ اپنی جناب میں شرف قبولیت سے نوازیں گے اور مجھ گناہگار کی نجات کا سامان بن جائے گا۔ انشاء اللہ و رسولہ

علامہ اسماعیل حقی اور محفل میلاد

عظیم مفسر قرآن، عارف کامل، حضرت علامہ امام اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَمِنْ تَعْظِیْمِہٖ عَمَلَ الْمَوْلِدِ اِذَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ مُنْکَرٌ۔

اور میلاد شریف منانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے جبکہ خلاف شریعت کام نہ ہوں۔

تفسیر روح البیان جلد 9 صفحہ 68، مکتبۃ القدس کوئٹہ

جواہر البحار جلد 2 صفحہ 308، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

امام تقی الدین السبکی اور محفل میلاد

امام زمانہ، بحر العلوم، علامہ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ جن کی علمی جلالت کا شہرہ چار دانگ عالم ہے۔ آپ کے ہاں اس زمانہ کے کثیر علماء جمع ہوئے اور امام صرصری رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ قصیدہ پڑھا۔ جس کے دو اشعار کا ترجمہ نذر قارئین ہے۔

حضور علیہ السلام کی نعت شریف کے لئے چاندی کے ورق اور سونے کے پانی کو بھی استعمال کیا جائے تو وہ بھی کم ہے۔ اور دینی شرف والے بڑے بڑے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت کھڑے ہوں یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں تو یہ بھی کم ہے۔

اس دوران حضرت امام سبکی اور حاضرین تمام علماء کو اتنی لذت وسرور حاصل ہوا کہ

حاضرین کھڑے ہو گئے۔علامہ حقی فرماتے ہیں کہ

محفل میلاد میں علامہ سبکی کی اقتداء ہی کافی ہے۔

تفسیر روح البیان جلد 9 صفحہ 68، مکتبۃ القدس کوئٹہ

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 123، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

جواہر البحار جلد 2 صفحہ 309، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان' حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 385'

ضیاء القرآن پبلی کیشنز' لاہور

شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی اور محفل میلاد

شاہ ولی اللہ محدث کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

میں ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا۔ایک سال (بوجہ تنگی معیشت) شاندار کھانے کا اہتمام نہ کر سکا۔تو میں نے کچھ بھنے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں ہشاش بشاش تبسم فرماتے ہوئے۔

شاہ ولی اللہ، الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین حدیث نمبر 22 صفحہ 40، سنی دار الاشاعت فیصل آباد

شاہ ولی اللہ، انفاس العارفین صفحہ 118 فرید بک سٹال لاہور، سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد نمبر 4، ص 202

شاہ ولی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پاک و ہند کی مسلمہ شخصیت ہیں۔میلاد شریف کے اور میلاد پر لنگر شریف کے کتنے پابند تھے کہ ایک سال بعض وجوہات کی بنا پر اعلیٰ قسم کا وسیع کھانا نہ پکا سکے تو یہ نہیں کہا کہ چلو رہنے دو آئندہ سال سہی بلکہ جو توفیق ہوئی اسی کے مطابق بھنے ہوئے چنے تقسیم کر کے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کیا اور لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم نوازی فرما کر واضح کر دیا کہ اے

عبدالرحیم! یہاں تیری محبت کو ہم نے قبول فرمالیا ہے۔

شاہ ولی اللہ اور محفل میلاد

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے والد گرامی قدر اور دیگر عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحائے امت کی طرح محافل میلاد میں شریک ہوتے تھے۔ آپ مکہ شریف میں ایک محفل پاک میں شرکت تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

میں مکہ مکرمہ میں ایک ایسی محفل میلاد میں شریک ہوا جس میں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ باکمال ولازوال میں ہدیہ ودرودوسلام عرض کرر ہے تھے اور واقعات میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرر ہے تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر نور کی برسات شروع ہوگئی۔ اور یہ منظر میں نے جسمانی آنکھ سے دیکھا تھا یا روحانی سے۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سا معاملہ تھا۔ بہر حال میں نے غور کیا تو اس حقیقت کو جان گیا کہ یہ انوار ان فرشتوں کے ہیں جو ایسی محافل میں شریک ہوتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار کے ساتھ انوار رحمت کا نزول بھی ہورہا ہے۔

فیوض الحرمین صفحہ 27، مکتبہ رحیمیہ دیوبند، فیوض الحرمین صفحہ 115، دارالاشاعت کراچی

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 256، دارالاشاعت کراچی، القول الجلی صفحہ 163، مسلم کتابوی لاہور

مفتی عنایت احمد کاکوروی، تواریخ حبیب الہ صفحہ 18، قادری رضوی کتب خانہ لاہور

سیرت النبی بعداز وصال نبی جلد 4 صفحہ 201، فیروزسنز کراچی

زیارت موئے مبارک

حضرت اقدس (یعنی شاہ ولی) نے فرمایا کہ بارہویں ربیع الاول کو حسب دستور قدیم میں نے قرآن پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز (یعنی لنگر شریف) تقسیم کی۔ اور موئے مبارک کی زیارت کی۔ دوران تلاوت فرشتے حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک نے اس فقیر اور فقیر کے دوستوں کی طرف نگاہ کرم

فرمائی۔

القول الجلی فی ذکر آثار الولی صفحہ 182، مسلم کتابوی لاہور

اس ملفوظ سے صاف معلوم ہوا کہ خاص بارہ ربیع الاول کو شاہ ولی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ اور لنگر شریف کا اہتمام کرتے تھے۔اور شیرینی تقسیم کرتے تھے۔تاریخ کے مقرر کرنے سے کراہت تو در کنار، آپ کو برکات و انوار نظر آتے تھے۔ اور آپ حاضرین کے درجات بلند ہوتے دیکھتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور محفل میلاد

خاندان ولی اللہ کے آفتاب روشن، مسلمہ بین الفریقین، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

ماہ ربیع الاول شریف کی برکت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا امت کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ اور لنگر شریف کا نذرانہ پیش کیا جائے گا اتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کا نزول ہوگا۔

فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ 163، مطبع مجتبائی دہلی 1341ھ

علامہ طاہر گجراتی اور محفل میلاد

دسویں صدی کے عظیم محدث اور عالم دین علامہ طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں لیکن پہلے۔

تعارف علامہ گجراتی: اہلحدیث عالم دین مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جس شخص نے حدیث کی طرح ڈالی اور احیائے سنت مطہرہ اور رد بدعات کا بیڑا اٹھایا وہ شیخ طاہر گجراتی ہیں۔

شیخ مرحوم نے علم حدیث کی نہایت قابل قدر خدمت کی علم حدیث کی حل لغات میں۔

مجمع البحار الانوار، جو نہایت مشہور کتاب ہے مفید و قابل قدر یادگار چھوڑی جو تین جلدوں میں ہندوستان میں کئی بار چھپ چکی ہے۔

ملخصا از تاریخ اہلحدیث صفحہ 272-271، مکتبۃ الرحمٰن سلفیہ سرگودھا

کون علامہ گجراتی؟ شیخ علی متقی ہندی صاحب کنز العمال رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ حضور علیہ السلام کی مجلس سے مستفید ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر صحیح طور پر چلنے والا کون ہے؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شیخ علی متقی، پھر مولانا طاہر گجراتی، پھر عبدالوہاب (مرشد شیخ عبدالحق) سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 2 صفحہ 202، فیروز سنز لاہور

محدث گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کیا گیا چھ شوال ہجری 986 کو جب کہ نماز ادا کر رہے تھے اور وہ بھی تہجد کی۔

شیخ طاؤ جو بڑے فاضل اور مفسر تھے انہوں نے خواب دیکھا کہ مخدوم خواجہ یحییٰ جو سارنگ پور کے اولیاء میں سے تھے اور اسی شہر میں مدفون ہیں۔ یہ بزرگ حضرت طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر فاتحہ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے سنا ہے کہ جو مسلمان شیخ طاہر کے جنازہ کے ساتھ چلے گا وہ بھی بخش دیا جائے گا۔ اس لئے دستور ہو گیا کہ حضرت شیخ طاہر کے مریدوں یا شاگردوں کی اولاد سے جو کوئی وفات پاتا ہے۔ تو اس کے جنازہ کے پیچھے چالیس قدم ضرور چلتا ہے اپنی مغفرت کے خیال سے۔ اور دور و نزدیک کے لوگ بڑی رغبت سے جنازہ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں۔

سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد دوم صفحہ 216، فیروز سنز کراچی

محترم قارئین! آپ نے اہلحدیث اور دیوبندی ہر دو علماء کی زبانی علامہ طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی کتاب مجمع البحار انوار کا تعارف پڑھا۔ اب پڑھئے کہ حضرت العلام لکھتے کیا ہیں۔

مَنبَعُ الْاَنْوَارِ وَالرَّحْمَةِ شَهْرِ رَبِیعُ الْاَوَّلِ وَاِنَّهٗ شَهْرٌ اُمِرْنَا بِاِظْهَارِ الْحُبُوْرِ فِیْهِ کُلِّ عَامٍ ۔

ربیع اول مرکز انوار اور مظہر رحمت ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار خوشی کا حکم دیا گیا ہے۔

علامہ طاہر پٹنی گجراتی ، مجمع البحار الانوار جلد 5 صفحہ 307 ،مکتبۃ دارالایمان مدینہ شریف

شاہ احمد سعید مجددی اور محفل میلاد

ولی کامل حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا سن وصال 18 ستمبر 1860ء ہے اور شہر شفاعت نگر مدینہ منورہ زاد شرفہ کے قبرستان جنت البقیع شریف میں دفن ہیں۔آپ لکھتے ہیں کہ۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل پوچھنے والے اے عالمو!

یادرکھو! میلاد شریف کی محفل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال شان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث، ولادت باسعادت، معراج شریف، معجزات اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے۔لہٰذا تمہارے انکار کی ضد کے سوا کوئی وجہ نہیں۔اگر تم مسلمان ہو اور محبوب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سننے کا تمہیں شوق ہے تو ہمارے پاس آؤ اور سنو تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ ہمارا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے۔

اثبات المولد والقیام صفحہ 21 ،ادارہ ضیاء السنۃ ملتان

علامہ کاکوروی اور محفل میلاد

علم الصیغہ، علم الفرائض، نقشہ مواقع النجوم، معجزات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ایسی لاجواب تصانیف کے مصنف، نامور عالم دین، حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ جن کا وصال ہوا ہجری 1279 میں۔آپ لکھتے ہیں کہ۔

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں یہ رواج ہے کہ ربیع الاول میں محفل میلاد

پاک منعقد کی جاتی ہے جس میں ولادت کا بیان اور کثرت سے درود شریف کا ورد ہوتا ہے۔اور بطور دعوت شیرینی بھی تقسیم ہوتی ہے۔ یہ عمل باعث خیر و برکت اور رسول عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادتی محبت کا سبب ہے۔مزید لکھتے ہیں کہ

مسلمانوں کو چاہیے کہ بتقاضائے محبت رسول محفل میلاد منعقد کیا کریں اور اس میں شریک ہوں۔مگر شرط یہ ہے کہ خلوص نیت سے کریں اس میں ریا کاری اور نمائش کا کوئی دخل نہ ہو۔ نیز اس میں صحیح اور معتبر روایات ہی بیان کی جائیں۔ اکثر لوگ اس میں شعر خوانی پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ یا غیر معتبر روایات بیان کرتے ہیں۔ یہ عمل اچھا نہیں۔اور علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس میں وفات شریف کا ذکر نہ کیا جائے اس لئے کہ یہ محفل میلاد شریف خوشی میں منعقد ہوتی ہے اس میں غم جانکاہ کا بیان نازیبا ہے۔حرمین شریفین میں اس موقع سے ذکر وفات کی عادت بالکل نہیں۔

تواریخ حبیب الہٰ یعنی سیرت سید المرسلین صفحہ 18-17، قادری رضوی کتب خانہ لاہور پاکستان

محفل میلاد اور شیخ عبدالوہاب متقی

علامہ طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف میں عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آیا۔تو آیئے چلتے ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کامل حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ''کنز العمال'' کے محبوب خلیفہ حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں محفل میلاد کے بارے میں۔

برکت المصطفیٰ فی الہند حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ سال میں چار مرتبہ عرس کیا کرتے تھے بہت سے لوگ جمع ہوتے اور کھانا کھاتے۔ 1- حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد، 2- حضرت غوث پاک کا عرس، 3- حضرت متقی (صاحب کنز العمال) اور اپنے والد ماجد کا عرس کرتے۔

زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین صفحہ 125، الرحیم اکیڈمی کراچی 1998ء

نوٹ: اس کتاب کا ترجمہ اور تشریح کرنے والے ہیں ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی فاضل دارالعلوم دیوبند۔

محفل میلاد اور سید احمد عابدین دمشقی

خاتمۃ المحققین سید محمد عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ صاحب، ردالمحتار المعروف فتاویٰ کے بھتیجے اور علامہ سید ابوالخیر آفندی عابدین رحمۃ اللہ جو کہ ملک شام کے حنفی علماء کے سردار تھے ان کے والد محترم، علامہ سید احمد عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ:

الحمدللہ! ہر دور میں مسلمانوں کا اک ایسا گروہ ضرور رہا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن نہایت اہتمام وشان سے مناتا رہا ہے حتیٰ کہ اس بابرکت عمل میں انہوں نے وسعت دے کر صرف بارہ ربیع الاول تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ سال بھر ایسی محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہے۔ اچھے اچھے کھانے پکائے اور کھلائے جاتے ہیں۔ ان راتوں میں صدقات وخیرات کئے جاتے ہیں۔ اس کے ذریعے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس عمل کی وجہ سے اللہ کریم کی برکتیں ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 393، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

محفل میلاد اور علامہ ملتانی

نبراس شرح العقائد النسفیہ کے شارح برخوردار ملتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بارہویں شب کو اہلسنّت میلاد اس طرح کرتے ہیں کہ پاک اور صاف مقام پر جمع ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی عالم باعمل فضائل ومناقب بیان کرتا ہے، ذکر ولادت باسعادت وحلیہ وصفات جلیلہ اور معجزات بابرکات کا ذکر بھی ہوتا ہے، بعض خوش نعت بھی پڑھتے ہیں، اختتام محفل پر لنگر بھی تقسیم کرتے ہیں، ذکر ولادت کے وقت قیام بھی کرتے ہیں، اگر یہ محفل رات کو ہو تو روشنی کا انتظام بھی کرتے ہیں، لیکن ذکر میلاد کے علاوہ کوئی چیز محفل کا لازمی حصہ نہیں سمجھی جاتی، اہلسنّت جس طرح اس محفل بارہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اسی

طرح دوسری تاریخوں اور مہینوں میں بھی کرتے ہیں۔ اور سب کا ثواب برابر سمجھتے ہیں، حفاظ محدثین محفل میلاد کے جواز کے قائل ہیں۔ احادیث صحیحہ سے اس کو ثابت کیا ہے۔ فرقۂ وہابیہ کو جواز مجلس میلاد کے انکار پر سخت اصرار ہے۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مجلس میلاد باعث خیر و برکت ہے اس سے مصیبتیں اور آفتیں دور ہوتی ہیں۔ اور جو لوگ انکار کرتے ہیں ان کا نتیجہ بھی برا ہی ہوتا ہے۔

غوث اعظم صفحہ 9، صابریہ کتب خانہ ملتان 1915ء

محفل میلاد اور شاہ مظہر اللہ دہلوی

مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا سن وصال ہے ہجری 1386 آپ لکھتے ہیں کہ میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں، ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیل شرعی چاہیے۔ منع کرنے والوں کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابہ کرام نے کبھی اس طریقہ سے میلاد خوانی نہیں کی اور نہ جلوس نکالا۔ یہ ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی۔ کسی جائز کام کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔

فتاویٰ مظہری، صفحہ 436-435، مدینہ پبلشنگ کراچی

سلطان الاولیاء، فاتح قادیانیت ونجدیت و رافضیت، تاجدار گولڑہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ چشتی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا سن وصال ہے 1937ء آپ فرماتے ہیں اور بہت خوب فرماتے ہیں۔

مسلمانوں کے لئے میلاد شریف کی خوشی منانا جائز ہے۔

فتاویٰ مہریہ صفحہ 13، کتب خانہ درگاہ غوثیہ گولڑہ شریف 2010ء

خیال رہے کہ مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی نے تاجدار گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ کو ”غوث وقت“ لکھا ہے۔

تاریخ دستاویز صفحہ 113

سنی بھائیو! آپ خود غور فرماؤ کہ غوث وقت فرمائے کہ میلاد شریف کی خوشی منانا جائز ہے مسلمانوں کے لئے اور آج کا ابن الوقت کہے میلاد منانے سے بندہ بدعتی اور جہنمی ہو جاتا ہے تو کیا غوث وقت کی بات مانی جائے گی یا آج کے ابن الوقت کی۔

قادیانیوں کی باری آئے تو قبلہ پیر صاحب کا قول معتبر ہو جائے اور میلاد شریف پر غیر معتبر؟

محترم احباب اہلسنّت! ہم نے آپ کے سامنے بیس جید علماء اعلام و مقتدیان امت کے اقوال پیش کئے ہیں اور ایسے علماء کے جن میں ہر کوئی اپنے وقت کا عالم ربانی ہے اور ان کی علمی جلالت دنیا نے مانی ہے۔ اگر پھر بھی کوئی اعتراض کرے یا نہ مانے تو اس کی نادانی ہے۔ ایک مرتبہ پھر ان علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی نام نذر قارئین کئے جاتے ہیں۔

علامہ ابن جوزی متوفی 597ھ، امام ابو شامہ متوفی 665ھ، امام تقی الدین سبکی متوفی 756ھ، علامہ ابن ناصر الدین دمشقی متوفی 842ھ، امام سخاوی متوفی 902ھ، امام جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ، امام قسطلانی 923ھ، ملا علی قاری متوفی 1014ھ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی 1052ھ، شاہ عبدالرحیم دہلوی متوفی 1131ھ، علامہ اسماعیل حقی متوفی 1137ھ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1174ھ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی 1239ھ، شاہ احمد سعید مجددی دہلوی متوفی 1277ھ، مفتی عنایت احمد کاکوروی متوفی 1279ھ، مفتی مظہر اللہ دہلوی متوفی 1386ھ، علامہ طاہر گجراتی متوفی 986ھ، شیخ عبدالوہاب متقی، علامہ سید احمد عابدین شامی، علامہ برخوردار ملتانی حضور تاجدار گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1937ء۔

مندرجہ بالا اکیس علماء کرام کے اقوال ہم نے درج کئے ہیں۔ جن سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ پورے عالم اسلام، بلاد عرب، مصر، شام، یمن، حرمین شریفین میں بھی محافل میلاد منعقد ہوتی ہیں۔ اگر بقول معترضین اس کو بدعت کہا جائے تو نتیجہ یہ

نکلے گا کہ پورے کا پورا عالم اسلام ہی بدعتی اور گمراہ اور دوزخی قرار پائے گا مع حرمین شریفین۔

اے مفتیان کرام! کون آپ کے فتاویٰ جات کی مشین سے بچ کر نکل پائے گا؟ کون ہے جو جنت کی راہ پر چل جائے گا۔ اور اگر مندرجہ بالا علماء ربانیین بھی بدعتی ہیں تو پھر سنی کون؟

آپ کی کرمی نوازی سے سارا عالم اسلام تو گمراہ قرار پائے گا۔

ایسے ہی مفتیان کرام کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے کہ

پہلے مفتی تھے مسائل کے بتانے والے
اب کے مفتی ہیں مفت کی کھانے والے

معترضین کے دور حاضر کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ

علماء امت کا تعامل بھی اک شے ہے اور اس سے بھی صرف نظر نہیں کی جاسکتی اور ایسے فروعی مسائل میں دلائل قطعیہ کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ فی الجملہ دلائل درکار ہوتے ہیں وہ سب موجود ہیں۔

سماع الموتی صفحہ 242، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ

ہم بھی مخالفین و معترضین محفل ذکر میلاد سے یہی بات عرض کرتے ہیں کہ علماء امت کا تعامل بھی اک شے ہے اس سے بھی صرف نظر نہیں کی جاسکتی۔ اتنے کثیر علماء امت نے جب میلاد شریف کی محافل کو مستحب لکھا جواز پر احادیث سے استخراج واستدلال کیا ہے۔

امید ہے کہ مخالفین سرفراز صاحب کی بات مان کر مندرجہ بالا علماء امت کے اقوال پڑھ کر محفل میلاد کو روکنے کے لئے جو روپیہ خرچ کرتے ہیں کتابوں پر وہ غریبوں میں تقسیم ضرور کریں گے۔ مندرجہ بالا اکیس علماء کرام کا محفل ذکر میلاد کو مستحب کہنا ہمارے لئے کافی ہے۔

دلیل نمبر 22: محفل میلاد اور علماء دیو بند

اکابر علماء دیو بند، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، خلیل انبیٹھوی و دیگر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو دیو بندی حضرات کے ''رحمۃ للعلمین'' ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

جب حاجی صاحب کا وصال ہوا تو اکثر لوگوں کو یہی کہتے سنا کہ ہائے رحمۃ للعالمین، واقعی حضرت کی شان رحمت ہی رحمت تھی۔

قصص الاکابر صفحہ 77، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان 1427ھ

اب دیکھیں کہ رحمت للعالمین کیا فرماتے ہیں۔

محفل میلاد اور مکی صاحب

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب لکھتے ہیں کہ

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

کلیات امدادیہ صفحہ 80، دارالاشاعت کراچی

حاجی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب جواز کی صورت موجود ہے پھر ایسا تشدد کیوں کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

شمائم امدادیہ صفحہ 47، مدنی کتب خانہ ملتان، امداد المشتاق صفحہ 58، اسلامی کتب خانہ لاہور

حاجی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اس قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے

حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے کچھ نہیں کہتا مجھ کو ایک کیفیت قیام حاصل ہوتی ہے۔

شمائم امدادیہ صفحہ 47، مدنی کتب خانہ ملتان

محترم حضرات! حاجی صاحب کی تحریر سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

1- حاجی صاحب محفل میلاد میں شریک ہوتے ہیں

2- بلکہ برکتوں کا ذریعہ سمجھ کر محفل میلاد سجاتے بھی ہیں

3- حاجی صاحب کو قیام میں ایک خاص کیفیت اور لطف ولذت حاصل ہوتی ہے

4- محفل میلاد حرمین شریفین میں بھی ہوتی ہے

5- علماء محفل میلاد شریف کے جواز کے بھی قائل ہیں

6- دیوبندی حضرات محفل میلاد کے بارے بہت جھگڑا کرتے ہیں

7- اگر نبی کریم علیہ السلام چاہیں تو محفل میلاد میں تشریف بھی لا سکتے ہیں۔

حاجی صاحب مزید فرماتے ہیں۔

رہا یہ عقیدہ کہ حضور پرنور مجلس مولد میں رونق افروز ہوتے ہیں، تو اس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے۔ یہ بات عقلاً نقلاً ممکن ہے بلکہ بعض مقامات پر واقع بھی ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے علم ہوا، آپ کئی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے؟ تو یہ شبہ بہت کمزور ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی علم وروحانیت کی وسعت کے آگے جو صحیح روایات سے اور اہل کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے۔ علاوہ اس کے اللہ کی قدرت محل کلام نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جاویں۔ بہر حال ہر طرح یہ امر ممکن ہے۔

کلیات امدادیہ صفحہ 79، دارالاشاعت کراچی

فیصلۂ ہفت مسئلہ صفحہ 7، ادارہ اسلامیہ کمالیہ پاکستان

معلوم ہوا کہ حاجی صاحب کا عقیدہ تھا کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں اگر چاہیں تو تشریف لے آتے ہیں اور اس پر ہونے والے اعتراض کا

جواب بھی حاجی صاحب نے دے دیا۔ جولوگ محفل میلاد شریف کو بدعت سیۂ اور خلاف شرع اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں ان کو کم سے کم اپنے پیر و مرشد اور رحمت للعالمین کا ہی احترام کرنا چاہیے اوران کا لحاظ کرتے ہوئے اس رویہ سے گریز کرنا چاہیے۔

اعتراض: دیوبندی حضرات کہتے ہیں کہ فیصلہ ہفت مسئلہ حاجی صاحب کی کتاب ہی نہیں۔

جواب نمبر 1: کلیات امدادیہ جس میں حاجی صاحب کی تصانیف ہیں اس میں فیصلہ ہفت مسئلہ بھی شامل ہے۔

جواب نمبر 2: تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ حاجی صاحب کی تصنیف ہے۔

اشرف السوانح جلد 3 صفحہ 355، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

جواب نمبر 3: گنگوہی صاحب لکھتے ہیں کہ حاجی صاحب کو فیصلہ ہفت مسئلہ سنایا گیا تو انہوں نے اصل مطلب دیکھ کر اباحت کی تصحیح کر دی اور اس کے بیان کردہ مسائل بھی صحیح ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 159-158، دارالاشاعت کراچی 2003ء

معلوم ہوا کہ ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں جو کچھ لکھا ہے وہی حاجی صاحب کا مشرب و مسلک ہے، اور ویسے بھی کتاب کا انکار سے بہتر ہے کہ محفل ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی تسلیم کر لیا جائے تا کہ امت مسلمہ کو اس ایک اختلاف سے تو نجات ملے۔ مخلصانہ مشورہ ہے اللہ کریم عمل کی توفیق فرمائے۔

تقریظ علی الدر المنظم: حضرت علامہ شیخ الدلائل عبدالحق الہٰ آبادی کی تصنیف ''الدر المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم'' جو کہ حاجی صاحب کے ارشاد کے مطابق لکھ گئی۔ اس پر تقریظ لکھتے ہوئے حاجی صاحب لکھتے ہیں کہ۔

جو کچھ رسالہ میں تحریر کیا ہے وہ عین صواب ہے فقیر کا یہی اعتقاد ہے اکثر مشائخ عظام کو اسی عقیدہ پر پایا۔

الدر المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم صفحہ 146، سن طباعت 1307ھ شرقپور شریف

محفل میلاد اور گنگوہی صاحب

مخالفین کے قطب ربانی، یوسف ثانی، بانی اسلام کے ثانی جیسا کہ مرثیہ میں ہے۔ شائد اپنی زندگی کی آخری تحریر میں لکھتے ہیں کہ۔

اس لئے اپنا قول یہ ہے کہ ہمارے لئے تو اگر مولود شریف اگر کریں تو جائز بلکہ مستحب ہے۔

باقیات فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 578، دار الکتاب لاہور 2012ء

اگر جناب کے لئے کریں تو جائز کیا مستحب ہوگا اور اگر کوئی اللہ کریم اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے کرے تو پھر تو وہی فتویٰ ہو جو پہلے چل رہا ہے۔

محفل میلاد اور قاسم نانوتوی

تھانوی صاحب، مناظر حسین گیلانی، شفیع دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

ایک صاحب نے میرٹھ میں مولانا سے دریافت کیا کہ مولوی عبد السمیع صاحب تو مولود شریف کرتے ہیں۔ آپ کیوں نہیں کرتے؟

نانوتوی صاحب نے فرمایا۔ انہیں حضور علیہ السلام سے محبت زیادہ معلوم ہوتی ہے مجھے بھی اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔

قصص الاکابر صفحہ 75، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، مجالس حکیم الامت صفحہ 110، دار الاشاعت کراچی

سوانح قاسمی جلد اول صفحہ 471، مکتبہ رحمانیہ لاہور

نہ اچھا نہ برا: مولانا قاسم سے مولود کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بھائی نہ اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔

مواعظ میلاد النبی صفحہ 221، مکتبہ اشرفیہ لاہور

ارواح ثلاثہ صفحہ 256، حکایت 276، مکتبہ رحمانیہ لاہور

نانوتوی صاحب کی اس عبارت نے واضح کر دیا کہ وہ محفل میلاد شریف کے جواز کے قائل تھے۔صرف قائل ہی نہیں بلکہ محافل میں جاتے بھی تھے۔ ملاحظہ ہو

مولانا نانوتوی کے داماد مولوی عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ

مولانا قاسم نانوتوی کی زبانی کئی مرتبہ سنا گیا کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر وبرکت ہے اور خاص مولانا بھی بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے۔

تقریظ علی الدر المنظم صفحہ 155، مطبوعہ شرقپور شریف 1307ھ

محفل میلاد اور مدرس اعلیٰ دیوبند

مولوی عبداللہ صاحب داماد نانوتوی لکھتے ہیں کہ

زبدۃ الفضلاء استاذ العلماء مولانا مولوی یعقوب صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند، خاص دیوبند بارہا محفل میلاد میں شریک ہوئے اور قیام بھی کیا۔

الدر المنظم صفحہ 155، مطبوعہ شرقپور شریف 1307ھ

محفل میلاد اور مہتمم دار العلوم دیوبند

مولوی عبداللہ صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

حاجی سید عابد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند خاص مولانا ممدوح (یعنی مولوی یعقوب) سے خاص اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف بطریق وعظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم کی۔

الدر المنظم صفحہ 155

محفل میلاد اور حسین احمد مدنی

حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایسی محافل جہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو عطر گلاب لگا کر بیٹھنا افضل ہے۔

سیرت النبی بعد از وصال جلد 4 صفحہ 119

محفل میلاد اور تھانوی صاحب

تھانوی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

ذکر ولادت نبوی شریف بھی مثل دیگر اذکار خیر کے ثواب اور افضل ہے اگر بدعات سے خالی ہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔

امداد الفتاویٰ جلد 5 صفحہ 230، مکتبہ سید احمد شہید لاہور

مفتی شفیع دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: کہ تھانوی صاحب نے محفل میلاد کے بارے فرمایا کہ پہلے میرا خیال یہ تھا کہ اس محفل کا اصل کام ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو سب کے نزدیک خیر وسعادت اور مستحب ہی ہے۔ البتہ اس میں جو منکرات اور غلط رسمیں شامل کردی گئی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیے اصل امر محفل مستحب کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ اور یہ دراصل ہمارے حضرت جی حاجی صاحب کا مسلک تھا۔ حضرت کی غایت شفقت وعنایت اور محبت کے سبب میرا بھی یہی ذوق تھا اور یہی عام طور پر صوفیاء مسلک ہے حضرت مولانا رومی بھی اسی کے قائل ہیں۔

مجالس حکیم الامت صفحہ 136، دارالاشاعت کراچی

لیکن بعد میں تھانوی صاحب نے اپنا نظریہ تبدیل کرلیا۔ اور بقول ان کے اپنے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب حضرات صوفیاء کرام، اور حضرت مولانا روم کا مؤقف ان پر غلط نظر آیا۔ تھانوی صاحب کی اس تبدیلی پر تبصرہ کرتے ہوئے زید ابوالحسن فاروقی لکھتے ہیں کہ

دیوبند کے مولوی اشرف علی تھانوی کانپور میں مدرس ہوئے تو سالہا سال تک محفل مبارک میلاد شریف منعقد کرتے رہے۔ قیام بھی کرتے تھے۔ بعد میں ان کو اس کار خیر میں خرابی نظر آنے لگی تھی۔ اب ان کو چاہیے تھا کہ وہ صرف اس خرابی کو رفع کرتے اور میلاد شریف کی صحیح محفل منعقد کر کے عوام کے سامنے پیش کرتے۔ لیکن انہوں نے کیا کہا یہ سب کو معلوم ہے۔

زید ابوالحسن فاروقی بزم خیر صفحہ 132، مطبوعہ دہلی

محفل میلا د اور عبدالحئی لکھنوی

سوال: ربیع الاول یا کسی اور مہینہ میں میلا د شریف کی محفل کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جناب خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بڑے فرحت اور سرور کا باعث ہے۔ اور یہ فرحت و سرور موقع محل کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر مومن کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ پس اگر ولادت یا غزوات یا معجزات وغیرہ کا ذکر بطرز وعظ و درس بے بلائے لوگوں کے بغیر صورت محفل کے کیا جاوے تو ہزاروں برکتوں کا سبب ہوگا۔ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان انہی کے ذکروں سے مورد انوار الٰہی بناتے تھے۔

مجموعۃ الفتاوئ جلددوم صفحہ 344، میر محمد کتب خانہ کراچی

محفل میلا د اور عبدالحئی عارفی

عارفی صاحب جو کہ اشرف علی تھانوی صاحب کے خلیفہ ہیں فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست ڈاکٹر صاحب نے مجھے میلاد کے لئے بلایا۔ وقت نو بجے کا تھا۔ میں آٹھ بجے پہنچ گیا۔ وہاں لوگ انتظامات میں لگے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ وقت نو بجے کا تھا تم آٹھ بجے کیسے آگئے۔ میں نے کہا مجھے کچھ کام تھا سوچا کہ پہلے ہی ہو آؤں۔ محفل میلاد کی برکت میں تو شریک ہو ہی گیا۔

ماہنامہ البلاغ جولائی 2005، عارفی نمبر صفحہ 351، مکتبہ دار العلوم کراچی

ڈاکٹر عبدالحئی عارفی صاحب کا بیان جو مفتی تقی عثمانی صاحب نے البلاغ میں درج کیا، اس سے معلوم ہوا کہ جہاں محفل میلاد ہوتی ہے تو وہاں محفل کے شروع ہونے سے پہلے ہی برکتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ

محفل میلا د اور مولوی عین القضاۃ اور سید عبدالحئی و سید ابوالحسن علی ندوی و انوار الحق قاسمی

مولانا عین القضاۃ سال میں دو مرتبہ امیروں کی طرح کھانے کھلاتے۔ اور مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے بہت بڑے ولیمہ کا انتظام کرتے۔ اس میں ہر آنے

جانے والے کو اسی شہر کا ہو یا باہر سے آنے والا ہو سب کو اس میں شرکت کی اجازت ہوتی اس میں خصی کئے ہوئے بکرے، اونٹ، بھیڑ دو سو ذبح کئے جاتے۔

نزہۃ الخواطر ترجمہ بنام چودھویں صدی کے علماء برصغیر جلد 8 صفحہ 434، دار الاشاعت کراچی

محفل میلاد اور مفتی عبد الرحیم دیو بندی

مفتی عبد الرحیم لاجپوری دیو بندی لکھتے ہیں کہ

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا ذکر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک، لباس، نعلین شریف، اور آپ کی نشست و برخواست، سونا جاگنا، وغیرہ کا حال بیان کرنا اور سننا مستحب اور نزول رحمت و برکت کا موجب ہے۔ بلکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ جس چیز کو بھی تھوڑی بہت مناسبت ہو جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین کی خاک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول و براز، بلکہ آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب و پسینہ کا ذکر بھی ثواب سے خالی نہیں۔ جبکہ احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے ثابت ہو اور طریقہ ذکر بھی سنت کے مطابق ہو۔

فتاوی رحیمیہ جلد دوم صفحہ 72، دار الاشاعت کراچی 2003ء

محفل میلاد اور علماء دیو بند کا متفقہ فیصلہ

سوال نمبر اکیس کا جواب دیتے ہوتے مولوی خلیل سہارنپوری لکھتے ہیں کہ کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا ذکر، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے غبار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز، نشست و برخواست اور بیداری خواب کا تذکرہ ہو۔

المہند علی المفند صفحہ 61-60، نفیس منزل لاہور

قارئین! یہ بات یادرکھیں کہ المہند علی المفند دیوبندی حضرات کی عقائد متفقہ کتاب ہے۔اوراس کا دوسرانام عقائد علماء دیوبند ہے۔

محفل میلا داوردارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم حاجی سید عابد حسین جو کہ دارالعلوم کے بانی ہیں۔ جب انہوں نے دارالعلوم دیوبند بنالیا تو ہجری 1286 میں ان کوخواب میں سرکارمدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، سرکار نے فرمایا! حاجی صاحب! مدرسہ تو بنالیا لیکن مسجد نہیں بنائی۔ یہاں ایک مسجد بھی بناؤ۔حاجی صاحب صبح اٹھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مدرسہ میں جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا وہیں مسجد بنائی۔ پھر ہر جمعہ کو بعد از نماز مغرب اسی مسجد میں میلا دشریف ہوا کرتا تھا جس میں بہت زیادہ روپیہ خرچ ہوتا۔جب تک حاجی صاحب زندہ رہے میلا دکرتے رہے۔

عبدالمجید صدیقی دیوبندی، سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 2، صفحہ 181، فیروزسنز لاہور

جی محترم قارئین! ہم نے حقائق آپ کے سامنے کھول کے رکھ دیئے ہیں آگے فیصلہ آپ پہ رہا کہ فرقہ واریت کو ہوا دینے والا کون ہے اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا دینے والا کون ہے۔

اوراس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ پابندیاں بعد کی ہیں، پہلے یہ سب جائز تھا، اونٹ، بکرے، بھیڑ ذبح کرنا، بہت سارو پیہ خرچ کرنا، ہر جمعہ کو کرنا وغیرہ، لیکن اب نہ جانے کیوں ناجائز ہوگیا ہے، یہ تمام حقائق وتصریحات دیکھ کر آدمی سوچنے لگ جاتا ہے کہ ان مخالفین کی کون سی کل سیدھی ہے، کسی کے نزدیک تو میلا دشریف کا انعقاد جائز اور کسی کے نزدیک حرام وبدعت ضلالت۔ بقول شاعر۔

خوب پردہ ہے چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں

اب حاضر ہوتے ہیں اہلحدیث حضرات کی خدمت میں کہ وہ کیا ارشادفرماتے

ہیں۔

محفل میلاد اور صدیق حسن بھوپالی

غیر مقلدین کے سرکردہ اور نامور عالم دین نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب لکھتے ہیں کہ

اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر ہفتہ یا ہر ماہ میں التزام کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر وعظ سیرت وولادت ووفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کریں، پھر ایام ربیع الاول کو بھی نہ چھوڑیں اور ان روایات واخبار آثار کو پڑھیں جو صحیح طور پر نہایت ہیں۔

الشمامة العنبریه من مولد خیر البریة صفحہ 5، فاران اکیڈمی لاہور

نواب صاحب مزید لکھتے ہیں کہ۔

جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول نعمت پر نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

الشمامة العنبریه من مولد الخیر البریة صفحہ 12، فاران اکیڈمی لاہور

محفل میلاد اور علامہ وحید الزمان

اہلحدیث حضرات کے مترجم صحاح ستہ علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں کہ

ہمارے نبی کریم علیہ السلام کے جشن ولادت کے اظہار کے لئے محفل میلاد قائم کرنے میں اختلاف ہے اگر بدعات وحرمات سے خالی ہو تو جائز ہے جیسا کہ ابن جوزی، ابن حجر، سخاوی، سیوطی اور قسطلانی، ابوشامہ نے بیان کیا اور اس کے اصل انہوں نے پیر اور عاشوراء کے روزے رکھنے والی حدیثوں سے نقل فرمائی۔

وَقَدِ اسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنِ حَجَرٍ وَالسُّيُوطِي اَصْلاً مِّنَ الْحَدِيْث ۔

اور حافظ ابن عسقلانی، اور علامہ سیوطی نے اس کی اصل حدیث سے نکالی ہے۔

هدیۃ المھدی صفحہ 46، مطبوعہ دہلی

اور یہ بھی یاد رہے کہ وحید الزماں صاحب نے حافظ ابن حجر عسقلانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرار دیا ہے جیسا کہ گزشتہ اوراق میں ہم لکھ آئے ہیں ملاحظہ ہو۔

تیسیر الباری جلد 7 صفحہ 181، تاج کمپنی لاہور

جسے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ کہا جا رہا ہے وہ تو حدیث بخاری سے محفل میلاد پر استدلال کریں اور جو آج علامہ عسقلانی کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے وہ انکار کریں۔ فیا للعجب۔

وحید الزماں حیدر آبادی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کا کرسمس ڈے منایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد بھی منایا جاتا ہے۔

وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْکُفَّارْ ۔

اور ہم کافروں کی نسبت زیادہ حق دار ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام کا یوم منائیں۔

ہدیۃ المہدی صفحہ 46، مطبوعہ میو پریس دہلی

عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے ذرا غور کریں کہ حیدر آبادی صاحب لکھ رہے ہیں کہ ہمیں تمام انبیاء کرام کا یوم ولادت منانا چاہیے۔

اور معترضین کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

علماء کے درمیان جو مختلف فیہ امور (یعنی کاموں میں اختلاف) ہیں ان کا انکار جائز نہیں جیسا کہ دعا میں فوت شدگان سے توسل، مزارات پر جا کر دعا مانگنا، فاتحہ متروجہ اور محفل میلاد وغیرہ۔

ہدیۃ المہدی صفحہ 118، مطبوعہ دہلی

محترم سنی بھائیو! ان مندرجہ بالا تمام حقائق وتصریحات وتحقیقات کی موجودگی میں محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ایک بہت بڑا المیہ ہے اور یا پھر کبوتر کی طرح یہ

لوگ ان حقائق کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ آج کے نام نہاد محققین و دانشور نوجوان نسل کو یہ کہہ کر گمراہ کر رہے ہیں کہ انعقاد بزم میلاد کی کوئی اصل و دلیل و ثبوت و جواز نہیں ہے اور یہ ایک بدعت ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر ان کی یہ بات مان لی جائے عالم اسلام اور تاریخ اسلامی کی نامور شخصیات اور مخالفین و نام نہاد محققین کے بزرگ بھی بدعتی قرار پائیں گے اور خیر سے پورے عالم اسلام میں کوئی بھی جناب والا کے بدعت کے فتوے سے نکل نہیں پائے گا۔ اور تمام عالم اسلام جیسا کہ آپ ابن جوزی کا قول پڑھ چکے۔ بدعت کے الزام سے محفوظ نہیں رہے گا۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مخالفین و معترضین کے ارادے کتنے خطرناک ہیں۔ اور ان کا صرف اور صرف یہی مقصد ہے کہ مسلمان صرف ہم اور ہمارے رفقاء ہیں باقی سب دوزخی اور بدعتی ہیں۔

ہم نے جید علماء اہلسنّت و حفاظ حدیث کے اقوال قارئین کی نذر کیے۔ علماء دیوبند کے اقوال اور علمائے اہلحدیث کے اقوال مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل کیے۔ اور اب ہم آپ کو ایک حوالہ دیئے جاتے ہیں جس میں یہ محفل میلاد پر تمام مسالک کا اتفاق سامنے آتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا اعلان

22 مئی 1935ء کو اکابر اسلام نے نوع انسان کو دعوت اتحاد دیتے ہوئے تمام کائنات میں 12 ربیع الاول ہجری 1354 کو ''یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' منانے کی اپیل کی۔ اس اپیل پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل اکابرین کے دستخط تھے، مولانا محمد عبد الظاہر خطیب و امام مسجد حرام مکہ معظّمہ'' مولانا عبد الرزاق امام مسجد حرام مکہ معظّمہ، مولانا عبید اللہ سندھی، امیر سعید الجزائری رئیس جمعیت الخلافہ شام، عبد العزیز ثعالبی قاہرہ، عمر طوسون پاشا قاہرہ، محمد علی پاشا سابق وزیر اوقاف مصر، علامہ عبد القادر بک حمزہ مرید البلاغ مصر، علامہ محمد رشید رضا صاحب المنار مصر، ڈاکٹر سید رائس مسعود علی

گڑھ، علامہ سید سلمان ندوی، سر فیروز خان وزیر تعلیم پنجاب لاہور، سر عبدالقیوم وزیر سرحد پشاور، نواب محمد شاہ والی ریاست ممدوٹ، نواب احمد یار خان دولتانہ، سیٹھ جمال محمد مدارس، لارڈ ہیڈلے فاروق لندن، عطا محمد الحسینی صدر افغانستان، سید ضیاء الدین طباطبائی وزیر ایران، حضرت المجاہد علی ریاض بیروت، علامہ صفوۃ یونس بیت المقدس۔''

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا مینار تیرہ سو سال سے علم وعمل کی دو عظیم الشان چٹانوں پر کھڑا ہے۔ اور وہ زندگی کے ہر طوفانی زمانہ میں تہذیب وتمدن کی ڈگمگاتی ہوئی کشتیوں کے لئے ایک آخری روشنی اور پناہ ثابت ہوا ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ سب کے لئے اور جو کچھ کہا وہ سب کے لئے ہے۔

پیغمبر اسلام دنیا کی مختلف تہذیبوں اور قوموں کو صحیح اصول کی بناء پر ایک رشتہ مساوات میں پرونے کے لئے تشریف لائے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف مذہبی فرقہ بندی کے ہی خلاف نہ تھے بلکہ عام انسانیت میں بھی ہر قسم کی فرقہ بندی کے خلاف تھے، خواہ کسی کے نام سے کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے جو تعلیم پیش فرمائی ہے، وہ شخصی، نسلی یا ہنگامی تعلیم نہ تھی بلکہ ایسی ابدی تعلیم تھی جو تمام انسانوں کو اخوت ومحبت کے رشتوں میں پیوند کر دینے والی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوع انسان کو جس دین فطرت کی طرف بلایا ہے وہ کسی خاص جماعت کا نہیں بلکہ تمام انسانوں کا مشترکہ دین ہے، اور اس دین کو قبول کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ہم ان تمام فرقہ بندیوں سے جن کی بنیاد رنگ، نسل، زبان، قوم یا وطن پر ہے یہ کہتے ہوئے آزاد ہو جاتے ہیں کہ ہمارا بادشاہ ایک خدا ہے۔

آؤ اس پیغمبر وحدت ومحبت کی یاد میں نوع انسان کے لئے سچی اور آزادانہ اخوت کا ایک ایسا عظیم الشان دن پیدا کریں جس میں ہم سب اپنے ہنگامی اختلافات کو بھول جائیں اور انسانی بھائی چارہ کو لے کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔ یہ عظیم الشان دن 12 ربیع الاول کا دن ہونا چاہیے۔ یہ دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن

ہے۔

ہم نہایت خلوص سے اپیل کرتے ہیں کہ 12 ربیع الاول کو تمام کائنات کی آبادیوں میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر متحدہ جلسے کیئے جائیں۔ایسے جلسے جو پیغمبر اسلام کے پاک نام اور مبارک کام کے شایان شان ہوں، اور جن سے نوع انسان میں باہمی ہمدردی، محبت اور خدمت خلق کا صحیح جذبہ پیدا ہو۔اس تقریب پر بعض علماء کے قلم سے سیرت النبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریریں شائع کی جارہی ہیں۔ یہ تقریریں ''یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے جلسے میں سنائی جائیں۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند پاک اس ''بین الاقوامی عید'' کونسل انسانی کے لئے باعث برکت بنائے۔

روزنامہ انقلاب 22 مئی 1935ء صفحہ 2

ماہنامہ نقوش اقبال نمبر حصہ اوّل ستمبر 1977ء شمارہ 121 'صفحہ 95-493 'ادارہ فروغِ اُردو لاہور

جی قارئین! امید ہے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا ہوگا۔

مندرجہ بالا اپیل میں تمام عالم اسلام اور تمام مکاتب فکر اور مکہ معظّمہ و دیگر حضرات کے دستخط موجود ہیں اور اس اپیل میں یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بھی، بارہ ربیع الاول کو تاریخ ولادت بھی، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور بین الاقوامی عید بھی ثابت ہو گئی۔لیکن افسوس کہ چند مٹھی بھر لوگ جن کے پیٹ کا دھندا ہی اختلافات کو ہوا دینے اور لوگوں کو لڑانے سے چلتا ہے وہ پھر بھی رکنے کا نام نہیں لیتے بلکہ ہر سال ماہ نور کی آمد سے قبل محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بدعت وضلالت کے فتوؤں سے بھرپور کتابیں شائع کردیتے ہیں اور آج تک وہ الحمد للہ اپنی اس کوشش میں ناکام ہیں اور ناکام رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ کاش کہ یہ لوگ جو روپیہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے پر خرچ کرتے ہیں وہ کسی غریب اور یتیم و بے کس کو دے دیں تو وہ انہیں کتنی دعائیں دیں۔

سر سید احمد خان اور محفل میلاد

کالج کے طالب علم سالانہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے اس میں سر سید آ کر بیٹھتے تھے، اور اخیر تک بیٹھے رہتے۔ سلام کے وقت سب کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور بلند آواز کے ساتھ سلام پڑھتے تھے۔

البصیر، شبلی نمبر جون و دسمبر 1957ء شمارہ نمبر 3، صفحہ 166، اسلامیہ کالج چنیوٹ

اعتراض: کیا نبی کریم علیہ السلام نے اپنا میلاد خود منایا تھا جو تم لوگ مناتے ہو؟

جواب نمبر 1: کیا نبی کریم علیہ السلام نے ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مشن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس'' کی تھی جو تم لوگ کرتے ہو۔

جواب نمبر 2: جی ہاں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پیر کا روزہ رکھ کر، اپنا عقیقہ دوبارہ کر کے اپنی ولادت و نبوت پر اللہ کریم کا شکر ادا کیا ہے جیسا کہ گزشتہ اوراق میں باحوالہ گزر چکا ہے۔

جواب نمبر 3: جو کام حضور علیہ السلام نے نہیں کیا کیا وہ کام کرنا منع ہے؟ یا ایسا کام کرنے والا بدعتی اور دوزخی ہے؟ آیئے ہم آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کئی ایسے کام کئے جو کہ حضور علیہ السلام نے کئے تھے۔

جمع قرآن

حضرت سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ یمامہ ہو رہی تھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ جنگ یمامہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ اور مجھے خطرہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاری حضرات شہید نہ ہو جائیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ہم سے چلا جائے گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کروالیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا (زید) میں نے عمر کو جواب دیا ہے کہ میں وہ کام کیوں کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ھُوَ وَاللّٰہُ خَیْرٌ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے (اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے ساتھ متفق کرنے پر برابر اصرار کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کام کے لئے کھول دیا۔ اور میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے متفق ہو گیا ہوں۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت چپ بیٹھے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تم نوجوان اور سمجھ دار آدمی ہو اور تم پر ہمیں اعتماد بھی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی آتی تھی اسے تم ہی لکھا کرتے تھے لہٰذا قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام بھی تم ہی کرو۔ پھر میں نے کہا کہ آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ھو واللہ خیر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے۔ الخ

صحیح بخاری کتاب التفسیر جلد دوم صفحہ 844 رقم الحدیث 4679، فرید بک سٹال لاہور
صحیح بخاری کتاب التفسیر جلد دوم صفحہ 1048 رقم الحدیث 4986، فرید بک سٹال لاہور
صحیح بخاری کتاب التفسیر جلد دوم صفحہ 1050 رقم الحدیث 4989، فرید بک سٹال لاہور
صحیح بخاری کتاب الاحکام جلد سوم صفحہ 823 رقم الحدیث 7191، فرید بک سٹال لاہور
صحیح ابن حبان صفحہ 1219 رقم الحدیث 4507، دار المعرفہ بیروت لبنان
مسند احمد جلد اول صفحہ 29 رقم الحدیث 76، بیت الافکار الدولیہ اردن
جامع ترمذی ابواب تفسیر قرآن صفحہ 700 رقم الحدیث 3103، دار السلام ریاض سعودی عرب
مسند ابویعلیٰ جلد اول صفحہ 37 رقم الحدیث 91، دار الفکر بیروت لبنان
شعب الایمان جلد اول صفحہ 153 رقم الحدیث 171، دار الاشاعت کراچی
مشکوٰۃ شرح مشکوٰۃ جلد 3 صفحہ 356، فرید بک سٹال لاہور

اس طرح پہلی بدعت حسنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں وجود میں آئی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا حضرت تاجدار صداقت رضی اللہ عنہ اور حضرت تاجدار عدالت رضی اللہ عنہ نے وہ کام کیا جو کہ حضور علیہ السلام نے نہیں کیا تھا اور پھر خود اعتراف کر کے کہ یہ کام حضور علیہ السلام نے نہیں کیا خدا کی قسم اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ یہ کام بہتر ہے اگرچہ حضور علیہ السلام نے نہیں کیا۔ لمحہ فکریہ ہے معترضین کے لئے۔

جو کام عہد رسالت میں نہ ہوئے آج انہیں مسلمان دینی کام سمجھ کر کریں تو مدعیان اسلام کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو انہیں بدعتی قرار دے کر جیتے جاگتے مسلمانوں کو جہنم میں دھکیل دیتا ہے اور از راہ شفقت اس کے اوپر نامعلوم بلاؤں اور فتوؤں کا بوجھ لادیتا ہے۔ ان میں سے جو حضرات ذرا نرمی سے کام لیں وہ قرون ثلاثہ تک چھوٹ دے دیتے ہیں یعنی عہد رسالت، عہد صحابہ کرام اور عہد تابعین عظام کے بعد اگر کوئی دینی کام ایجاد ہوا ہے تو اسے بدعت ضرور قرار دیتے ہیں اور خود کو خدائی فوج سمجھتے ہیں کہ جس کو خدا نے دنیا سے شرک و بدعت مٹانے کے لئے پیدا فرمایا ہے اور یہ مہربان اپنے روز پیدائش سے آج تک اصلی مسلمانوں پر تھانے داری کرتے چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو محبوب کا صدقہ سچی ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

جماعت تراویح

جمع و تدوین قرآن کی طرح یہ عمل بھی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان کی تعمیل میں باقاعدہ وجود میں آیا۔ احادیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں رمضان المبارک میں تین راتیں نماز تراویح باجماعت پڑھائی۔ اس کے بعد فرض ہو جانے کے خدشہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح گھر میں پڑھتے رہے اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی انفرادی طور پر اپنی اپنی

نماز پڑھ لیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعد حضرت سیدنا تاجدار صداقت رضی اللہ عنہ کے اڑھائی سالہ دور خلافت میں بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہی معمول رہا۔

جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا اور آپ نے دیکھا کہ رمضان المبارک میں لوگ مختلف شکلوں میں نماز تراویح ادا کر رہے ہیں تو اس خیال سے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے اندر مساجد کو آباد کرنے کا ذوق وشوق بھی کم ہو سکتا ہے اور اگر صورت حال یہی رہی تو عین ممکن ہے کسی وقت لوگ نماز تراویح پڑھنا ہی چھوڑ دیں۔ انہوں نے یہ اجتہاد فرمایا اور سب کو حافظ قرآن صحابی رسول حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم دیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو باجماعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر حضرت تاجدار عدالت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

نِعۡمَ الۡبِدۡعَةُ هٰذِهٖ یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔

بخاری کتاب صلوٰۃ التراویح جلد اول صفحہ 800 رقم الحدیث 2010ء، فرید بک سٹال لاہور

مؤطا امام مالک صفحہ 112 رقم الحدیث 114، فرید بک سٹال لاہور

مؤطا امام محمد صفحہ 161، پروگریسو بکس لاہور

سنن الکبریٰ جلد 3 صفحہ 183 رقم الحدیث 4604، دار الحدیث قاہرہ مصر

شعب الایمان جلد 3 صفحہ 177 رقم الحدیث 3269، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ، اشعۃ اللمعات جلد 2 صفحہ 556، فرید بک سٹال لاہور

اس روایت کے اندر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان "نِعۡمَ الۡبِدۡعَةُ هٰذِهٖ" یعنی یہ تو اچھی بدعت ہے۔ اس نے بعض مبتدعین زمانہ کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ وہ حضرات تو مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک بتانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں لیکن تاجدار عدالت رضی اللہ عنہ نے تراویح کو بدعت بتا کر اس کی تعریف بھی فرما دی۔ اب وہ "ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے" کا حکم تاجدار عدالت

رضی اللہ عنہ پر لگانے سے تو ڈرتے ہیں لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے غلاموں یعنی سچے مسلمانوں کو بدعتی ٹھہرائے بغیر رہ بھی نہیں سکتے۔ لہٰذا چور دروازہ یہ نکالتے ہیں کہ بدعت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد لغوی بدعت تھی ورنہ ہر شرعی بدعت گمراہی ہے۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو نماز تراویح کا نام، رکعتیں، جماعت اور وقت کا تعین ہوا یہ سارے کام شرعی نہیں بلکہ لغوی تھے۔

دوستو! قاعدہ کلیہ یہ نہیں جو اسلام کے نادان دوستوں نے گھڑا۔ بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ نیا کام جو سنت کو مٹائے اسے بدعت کہا جائے گا۔ ایسی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

امیر المومنین، غیظ المنافقین، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے واضح کر دیا کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہوتی بلکہ کچھ بدعتیں اچھی بھی ہوتی ہیں۔ اگر مطلقاً ہر بدعت کو ضلالت کہا جائے تو یہ سودا مخالفین کو بڑا مہنگا پڑے گا۔

ایک چیز کو آج کا مولوی کہتا ہے کہ بدعت ہے اسے فوراً چھوڑ دیا جائے کیونکہ بدعت دوزخ میں لے جاتی ہے اور ایک چیز کو محدث خیر الامم رضی اللہ عنہ فرمائیں کہ یہ بدعت ہے تو فرمایئے پہلے کون سی چیز چھوڑی جائے گی؟ جس کو مولوی بدعت کہے پہلے وہ چھوڑیں یا صحابی رسول رضی اللہ عنہ جسے کہے وہ؟

اگر ہر بدعت گمراہی ہے تو سب سے پہلے با جماعت تراویح کو چھوڑنا پڑے گا۔

معلوم ہوا کہ ہر بدعت گمراہی وضلالت نہیں بلکہ بعض بدعتیں اچھی بھی ہوتی ہیں۔

جمعہ کی دوسری اذان

نماز جمعہ سے قبل مساجد میں دوسری اذان جو کہ خطبہ سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ یہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوئی۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

جب مسجد میں آنے والوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ

عنہ نے دوسری اذان کا حکم دیا۔

بخاری شریف جلد اول صفحہ 425 رقم الحدیث 913، فرید بک سٹال لاہور

ترمذی شریف جلد اول صفحہ 309 رقم الحدیث 516، فرید بک سٹال لاہور

ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ 411 رقم الحدیث 1087، فرید بک سٹال لاہور

نسائی شریف جلد اول صفحہ 475 رقم الحدیث 1391، فرید بک سٹال لاہور

ابن ماجہ شریف جلد اول صفحہ 299 رقم الحدیث 1135، فرید بک سٹال لاہور

مشکوٰۃ شریف مع شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ 639، فرید بک سٹال لاہور

مؤطا امام محمد صفحہ 152، باب نمبر 165، پروگریسو بکس لاہور

1- مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو کام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اس کام کے کرنے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے۔

2- لہٰذا جس طرح خیر القرون میں جمع قرآن کے موقع پر اجل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوا کہ جو کام حضور سرور کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا وہ کیسے کر سکتے ہیں۔ اسی طرح آج کے دور میں "محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" اور اس جیسے دوسرے افعال خیر و اعمال صالحہ کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ کام جائز ہیں جن کی دور اسلام کے شروع میں کوئی مثال نہیں ملتی؟ تو جن اصحاب خیر کو شرح صدر ہوا اور انہوں نے بھلائی کے کاموں کو اپنایا۔ اسی طرح اگرچہ محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح کہ موجودہ دور میں اہتمام و انتظام کے ساتھ اور اس نام کے ساتھ مثال نہیں ملتی۔ تاہم علماء کرام و محدثین عظام نے محافل میلاد اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر خیر اور باعث رحمت و برکت ہونے کی وجہ سے اپنایا بھی اور بیان فرمایا بھی۔ کیونکہ مثال اگرچہ نہیں ملتی پر اصل تو ملتی ہے نا۔ مل بیٹھ کر ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنا۔

3- جو حضرات یہ "فرماتے" ہیں کہ جو کام نبی علیہ السلام نے نہیں کیا اس کا کرنا جائز ہی نہیں۔ تو ان صاحبان کا پھر کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی وہی فتویٰ ہوگا جو

ہم پر ہے؟

4- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ہمیں یہ اصول دے دیا کہ جو کام نیکی کا ہو اس کا کرنا جائز ہے اگر ثابت نہ ہو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کام حضور شاہِ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اس کو ناجائز یا منع سمجھنا کم علمی کی واضح دلیل ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ قسطلانی، مبارکپوری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ۔

اَلْفِعْلُ یَدُلُّ عَلَی الْجَوَازِ وَ عَدَمُ الْفِعْلِ لَایَدُلُّ عَلَی الْمَنْعِ۔

ترجمہ: حضور علیہ السلام کا کسی کام کو کرنا اس کے جواز کی دلیل ضرور لیکن نہ کرنا منع کی دلیل نہیں۔

فتح الباری جلد 10 صفحہ 192، مکتبہ رشید کوئٹہ، المواہب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 97 فرید بک سٹال لاہور
تحفۃ الاحوزی جلد 6 صفحہ 132، قدیمی کتب خانہ کراچی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

(نبی کریم علیہ السلام کا) کسی کام کا نہ کرنا اور چیز ہے اور منع کرنا اور چیز ہے اور مخالفت تب ہوتی ہے جب حضور علیہ السلام کسی کام سے منع فرمائیں۔

تحفۂ اثناعشریہ صفحہ 559، انجمن تحفظ ناموس اسلام کراچی

امید ہے کہ شاہ صاحب کے بیان سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہو کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام کو نہ کرنے سے وہ کام ناجائز نہیں ہو جاتا۔ بلکہ منع فرمانے سے منع ہوتا ہے۔

ہمارا سوال: یہ ہے کہ مخالفین ومعترضین محفل ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ فرمائیں کہ کیا حضور علیہ السلام نے محفل میلاد سے منع فرمایا ہے؟ کوئی ایک حدیث صریح دکھاؤ چاہے سنداً ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔ مگر وضاحت کے ساتھ لکھا ہو کہ ''اے میرے غلامو میری محفل میلاد نہ کرنا۔''

محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دلیل قوی یہ بھی ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔

بلکہ معترضین اگر اپنے مطالعہ کو تھوڑی سی وسعت دیں تو انہیں پتہ چلے کہ علماء نے لکھا ہے کہ بعض اوقات وہ کام مستحب بھی ہوتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

(مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان نفل) اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لَمْ یُصَلِّهِمَا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا نہیں فرمائے لیکن پھر فَلَا یَنْفِی الْاِسْتِحْبَابِ اس سے ان کے استحباب کی نفی نہیں ہوتی۔

فتح الباری جلد 2 صفحہ 138، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

جی جناب! کچھ معلوم ہوا؟ ابن حجر لکھ رہے ہیں کہ مغرب کی اذان کے بعد اور اقامت سے پہلے نوافل اگر چہ حضور علیہ السلام نے ادا نہیں فرمائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا نہ کرنا یہ منع ہونے کی یا ناجائز ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ مستحب ہیں۔

قارئین! آپ پریشان نہ ہوں کیونکہ ابن حجر شافعی ہیں اور ہم حنفی ہیں۔

اعتراض: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے میلاد نہیں منایا اس لئے میلاد منانا جائز نہیں۔

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی آقا کریم علیہ السلام کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ مل بیٹھ کر ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے جیسا کہ گزشتہ اوراق میں لکھ آئے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا جو کام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے نہیں کیا کیا وہ کرنا ناجائز ہے؟

جو کام اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا جب اس کام کا کرنا جائز بلکہ مستحب ہے تو جو کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کیا وہ کیسے ناجائز ہو جائے گا۔

مخالفین سے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ''محافل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کیں۔

کیا حضرات خیر القرون نے قرآن مجید کے اعراب لگائے؟

کیا انہوں نے مساجد کے مینار بنائے۔

کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ''یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' منایا۔ یا اس کی سرکاری چھٹی کی؟ جو آج مطالبہ کیا جاتا ہے۔

کیا جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، یوم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منایا؟

کیا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایام اصحاب ثلاثہ منائے؟

آج مخالفین گردانیں پڑھتے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں 12 ربیع الاول اتنی بار آیا، فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں اتنی بار آیا، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اتنی بار آیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں اتنی بار آیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور میں اتنی بار آیا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں اتنی بار آیا کیا انہوں نے میلاد منایا۔

یہی سوال ہمارا ہے کہ کیا ان تمام حضرات نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایام صحابہ منائے؟

اور اگر نہیں منائے اور یقیناً نہیں منائے تو آج تم کس طرح مطالبہ کرتے ہو کہ ایام اصحاب اربعہ منائے جائیں اور سرکاری تعطیلات کی جائیں؟

نبی کریم علیہ السلام کا دن منانا بدعت و ضلالت ناجائز و جہنم جانے کا سبب اور غلاموں کے دن منانے جائز اور چھٹی کے مطالبات بھی جائز۔

ایام اصحاب اربعہ رضی اللہ عنہم کی تعطیلات کے لئے جلوس و ریلی جائز اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی کا جلوس ناجائز، واہ کیا بات ہے اس علمی جلالت کی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے درود شریف، میلاد شریف اور نذر و نیاز کے صرف ربیع الاول کو مخصوص نہیں کیا تھا بلکہ وہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔

مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے صفحہ 29، خادم عبدالحئی عارفی، مکتبہ عمر فاروق کراچی

محفل میلاد بدعت یا اظہار محبت؟

ماہ ربیع النور شریف کا چاند نظر آتے ہی بعض منابر و مساجد سے حرارت و غضب سے بھرپور آوازیں سنائی دیتی ہیں، اعلان اور مضامین کچھ یوں سنائی اور دکھائی دیتے ہیں کہ محفل میلاد بدعت ضلالت ہے۔ بدعت سیۂ ہے۔ سلف وصالحین نے یہ عمل نہیں کیا۔ اور بعض لوگ خلاف شرع اعمال وافعال کو اس عنوان میں شامل کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ان اعمال وافعال کا محفل پاک سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ یہ چیزیں بعض جگہ عوام کی جہالت کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ نیک اور صالح اعمال کو فاسد کے ساتھ خلط ملط کر دیتے ہیں۔ گانوں باجوں جیسے الفاظ اپنے پاس سے ملا کر اپنے عنوان کو درست ثابت کرنے کی فضول کوشش کرتے ہیں۔ اور کم علم لوگ لفظ بدعت کو سنتے ہی اپنے ذہن میں برائی کا تصور بنا لیتے ہیں۔ لفظ 'بدعت'' سے نفرت کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی انسان، انسان سے نفرت کرنے لگے۔ مگر انسانوں میں تو اچھے بھی ہیں اور برے بھی۔ جیسے کوئی پرندوں سے نفرت کرنے لگے مگر پرندوں میں تو اچھے بھی ہیں اور برے بھی۔ جیسے کوئی پھولوں سے نفرت کرنے لگے مگر پھولوں میں تو اچھے بھی ہیں اور برے بھی۔ یہی حال لفظ ''بدعت'' کا بھی ہے کہ لوگ محفل میلاد کے بارے میں بدعت کا لفظ سن کر برائی کا تصور بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ نہیں بلکہ کچھ اور ہے اور اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے ہمیں علماء اعلام کی خدمت میں جانا پڑے گا کہ وہ بدعت کا معنیٰ اور تعریف کیا کرتے ہیں۔

بدعت کا معنیٰ

بدعت کہتے ہیں کسی ایسی نئی چیز کو بنانا جس کا ماڈل، جس کی اصل، جس کی بنیاد پہلے نہ ہو۔

چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی بدعت کی تعریف کچھ یوں کرتے ہیں کہ۔

وہ نئی چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے خلاف ہو خواہ وہ علم یا عمل ہو۔ اوراس کی بنیاد کسی شبہ یا قیاس خفی پر ہو۔اور ایسی چیز کو دین اور صراط مستقیم بنالیا جائے۔

ردالمختار جلد اول صفحہ 524، مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول 1332ھ

اور محفل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل اور بنیاد بھی پہلے موجود ہے۔جیسا کہ گزر چکا ہے۔اور بنیاد بھی قرآن وسنت پر ہے اور اقوال آئمہ ومحدثین پر ہے جس طرح ہم گزشتہ اوراق میں دلائل کے لکھ چکے ہیں۔

اور یہ محفل پاک دین کے خلاف بھی نہیں بلکہ دین کو پھیلانے کا، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

بدعت کی دوسری تعریف

میر سید شریف جرجانی بدعت کی تعریف یوں لکھتے ہیں:

هِيَ الْفِعْلَةُ مُخَالَفَةُ لِلسُّنَّةِ ۔ بدعت وہ فعل ہے جو سنت کے خلاف ہو۔

کتاب تعریفات صفحہ 16، مطبعہ خیریہ مصر

فرمائیے! کون سی ایسی سنت ہے کہ محفل ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کے خلاف ہے؟

بدعت کی تیسری تعریف

علامہ شیخ نور الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیوبندی حضرات کے شیخ الاسلام شبیر عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ۔

بدعت وہ نیا کام ہے جس کی اصل شریعت میں نہ ہو۔

تیسر القاری شرح بخاری جلد اول صفحہ 243، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

تفسیر عثانی جلد دوم صفحہ 1151، مکتبۃ البشری کراچی

مندرجہ بالا بدعت کی تعریف سے معلوم ہوا کہ بدعت وہ عمل ہے جس کی اصل اور بنیاد شریعت میں نہ ہو۔ جس کی اصل قرآن وسنت سے ثابت ہو وہ بدعت نہیں ہوسکتا۔

مخالفین کے امام ربانی، گنگوہی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ۔

قرون ثلاثہ میں بخاری تالیف نہیں تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس کا اصل شریعت سے ثابت ہے بدعت نہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 173، دارالاشاعت کراچی

گنگوہی صاحب کے فتویٰ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ جس کی اصل شریعت میں موجود ہو وہ بدعت نہیں ہے۔

اور محفل میلاد کی اصل میں، ہم کلام پاک آیات طیبات، احادیث طیبہ نقل کر چکے ہیں۔

بدعت کی چوتھی تعریف

یحییٰ کاندھلوی دیوبندی بدعت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معروف ہو اس کے خلاف عقیدہ رکھنا۔

لامع الدراری جلد اول صفحہ 269، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

تو کیا حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم، شاہِ خوباں، سرور سروراں، حامی بے کساں صلی اللہ علیہ وسلم سے محفل میلاد کی ممانعت معروف ہے؟ کوئی ایسی حدیث جس میں یہ وضاحت ہو کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ خبردار! میرے ذکر کی محفل نہ کرنا؟

بدعت کی پانچویں تعریف

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ:

مَنِ اعْتَقَدَ شَیْئًا مِمَّا یُخَالِفُ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔

کسی بات میں اہلسنّت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھنا۔

فتح الباری جلد 2 صفحہ 240، مکتبہ رشید کوئٹہ' بخاری جلد اوّل صفحہ 96' حاشیہ نمبر 9 خلیل پبلشنگ' راولپنڈی فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 370 قدیمی کتب خانہ' کراچی

معلوم ہوا کہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل کرنا بدعت نہیں بلکہ روکنا بدعت ہے۔ کیونکہ اہلسنّت تو استحباب کے قائل ہیں۔ علامہ ابن جوزی، امام ابو شامہ، امام سخاوی، امام سیوطی، علامہ ابن حجر، علامہ علی قاری، شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام اسماعیل حقی، علامہ حلبی، علامہ دحلان مکی، علامہ قسطلانی تاجدار گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ اجمعین۔ کیا یہ تمام حضرات اہلسنّت نہیں تھے؟ اگر نہیں تو پھر سنی ہے کون؟ فرمایا جائے۔ یہ تمام علماء کرام محفل میلاد شریف کے جواز واستحاب کے قائل ہیں اور کتابیں گواہ ہیں۔

علامہ مالکی

محدث حجاز، علامہ ڈاکٹر علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ محفل میلاد شریف کے استحباب پر دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

بلاشبہ محفل میلاد ایک مستحب عمل ہے۔ جسے اسلامی ملکوں میں علماء اور مسلمان استحسان کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ہر خطے میں اس پر عمل جاری ہے اور یہی شرعاً مطلوب ہے۔ اور اس کی اصل اور بنیاد وہ اصول ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مأخوذ ہے کہ

حضور نبی اکرم، نور مجسم، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللهِ حَسَنٌ۔

جس کام کو اکثر مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کریم کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

مسند احمد جلد اول صفحہ 338 رقم الحدیث 3600، بیت الافکار الدولیہ اردن

مجمع الزوائد جلد اول صفحہ 241 رقم الحدیث 832، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
طبرانی معجم الاوسط جلد 4 صفحہ 58 رقم الحدیث 3602، مکتبۃ المعارف ریاض سعودی عرب
فضائل الصحابہ جلد اول صفحہ 367 رقم الحدیث 541، مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان
مؤطا امام محمد صفحہ 162، پروگریسو بکس لاہور
مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 174، رقم الحدیث 4465، شبیر برادرز لاہور
ڈاکٹر علوی مالکی، منہج السلف صفحہ 512، فرید بک سٹال لاہور

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کے ساتھ مندرجہ ذیل حدیث شریف کو بھی پڑھیں تاکہ بات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ ۔

بے شک میری امت گمراہی پر متفق نہیں ہوسکتی۔ اگر تم کوئی اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کی طرف رجوع کرو۔

مسند الفردوس جلد اوّل صفحہ 411، رقم الحدیث: 1662، دار الکتب العلمیہ، بیروت
سنن ابن ماجہ جلد دوم صفحہ 468 رقم الحدیث 3950، فرید بک سٹال لاہور

علامہ سیوطی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ سواد اعظم سے مراد اہل سنت و جماعت ہیں۔ (حاشیہ ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لجپال آقا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے لوگو! جب تم کسی بات میں اختلاف دیکھو تو پھر اہلسنّت کی رجوع کرو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ اور اہل سنت تو محفل میلاد پاک کے استحباب کے قائل ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم: امت کے گمراہی پر جمع ہونے کی نفی کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ایک فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھئے۔

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ میری امت کو ہمیشہ ہدایت پر جمع فرمائے گا۔

مجمع الزوائد جلد اول صفحہ 240 رقم الحدیث 830، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

آج امت کا اکثر حصہ جیسا کہ پہلے ابن جوزی رحمۃ اللہ کا بیان نقل کیا گیا کہ۔

مکہ شریف، مدینہ منورہ، مصر، شام، یمن، عرب کے تمام شہروں والے، مشرق و مغرب، ہر جگہ کے مسلمان محافل میلاد سجاتے ہیں۔ (المیلاد النبوی صفحہ 70)

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں کہ۔

مصر، شام، اسپین، ہندوستان، بلاد عجم، اہل مکہ، اہل مدینہ بہت شان و شوکت سے میلاد مناتے ہیں۔

المورد الروی فی المولد النبوی 29-27، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی، علامہ محمد بن حسین دیار بکری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ علی قاری، علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین لکھتے ہیں کہ۔

لَازَالَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۔

مسلمان ہمیشہ سے ولادت شریفہ کے مہینہ میں خوشی کرتے آرہے ہیں۔

المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 92، فرید بک سٹال لاہور

زرقانی علی المواہب جلد اول صفحہ 262، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ 409، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ما ثبت بالسنۃ صفحہ 274، دار الاشاعت کراچی

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 393، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 378، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

المورد الروی فی المولد النبوی صفحہ 26، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

جی قارئین! آپ نے پڑھ لیا کہ پورا عالم اسلام، اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل مصر، اہل شام، اہل اسپین و دیگر سب آقا کریم علیہ السلام کا میلاد منا رہے ہیں اور پہلے آپ یہ پڑھ چکے ہیں نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر متفق نہیں ہوگی بلکہ ہدایت پر متفق ہوگی۔

اب اگر بقول مخالفین کے محفل میلاد اور ولادت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کو بدعت قرار دیا جائے تو پھر غور فرمائیے کہ سنی، جنتی اور نجات یافتہ کون قرار پائے گا؟ پورا عالم اسلام تو بدعتی اور جہنمی ہو جائے گا مخالفین کی کرم نوازی و علمی جلالت سے۔

اس لئے مجبور ہو کر کہنا پڑتا ہے کہ۔

آپ جیسے تو اے شیخ جی اللہ والوں سے اللہ بچائے۔

نیک کاموں کو ایجاد کرنے کی اجازت تو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ۔

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو عمل کرنے والوں کا ثواب بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں بھی کمی نہیں ہوگی۔

صحیح مسلم کتاب الزکوۃ رقم الحدیث 2351، شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 941، فرید بک سٹال لاہور
صحیح مسلم کتاب العلم رقم الحدیث 6899، شرح صحیح مسلم جلد 7 صفحہ 409، فرید بک سٹال لاہور
سنن نسائی کتاب الزکوۃ جلد دوم صفحہ 153 رقم الحدیث 2553، فرید بک سٹال لاہور
سنن ابن ماجہ کتاب السنہ جلد اول صفحہ 85 رقم الحدیث 207، فرید بک سٹال لاہور
مجمع الزوائد جلد اول صفحہ 226 رقم الحدیث 771، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

اس بات کی احادیث میں یہ تصریح ہے کہ نیک کاموں کو ایجاد کرنا مستحب ہے اور برے کام کو ایجاد کرنا حرام۔

شرح صحیح مسلم جلد دوم صفحہ 341، قدیمی کتب خانہ کراچی

یہ حدیث مبارکہ دعوت غور وفکر دے رہی ہے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ جو کام نبی علیہ السلام نے نہیں کیا وہ بدعت و حرام ہے۔

اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت فرما رہے ہیں کہ اچھے کام بھی میرے

ایجاد ہوں گے اور ان پر ثواب بھی ملے گا۔

غور کرو! آقا کریم علیہ السلام ثواب کی خوشخبری سناتے ہیں اور آج کے مفتی دوزخ وعذاب کی خبر۔ کسی کام کے محض نیا ہونے سے وہ بدعت وضلالت نہیں بن جاتا۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

اس کا محض نیا ہونا ممانعت کی دلیل نہیں کتنے ہی نئے کام اچھے ہیں۔

احیاء العلوم جلد اول صفحہ 834، مکتبۃ المدینہ کراچی

تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت فرمادی کہ قرآن مجید پر نکتے لگانا اگرچہ نئی بات ہے۔ مگر یہ مستحب ہے کیونکہ وقت کی ضرورت ہے۔

یونہی محفل میلاد کی موجودہ صورت اگرچہ نئی ہے مگر وقت کی ضرورت ہے۔ اس کے ذریعہ سے لوگوں تک علم کی روشنی پہنچتی ہے، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت پیدا ہوتی ہے۔ صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور دل میں پیدا ہوتا ہے، تعلیمات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ قلوب واذہان میں محبت وعشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن ہوتی ہے، درود وسلام پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ لوگ اپنے اختلافات کو بھول کر سب مل بیٹھ کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور سنتے ہیں۔ اسی لئے علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے محفل میلاد شریف کو مستحب قرار دیا ہے۔

مخالفین میلاد: کا رد کرتے ہوئے انہی کے مکتب فکر کے معروف عالم دین عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ نفس ذکر میلاد دو وجہوں سے بدعت ضلالت نہیں ہے۔

نمبر ایک: ذکر میلاد اسے کہتے ہیں کہ ذاکر کوئی آیت یا حدیث پڑھ کر اس کی شرح میں کچھ فضائل نبویہ اور معجزات احمدیہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور نسب کا تھوڑا حال اور خوراق جو ولادت کے وقت اور اس کے قبل ظاہر بیان کرے جیسا کہ ابن حجر مکی

رحمہ اللہ نے ''نعمت الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد آدم'' میں لکھا اور ان کے علاوہ دوسرے ماہر علماء نے اور اس کا وجود زمانہ صحابہ اور زمانہ نبوی میں تھے، اگر چہ اس نام سے نہ تھا۔ ماہرین فن حدیث پر مخفی نہ ہوگا کہ صحابہ مجالس وعظ اور تعلیم علم میں فضائل نبویہ اور کیفیت ولادت احمدیہ کا ذکر کرتے تھے۔ اور صحاح میں مروی ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ السلام حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنی مسجد منبر پر بٹھاتے اور وہ مدح نبوی میں کہے ہوئے قصائد پڑھتے اور آپ ان کو دعائے خیر دیتے۔ اور فرماتے: اَللّٰھُمَّ اَیِّدَہٗ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔ اے اللہ! جبریل علیہ السلام کے ذریعہ ان کی مدد فرما۔ اور دیوان حسان کے دیکھنے والوں سے پوشیدہ نہ ہوگا کہ ان کے قصائد میں معجزات اور حالات ولادت اور نسب شریف وغیرہ موجود ہیں پس محفل میں ایسے اشعار پڑھنا عین ذکر میلاد ہے اور حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھنے کا قصہ صحیح بخاری میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے، پس درحقیقت ذکر میلاد میں اور اس قصہ میں کوئی معتد بہ فرق محسوس نہیں ہوتا۔ سوا اس کے کہ اس کا نام مجلس میلاد نہیں رکھا گیا تھا۔

سوال: اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ذکر میلاد و فضائل تو ثابت ہوا مگر ذکر میلاد کے لئے لوگوں کو بلانا ثابت نہیں ہوتا تو اس کا

جواب: یہ ہوگا کہ علم پھیلانے کے لئے لوگوں کو بلانا اور جمع کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ علامہ سمرقندی لکھتے ہیں کہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے مرض موت میں اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ۔ نازل ہوئی جس کے بعد ہی پنجشنبہ یعنی جمعرات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر بلال کو پکارا اور کہا کہ مدینہ میں اعلان کر دو کہ تمام لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت سننے کے لئے حاضر ہو جائیں۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا جس کی وجہ سے چھوٹے بڑے سب گھروں کے دروازوں کو کھلا چھوڑ کر چلے آئے یہاں تک کہ پردہ دار عورتیں بھی مکانات چھوڑ کر

آئیں اور مسجد لوگوں پر تنگ ہوگئی حالانکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہ فرماتے جاتے تھے کہ آنے والوں کے لئے جگہ باقی رکھو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا کہ محمد بن عبداللہ بن ہاشم عربی حرمی مکی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ آخر حدیث تک۔

اور اگر دوسری عرفی چیزیں اس اجتماع سے ثابت نہ ہوں تو نفس ذکر میلاد کا ناجائز ہونا لازم نہیں آتا۔

نمبر دو: اگر ہم مان بھی لیں کہ ذکر میلاد کا جواز قرون ثلاثہ میں نہ تھا تو پھر ہم جواب دیں گے کہ شریعت میں یہ قاعدہ ہے کہ علم پھیلانے کے تمام طریقے مستحب ہیں، جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مسلمانوں کو ان کی نیکیوں میں سے جو موت کے بعد بھی ان کے ساتھ رہے گی وہ علم کا پھیلانا ہے۔

اور بخاری کی کتاب العلم میں ہے کہ علم کو پھیلانا چاہیے اور اس غرض سے بیٹھنا چاہیے تاکہ جو نہیں جانتا وہ جان لے کیونکہ علم جب تک پوشیدہ نہیں رہتا ضائع نہیں ہوتا۔

اور اس حدیث کی شرح میں علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ علماء نے صدقہ جاریہ کی وقف پر محمول کیا ہے اور علم نافع سے تصنیف وتعلیم مراد لی ہے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ ذکر میلاد کی جو تحقیق اوپر گزری علم پھیلانے کا ایک حصہ ہے۔

یہاں سے دو مقدمے حاصل ہوئے 1- میلاد کرنا علم پھیلانے کا ایک طریقہ ہے، 2- اور علم پھیلانے کا ہر طریقہ مستحب ہے۔

ارواح ثلاثہ صفحہ 332، مکتبہ رحمانیہ لاہور

مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 184 تا 186، میر محمد کتب خانہ کراچی

لیجئے جناب! لکھنوی صاحب نے تو محفل میلاد کو زمانہ نبوی، زمانہ صحابہ بھی ثابت کر

دیا۔

محفل میلاد کے لئے لوگوں کو بلانا بھی ثابت کر دیا، اور بدعت کے فتوے لگانے والوں کا رد بھی کر دیا۔ بات بات پر بدعت وضلالت کے فتوے لگانے والے ہمارے مہربان ذرا اپنے شیخ الاسلام جناب حسین احمد مدنی صاحب کا بیان پڑھیں شائد ہدایت حاصل ہو جائے۔ مدنی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ یہ بڑے بڑے لوگ امام تھے تصوف کے۔ ان لوگوں نے اپنے تجربہ سے ذکر کرنے میں، ریاضت کرنے میں، مجاہدے کرنے میں جو چیزیں نکالیں ان کو بعض لوگ اعتراض کی نظر سے دیکھتے ہیں، نقشبندیہ طریقہ میں، قادریہ طریقہ میں اور دوسرے طریقوں میں ذکر کرنے کے اصول ذکر کئے گئے ہیں۔ ان پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ بارہ تسبیح، نہ پاس انفاس، نہ ذکر اللہ، نہ اور کسی قسم کے جتنے اذکار اور مراقبے تعلیم دیئے جاتے ہیں ان طریقوں میں یہ تو اس میں آئے نہیں، کسی حدیث میں ان کا تذکرہ نہیں ہے یہ تو بدعت ہوئی (قابل توجہ) یہ شبہ لوگوں کو پڑتا ہے اور اس پر توگ اعتراض کرتے ہیں مگر یہ غلط چیز ہے۔ زمانے کے بدلنے سے مقصود حاصل کرنے کے لئے وسائل کا بدلنا بدعت نہیں۔

آلات جہاد کی مثال

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کے لئے تلواروں کا، تیر اور کمان کا، نیزوں کا تذکرہ آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بندوقوں کا، توپوں کا، مشین گنوں کا، ہوائی جہازوں کا، گرنیڈ کا، سرنگوں کا، بم کا اور آتشیں بم کا، ان چیزوں کا کوئی تذکرہ نہیں۔ آج اگر مسلمانوں کو شرعی جہاد کرنے کی نوبت آئے اور آتی رہی ہے تو کیا آج آپ یہی کہیں گے کہ فقط تلوار سے جنگ کرنی چاہیے، جہاد فقط تلوار سے، فقط

نیزے سے، فقط اس تیر اور کمان سے جو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اسی سے مقابلہ کرنا چاہیے، اگر ایسا کرو گے تو دشمن اپنی مشین گنوں سے اور توپوں سے دور ہی سے ہم کو فنا کر دے گا۔

قرآن پر حرکات کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن پر زیر زبر نہیں لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا علیحدہ علیحدہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب کو جمع کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب کو ترتیب دے دیا، مگر ترتیب دینے کے بعد زیر زبر کوئی نہیں لگا ہوا تھا۔ وہ صحابہ کرام جن کی زبان عربی تھی۔ بغیر زیر زبر کے صحیح قرآن پڑھتے تھے۔

اب اگر کوئی کہے کہ یہ زیر زبر لگانا بدعت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پایا گیا، تو اس کو اس کے سوا کیا کہا جائے کہ احمق ہے، اور کچھ نہیں۔ (سنو مفتیو!)

ماہنامہ الحسن ستمبر 2012 صفحہ 25-24-23، جامعہ اشرفیہ لاہور

خطبات اپنے اکابر کے صفحہ 55-54-53، ادارہ اسلامیات لاہور

مدنی صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ

بڑے بڑے بزرگوں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے پہلے جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، ان بزرگوں نے جن کے اندر ذرہ برابر شریعت کی خلاف ورزی نہیں تھی۔ انہوں نے وہ طریقے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی تابعداری، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو سکتی ہے وہ طریقے جاری کیے۔

ماہنامہ الحسن اکتوبر 2012، صفحہ 28، جامعہ اشرفیہ لاہور

خطبات اپنے اکابر کے صفحہ 60، ادارہ اسلامیات لاہور

معترضین! غور کریں کہ جو طریقے اولیاء کاملین نے جاری کئے۔ مدنی صاحب انہیں بدعت کہہ رہے بلکہ تعریف کرر ہے ہیں اور تم لوگ مدنی صاحب کو شیخ الاسلام اور شیخ العرب والعجم مانتے ہو۔ کہیں قرون ثلاثہ کے بعد کی ایجادات کو بدعت نہ کہہ کر ان کی شیخ الاسلامی جاتی تو نہیں رہی؟ اگر وہ اس کے بعد بھی شیخ الاسلام ہی رہے تو پھر ہم پر فتوے کیوں؟

عبادت یا بدعت؟

مخالفین حضرات کے حکیم الاسلام قاری طیب صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے منعقد کیا گیا ہے۔ گویا اس کا موضوع یہ ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے۔ اس لئے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ذکر حقیقتاً عین عبادت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بھاری اطاعت وقربت ہے۔ اور سارے کمالات وبرکات کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے جو مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے۔

سیرت النبی پر علماء دیوبند کی شاندار تقریریں جلد اوّل صفحہ 256

خطبات حکیم الاسلام جلد اول صفحہ 27، مکتبہ لدھیانوی

خطبات اکابر جلد اول صفحہ 73، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ماہنامہ انوار ختم نبوت لندن، مئی، جون 2000ء صفحہ 5

قاری صاحب کا بیان پڑھنے سے یہ حقیقت بے نقاب ہوگئی کہ محفل میلاد بدعت نہیں بلکہ حقیقتاً عین عبادت، بڑی بھاری اطاعت، قربت، کمالات وبرکات کا سرچشمہ اور ایک عظیم نعمت ہے۔

چند سوالات

1-اگر محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعت وگمراہی تھی تو قاری صاحب وہاں گئے ہی کیوں؟

2-اور وہاں جا کر یہ بیان فرمایا کیوں؟

3-اگر ذکر میلاد عین عبادت ہے تو آج کچھ مخصوص فکر کے لوگ اس عبادت سے روکتے کیوں ہیں؟

4-عین عبادت کو بدعت ضلالت کیوں قرار دیا جارہا ہے؟

5-اگر ذکر میلاد کمالات و برکات کا سرچشمہ ہے تو لوگوں کو ان برکتوں سے محروم کیوں کیا جارہا ہے؟

6-محفل میلاد کی برکتیں حاصل کرنے والوں کی جھولیوں کو آج بدعت کے فتوؤں سے کیوں بھرا جارہا ہے؟

7-اگر ولادت نبوی ایک عظیم نعمت ہے تو اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنے سے آج امت مسلمہ کو کیوں روکا جارہا ہے؟

بدعت اور لدھیانوی صاحب

یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں کہ۔

میلاد کی محفلوں کے وجود سے امت کی چھ صدیاں خالی گزری ہیں۔ان چھ صدیوں میں مسلمانوں نے کبھی ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے نام سے کوئی جلسہ یا ''میلاد'' کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی۔

اختلاف امت اور صراط مستقیم صفحہ 80، مکتبہ مدنیہ لاہور

سوچنے والی بات یہ ہے کہ جب پہلی چھ صدیوں میں سیرت کانفرنس یا جلسۂ میلاد نہیں ہوا تو پھر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل جائز کیسے ہوگئیں؟

اور پھر صرف محفل میلاد ہی بدعت کیوں؟ کہیں لدھیانوی صاحب محفل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی دبے الفاظ میں بدعت کا فتویٰ تو نہیں دے گئے؟

اگر ایسا نہیں ہے تو پھر محفل میلاد اور محفل سیرت کے بارے میں یہ دوہرا معیار کیوں؟

جس نبی کی سیرت منائی جارہی ہے میلاد بھی اسی لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نا۔

آخر یہ اتنا زور محفل میلاد کو روکنے پر کیوں صرف کیا جارہا ہے؟

ہم تو کہتے ہیں کہ محافل میلاد وقت کی عین ضرورت ہیں تا کہ لوگوں کو پتہ چلے۔ غیر مسلم یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف اتنی شان سے لائے ہیں انہوں نے زندگی کتنی شان سے گزاری ہوگی۔

محفل میلاد بدعت حسنہ ہے: یعنی موجودہ شکل وصورت اور اہتمام وانتظام کے لحاظ سے نئی چیز ہے۔ متعدد علماء کرام وآئمہ عظام اور محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے میلاد شریف محفل کو "بدعت حسنہ" یعنی موجودہ شکل میں نیا مگر اچھا کام اور مستحب قرار دیا ہے۔

امام ابو شامہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

محفل میلاد بدعت حسنہ ہے۔

الباعث علیٰ انکار البدع والحوادث صفحہ 23، دار الہدیٰ قاہرہ مصر

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 123، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

سیرت النبویہ صفحہ 213، چشتی کتب خانہ فیصل آباد

محمد رضا مصری، محمد رسول اللہ صفحہ 32، تاج کمپنی لاہور

حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول صفحہ 378، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، جواہر البحار جلد 3 صفحہ 392، دار الکتب علمیہ

امام ابوزرعہ عراقی کا فتویٰ

سوال: کیا محفل میلاد مستحب ہے یا مکروہ ہے؟ اور کیا اس بارے میں کوئی ثبوت ہے؟ اور کیا یہ فعل ایسے حضرات سے منقول ہے جو لائق اقتدا اور تقلید ہوں؟

جواب: ولیمہ کا انعقاد اور کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے، پھر جب ان باتوں کے ساتھ اس ماہ مقدس میں نور نبوت کے ظہور کی وجہ سے فرحت و سرور بھی شامل ہو جائے تو اس کے استحباب میں کیسے فرق آئے گا؟ ہم سلف صالحین سے اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور اس عمل "بدعت" ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ "مکروہ" ہے اس لئے کہ بہت سی ایسی بدعات ہیں جو مستحب بلکہ واجب ہیں۔ لہٰذا یہ (محفل میلاد) بَلْ هُوَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ ۔ بلکہ یہ بدعت حسنہ ہے۔

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 393، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ سیوطی کا فتویٰ

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

هُوَ مِنَ الْبِدْعَةُ حَسَنَةٌ ۔ محفل میلاد بدعت حسنہ ہے۔

الحاوی للفتاوی صفحہ 199، مکتبہ رشید کوئٹہ

علامہ دمشقی کا فتویٰ

خاتمۃ المحققین سید محمد عابدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب رد المحتار کے بھتیجے، علامہ احمد بن عبد الغنی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

اِعْلَمْ اَنَّ مِنَ الْبِدْعِ الْمَحْمُوْدَةِ عَمَلَ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ فِى الشَّهْرِ الَّذِىْ وُلِدَ فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جان لو! کہ ربیع الاول شریف میں محفل میلاد کرنا بدعت حسنہ ہے۔

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 391، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

امام ظہر الدین کا فتویٰ

علامہ امام ظہر الدین ترمتنی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 682 لکھتے ہیں کہ۔

وَهِيَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ ۔ اور یہ محفل میلاد بدعت حسنہ ہے۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 326، زاویہ پبلشرز لاہور

امام صدر الدین شافعی کا فتویٰ

قاضی مصر، شیخ امام صدر الدین موہوب بن عمر الجزری شافی متوفی ہجری 665 لکھتے ہیں کہ

هٰذَا بِدْعَةٌ لَابَأسَ بِهَا ۔ محفل میلاد ایسی بدعت ہے جس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 327، زاویہ پبلشرز لاہور

ڈاکٹر علوی مالکی کا فتویٰ

محدث حجاز حضرت ڈاکٹر علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

محفل میلاد بدعت حسنہ ہے اس لئے کہ یہ دلائل شرعیہ اور قواعد کلیہ کے ماتحت ہے۔

منہج السلف صفحہ 514، فرید بک سٹال لاہور

نصف درجن سے زائد علماء کرام کے اقوال آپ نے پڑھے اور سب نے یہی لکھا ہے کہ محفل میلاد بدعت حسنہ ہے۔ اور بدعت حسنہ کیا چیز ہے یہ پوچھنے کے لئے رشید گنگوہی صاحب کے پاس چلتے ہیں۔

گنگوہی صاحب لکھتے ہیں کہ

اور جس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں وہ سنت ہی ہے مگر یہ اصلاح کا فرق سے مطلب سب کا ایک ہی ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 155، دار الاشاعت کراچی

بدعت حسنہ کے جواز پر اتفاق

علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

بدعت حسنہ کے جواز پر اتفاق ہے۔ یہ مستحب ہے۔ اس میں اس شخص کو ثواب ملتا ہے جس کی نیت اچھی ہوتی ہے۔ یہ ہر وہ بدعت ہوتی ہے جو شریعت مطہرہ کے قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔ وہ کتاب وسنت میں کسی چیز کے مخالف نہیں ہوتی۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 327، زاویہ پبلشرز لاہور

اس کی تائید میں ایک حکایت پیش خدمت ہے۔

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں جان جاناں، شاہِ خوباں، سرور سروراں، سید انس وجاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمایا۔

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے

وہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے

تو انہوں نے حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو لوگ ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشیاں مناتے ہیں، دعوت دیتے ہیں، صدقات وخیرات کرتے ہیں، درود وسلام کے تحائف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوتے ہیں؟

تو لجپال آقا مصطفیٰ کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے میرے غلام

مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِهٖ ۔ جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں۔

تذکرۃ الواعظین صفحہ 554، شبیر برادرز لاہور

اقوال الشریفہ نکات الکلمۃ الطیبہ صفحہ 149، مطبوعہ اعظم گڑھ 1359ھ

سبل الھدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 325، زاویہ پبلشرز لاہور

تاریخ فرشتہ، خزینۃ الاصفیا، بحوالہ سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 2 صفحہ 162، فیروز سنز لاہور

مندرجہ بالا واقعہ سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ محفل ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعت حسنہ ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ حضور علیہ السلام بدعت ضلالت پر خوش ہوتے ہیں۔

اس لئے معترضین سے ہماری گزارش ہے کہ بدعت کی تعریف سمجھنے کے لئے كُلُّ بِدْعَةٌ ضَلَالَةٌ کے ساتھ مَالَيْسَ مِنْهُ اور مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً کو بیک وقت ملحوظ رکھیں اور اجتہاد وقیاس کی اہمیت کو یاد رکھیں اور اس کے ساتھ اباحت اصلیہ بھی دماغ میں رکھیں۔

خلاصۂ گفتگو: یہ ہے کہ جو آدمی یہ کہتا ہے کہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل سجانا بدعت ہے، تو اس کا یہ تصور اس کی نادانی ہے۔ یہ تہوار پہلے نہیں منایا گیا بعد میں کیوں منایا جاتا ہے؟

بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا تعلق حالات اور زمانہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے دو چیزیں دیکھی جاتی ہیں:

1-اس کام کی روح، 2-اس کام کی شکل وصورت۔

روح اس کا جوہر ہوتی ہے اس روح کو ہم اس کام کی بنیاد یا اساس کہتے ہیں۔ اور شکل وصورت کو ہیئت قضائیہ کہتے ہیں۔ مثلاً

اگر آپ نماز پڑھتے ہیں تو نماز کے ارکان، واجبات، سنن، اس کی شکل وصورت اور ہیئت قضائیہ ہیں۔ اور نماز کے اندر جو حضوری اور اخلاص ہے وہ اس کی روح ہے۔

اگر خالی عمل ہو مگر اس میں روح نہ ہو تو وہ عمل قابل قبول نہیں ہوتا۔ اگر خالی روح ہی روح ہو اور عمل درست نہ ہو تو وہ بھی قبول نہیں۔ دونوں کو یکجا کرنا مقصود ہے۔

وہ چیز جس کا تصور نہ قرآن میں ہو۔ اور نہ حدیث میں ہو وہ بدعت کہلاتی ہے۔ اور دین کے اندر اضافہ کے مترادف ہے اور نا جائز ہے۔

مگر اس کے برعکس بہت سے ایسے کام ہیں جن کی اصل اور روح اور بنیاد و اساس تو

قرآن کریم، حدیث شریف اور عہد رسالت میں پائی جاتی ہے۔ مگر وہ شکل جو آج موجود ہے نہ پائی جائے مگر اس کا جوہر یعنی اس کی اصل کسی نہ کسی شکل میں موجود ہو تو وہ بدعت نہیں کہلاتی۔

اصل کا قائم رہنا ضروری ہے شکل کا نہیں۔ کیونکہ شکل پر وقت اور حالات اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ سوائے ان احکام کے جن کی شکلیں خاص کر دی گئی ہیں۔

اب بہت سارے کام جن کی شکلیں بعد میں بنیں مگر اصل موجود تھا ان کو قبول کر لیا گیا۔ مثلاً

قرآن مجید پر اعراب لگانا، کیونکہ پہلے ان کی ضرورت نہیں تھی بعد میں ضرورت بن گئی۔

اسی طرح قرآن کریم کے ادب واحترام کے لئے اس کے اوپر غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ کیا اسلام کے اولین دور میں کبھی غلاف چڑھائے گئے؟ مگر بعد میں چڑھا دیئے گئے اور آج پوری امت اس کو قبول کرتی ہے۔

اسی طرح نبی کریم علیہ السلام یا خلفاء راشدین نے کبھی پختہ اور AC والی مساجد بنائی ہوں؟ پچاس پچاس فٹ کے مینار بنائے ہوں؟

کچی مساجد ہوتی تھیں بارش آتی تو کیچڑ ہو جاتا۔ چونکہ پہلے لوگوں کے مکان کچے ہوتے تھے اور اب چونکہ مکان پختہ ہیں۔ اگر مساجد کچی ہوں تو لوگوں کی نظروں میں مساجد کا وہ مقام نہیں رہے گا جو کہ ہونا چاہیے۔ اس لئے مساجد پکی بنانے کا علماء نے فتویٰ دے دیا جو آج ساری امت قبول کرتی ہے۔ اسی طرح آج جتنے علوم معرض وجود میں آ چکے ہیں کیا حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں پڑھائے جاتے تھے؟

مگر بعد کے حالات میں دین کو سمجھنے کے لئے ان علوم وفنون کی طرف توجہ دی گئی تا کہ قرآن فہمی اور دین کو سمجھنا آسان ہو جائے۔

اس ساری گفتگو سے معلوم ہوا کہ جو چیز قرآن وسنت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے۔ اور جس چیز کو قرآن وسنت کی تائید حاصل ہو جائے اور وہ بھلائی کے کام پر مبنی ہو وہ بدعت نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اسی طرح کوئی بھی فعل بدعت تب ہوتا ہے جب اس کی اصل بھی زمانہ نبوی میں نہ پائی جائے۔ اور میلاد شریف کی اصل یہ ہے کہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، اخلاق وعادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، اور ان تمام کی اصل موجود ہے، اس لئے محفل میلاد بدعت نہیں بلکہ مستحب ہے اور موجب اجر وثواب ہے۔ اللہ کریم بوسیلہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے کی اور امت مسلمہ کے درمیان اتفاق واتحاد پیدا کرنے کی اور بات بات پر بدعت کے فتوے لگانے سے پرہیز کرنے کی اور دائرہ اسلام کو اتنا تنگ نہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فیوض میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ ربیع النور یعنی ربیع الاول شریف میں نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم، باعث تخلیق دو عالم، جان دو عالم، روح دو عالم، فخر بنی آدم، واقف اسرار لوح وقلم، امام المرسلین، خاتم النبیین، اکرم الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، احمد مجتبیٰ، جناب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزارہ جاہ وجلال کے ساتھ اس خاکدان عالم کو منور و مشرف فرمایا۔

اس لئے یہ ماہ مبارک دنیائے اسلام میں شروع ہی سے محبوب ومحترم چلا آرہا ہے اور ہر دور میں اکابرین اسلام بڑے شوق وذوق سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے اور اس کی فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوتے چلے آرہے ہیں۔

محفل میلاد بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا سبب ہے، مصائب وآلام سے نجات کا ذریعہ ہے، لاتعداد فضائل وفوائد کا مجموعہ ہے۔

فائدہ نمبر 1: ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رحمتوں کا نزول

عظیم صحابیِ رسول، حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو محافل ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پس جب وہ محافل ذکر پاتے ہیں تو ان ذکر کرنے والوں کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اور زمین تا آسمان اس محفل کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ جب وہ ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے بھی آسمان پر چلے جاتے ہیں، تو اللہ کریم ان سے سوال فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے تھے؟

تو فرشتے بارگاہ الوہیت میں عرض کرتے ہیں۔

یا اللہ! تیرے بندے تیری تسبیح و تہلیل میں مشغول تھے، جنت میں جگہ مانگتے تھے، جہنم سے پناہ مانگتے تھے۔

تو ربِ محمد عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتا ہے کہ

(قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَاسَاَلُوْا)

ترجمہ: میں نے انہیں بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا عطا فرما دیا۔

شاہِ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

فرشتے رب العالمین جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ! ان میں بیٹھنے والا فلاں آدمی خطا کار ہے، وہ تو بس یونہی وہاں سے گزرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا، تو خالقِ مصطفیٰ جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتا ہے:

''میں نے اسے بھی بخش دیا'' هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقىٰ بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

(یہ ذکر کی محفل سجانے والے) وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بد بخت نہیں ہو سکتا۔

صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ جلد 3 صفحہ 537 رقم الحدیث 6408، فرید بک سٹال لاہور

صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل مجالس الذکر شرح صحیح مسلم جلد 7 صفحہ 446 رقم الحدیث 6839، فرید بک سٹال لاہور

جامع ترمذی کتاب الدعوات رقم الحدیث 3600، دار السلام ریاض سعودی عرب صفحہ 819

صحیح ابن حبان صفحہ 339 رقم الحدیث 857، دار المعرفہ بیروت لبنان

مسند احمد جلد اول صفحہ 628 رقم الحدیث 7418، بیت الافکار الدولیہ اردن

مسند احمد جلد اول صفحہ 724 رقم الحدیث 8689، بیت الافکار الدولیہ اردن

مسند احمد جلد اول صفحہ 743 رقم الحدیث 8960، بیت الافکار الدولیہ اردن

الترغیب والترہیب جلد دوم صفحہ 340 رقم الحدیث 2255، دار الحدیث قاہرہ مصر

احیاء العلوم، کتاب الاذکار والدعوات الباب الاول الفصل الثانی جلد اول صفحہ 892، مکتبۃ المدینہ کراچی

شعب الایمان جلد اول صفحہ 343 رقم الحدیث 531، دار الفکر بیروت

مشکوٰۃ کتاب الذکر شرح مشکوٰۃ جلد 3 صفحہ 405، فرید بک سٹال لاہور

وجہ استدلال: یہ ہے کہ حدیث قدسی میں ہے کہ خالق کائنات جل وعلا نے ارشاد فرمایا:

(جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِیْ فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِیْ)

ترجمہ: (اے محبوب) میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر بنایا ہے تو جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

مطالع المسرات صفحہ 243، مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور، شفا شریف جلد اول ص 21، دار الکتب العلمیہ، بیروت

نیز تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف حق تعالیٰ ہی کا ذکر ہے۔

مواعظ میلاد النبی صفحہ 13، وعظ الظہور، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

جب حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر حقیقت میں ذکر خدا ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ جہاں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل ہو وہاں فرشتوں کا نزول ہونا رحمت رب العالمین کا نزول ہے اور اہل محفل مغفرت کی نوید پاتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں آنے والے اوران کے پاس بیٹھنے والے بھی کبھی بد بخت نہیں ہو سکتے۔

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عِنْدَ ذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ ۔

صالحین کا ذکر کرنے سے اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

حلیۃ الاولیاء، جلد 7 صفحہ 274، رقم الحدیث: 10697، مطبوعہ مصر

صفۃ الصفوۃ جلداول صفحہ 18، دارالحدیث قاہرہ مصر، نزہۃ المجالس جلداوّل صفحہ 6، ممتاز اکیڈمی، لاہور

جن کے غلاموں کے ذکر پر نزول رحمت ہو اس آقا کریم علیہ السلام کے ذکر کا کیا عالم ہوگا۔ جن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہو، جن کی بیعت خدا کی بیعت ہو، جن کا پھینکنا خدا کا پھینکنا ہو، ان کا ذکر خدا کا ذکر کیونکر ہوگا۔

فائدہ نمبر 2: سرور القلوب فی ذکر المحبوب

خلاق دو عالم جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○

ترجمہ: سن لو! اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

(پارہ نمبر 13، سورۃ الرعد، آیت نمبر 28)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ذکر سے مراد شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا ذکر ہے۔

شفا شریف جلداول صفحہ 23، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

معلوم ہوا کہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بے چین دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم محفل میلاد کے ذریعہ سے ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کر کے اپنے دلوں کو باغ باغ کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے عاشقان جاں سوختہ کو اطمینان مل جاتا ہے۔

حضرت محمد بن یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَا رَاَیْتُ لِلْقَلْبِ اَنْفَعَ مِنْ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ ۔

میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی چیز ذکر اولیاء سے بڑھ کر دلوں کو نفع دینے والی ہو۔

صفۃ الصفوۃ جلد اول صفحہ 18، دار الحدیث قاہرہ مصر

جب کاملین و صالحین کا ذکر دلوں کو نفع دیتا ہے تو امام المرسلین کے ذکر کا کیا عالم ہو گا۔ جب اولیا کے ذکر سے نفع ملتا ہے تو پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے دلوں کو کتنا نفع ملتا ہو گا؟

فائدہ نمبر 3: ذکر مصطفیٰ ﷺ، عبادت خدا

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَۃِ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ ۔

انبیاء کرام علیہم الرضوان کا ذکر کرنا عبادت اور اولیاء کا ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔

جامع الصغیر صفحہ 264 رقم الحدیث 4331، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اس لئے ہم ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کر کے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ پاک رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ۔

ترجمہ: علی کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے۔

کنز العمال جلد 11 صفحہ 276، رقم الحدث 32891،

مختصر تاریخ دمشق جلد 18 صفحہ 8، دار الفکر دمشق 1404ھ

جامع الصغیر صفحہ 264 رقم الحدیث 4332، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مسند الفردوس جلد 2 صفحہ 244، دار الکتب العلمیہ، بیروت

جب جناب شیر خدا رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا عبادت ہے تو پھر اللہ کے پیارے محبوب علیہ السلام کے ذکر کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

فائدہ نمبر 4: رضائے خدا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو نہ آیا، بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کو کیسے آتا تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے تو تو اسے پوچھنے نہ گیا، تو اس بات کو نہ سمجھا کہ اگر تو اس کو پوچھنے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیونکر کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے نہ دیا، تو اس بات کو نہ جان سکا کہ اگر تو اسے کھانا دیتا تو آج میرے پاس پاتا۔

اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو تو نے نہ پلایا۔ عرض کرے گا، یا اللہ! میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا: تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تو تو نے نہ پلایا، اگر تو اسے پانی پلاتا تو آج میرے پاس پاتا۔

صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ باب فصل عیادۃ المریض صفحہ 1126 رقم الحدیث 6556، دار السلام ریاض سعودی عرب۔

جامع الصغیر صفحہ 119 ،رقم الحدیث 1934 ،دار الکتب العلمیہ ،بیروت

اس سے بڑھ کر اور دلیل کیا ہو گی؟ اللہ اللہ! جب ایک بندے کی بیمار پرسی کرنا، اسے کھانا دینا، پانی پلانا، یہ کام رضائے خدا کیلئے کئے گئے تو ان کو ایسے تعبیر کیا گیا حالانکہ خالق کائنات جل جلالہ تو ان باتوں سے پاک ہے، تو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کا ذکر کیونکر ذکر الٰہی نہ ہوگا۔

دوسری بات اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوئی کہ جب ایک بندے کو رضائے خداوندی کے لئے کھانا کھلایا جائے، پانی پلایا جائے، بیمار پرسی کی جائے تو رب العلمین راضی ہوتا ہے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو بروز قیامت باز پرس ہوگی۔

تو جب درودوسلام کے نذرانے اس محبوب کل صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کئے جائیں گے تو اندازہ کریں خدا کتنا راضی ہوگا۔

دنیا میں جب کسی کے محبوب کا ذکر کیا جائے تو خوش ہوتا ہے تو کیا خالق کائنات جل جلالہ نے جس محبوب عالیشان کے لئے کائنات کو تخلیق فرمایا اس کے ذکر سے کیونکر راضی نہ ہوگا۔

تو محفل میلاد شریف ایک ذریعہ ہے خالق کائنات کو راضی کرنے کا۔

فائدہ نمبر 5: حصول وراثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امام طبرانی، بسند حسن روایت کرتے ہیں کہ

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ زادشرفہ کے مقدس بازار سے گزرے، اور وہاں لوگوں کو کھڑے ہو کر آواز دی۔

اے بازار والو! تم کس قدر نیکی حاصل کرنے سے عاجز ہو! انہوں نے عرض کیا کیا ہوا؟ تو فرمایا۔

ذَاكَ مِيرَاثُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسَّمُ وَاَنْتُمْ هَاهُنَا ۔

ترجمہ: یہ وراثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم ہو رہی ہے اور تم یہاں بیٹھے ہو۔

اَلَا تَذْهَبُوْا فَتَاخُذُوْنَ نَصِيْبَكُمْ مِنْهُ ۔

جاؤ اور جا کر اپنا حصہ وصول کر لو۔

پوچھا کہاں؟ فرمایا مسجد میں۔ تو لوگ مسجد کی طرف دوڑے یہاں تک کہ واپس آ

کر کہنے لگے کہ ہم مسجد گئے مگر وہاں پر کچھ بھی تقسیم ہوتے نہیں دیکھا۔ فرمایا: تم نے مسجد میں کوئی آدمی نہ پایا؟ عرض کرنے لگے ہاں: کچھ لوگ دیکھے کہ نماز پڑھتے ہیں، کچھ تلاوت قرآن کرتے ہیں، کچھ درس و تدریس کرتے ہیں۔ فرمایا: تم پر افسوس ہے یہی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت ہے۔

مجمع الزوائد جلد اوّل صفحہ 164، رقم الحدیث: 505، دار الکتب العلمیہ، بیروت

معجم الاوسط جلد اول صفحہ 390 رقم الحدیث 1429، ملخصاً، دار الفکر بیروت لبنان 1420ھ

احیاء العلوم جلد اول کتاب الاذکار والدعوات الباب الاول فصل ثانی صفحہ 892، مکتبۃ المدینہ کراچی

اس حدیث شریف سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔

1- قرآن و سنت اور علم دین سننے کے لئے لوگوں کو بلانا جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل سے ثابت ہوا۔

2- محفل میلاد شریف کی فضیلت ثابت ہوئی کہ اس میں بھی لوگ پہلے ظہر، مغرب یا عشاء کی نماز ادا کرتے ہیں اس کے بعد تلاوت قرآن ہوتی ہے، اس کے بعد بارگاہ نبوی میں نذرانہ عقیدت پیش کیا جاتا ہے اور پھر کوئی عالم دین قرآن و حدیث پر مبنی بیان لوگوں کو سناتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کا نقشہ حدیث پیش فرما رہی ہے۔ معلوم ہوا کہ محفل میلاد ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جانے اور سننے سے وراثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر 6: گناہوں کا کفارہ

نبی پاک سرکار، سید المرسلین، سرور دنیا و دیں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمَجْلِسُ الصَّالِحُ يُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ اَلْفَيْ اَلْفِ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ السُّوْءِ۔

ترجمہ: اچھی محفل مومن کے لئے 20 لاکھ بری مجلسوں کا کفارہ ہے۔

احیاء العلوم کتاب الاذکار والدعوات الباب الاول الفصل الثانی جلد اول صفحہ 891، مکتبۃ المدینہ کراچی

فردوس الاخبار، جلد اوّل صفحہ 158 رقم الحدیث 583، دار الکتب العلمیہ بیروت 1406ھ

تو جس محفل میں تلاوت قرآن ہو، نعت سرور کائنات پڑھی جائے، قرآن وسنت پر مشتمل بیان ہو، حضور علیہ السلام کی ذات والا صفات پر درود وسلام پڑھا جائے اس سے اچھی محفل اور کون سی ہوگی۔

فائدہ نمبر 7: بے شمار برکات

میلاد شریف کی محفل کے مجربات میں سے تجربہ شدہ بات یہ ہے کہ جس سال یہ محفل منعقد کی جائے اس سال میں خوب خیر وبرکت، سلامتی وعافیت، کشادگی رزق اور اولاد میں برکت ہوتی ہے۔ آبادی اور شہروں میں امن وسلامتی وَالْقَرَارُ فِي الْبُيُوْتِ بِبَرَكَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اور گھروں میں سکون وقرار نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی برکت سے رہتا ہے۔

ابن جوزی، المیلاد النبوی صفحہ 71، مطبوعہ لاہور

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الوسائل فی شرح الشمائل'' میں لکھتے ہیں کہ:

مَا مِنْ بَيْتٍ اَوْ مَسْجِدٍ اَوْ مَحَلَّةٍ قُرِئَ فِيْهِ مَوْلِدُ النَّبِيِّ اِلَّا حَفَّتِ الْمَلٰئِكَةُ ۔

کوئی گھر، کوئی مسجد، کوئی محلّہ، ایسا نہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھا جائے مگر فرشتے اس گھر یا مسجد یا محلّہ کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اس کے اہل خانہ پر بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق ہوتے ہیں یعنی جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کروانے والوں کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے، اللہ کریم اس گھر والوں کو قحط، بیماری، جلنے، غرق ہونے، آفات وبلیات، بغض وحسد اور بری نگاہ سے محفوظ فرما دیتا ہے اور جب

وہ مر جاتا ہے تو اس پر منکر نکیر کے جوابات آسان فرما دیتا ہے۔ اور وہ قادر مطلق کے ہاں مقام صدق میں ہوتا ہے۔

نعمت الکبریٰ، صفحہ 26، زاویہ پبلشرز لاہور

فائدہ نمبر 8: شفاعت مصطفیٰ ﷺ

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

مَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِہٖ کَانَ الْمُصْطَفٰی لَہٗ شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا وَاَخْلَفَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِکُلِّ دِرْھَمٍ عَشْرًا ۔

ترجمہ: جو آدمی مصطفیٰ کریم علیہ السلام کے میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کرے گا نبی کریم علیہ السلام اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اللہ کریم اسے ایک درہم کے دس دراہم عطا فرمائے گا۔

مولد العروس صفحہ 9، دار الکتب السعبیہ بیروت لبنان

علامہ سید احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ جو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سچا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں خوشی کا اظہار کرے، اور اس ماہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرے، جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں جو ولادت سعادت کے موضوع پر ہیں۔ ایسا کرنے والے کے لئے ممکن ہے کہ وہ بہت جلد نبی کریم علیہ السلام کی شفاعت سے ان حضرات میں شامل کر دیا جائے جو سابقین اور بہترین لوگ ہوئے، اس لئے کہ جس شخص کے جسم میں حضور شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رچ بس جاتی ہے وہ کبھی بوسیدہ نہیں ہوتا۔ کل قیامت کو جو لوگ بھی مرتبہ شفاعت پائیں گے انہیں یہ مرتبہ شاہِ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہی ملے گا۔ جب نیک لوگ شفاعت کریں گے تو انہیں یہ مقام نبی کریم علیہ السلام کی محبت کی بنا پر ملا اور ان کی شفاعت سے اغیار بخشے جائیں گے تو کم از کم یہ بات ضرور ہو گی

کہ محفل میلاد کا انعقاد اوروں کے لئے نہ سہی صرف اس محفل کرنے والے کے لئے شفاعت کا سبب بن جائے گا۔

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 395، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

فائدہ نمبر 9: جہنم سے پردہ

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِہٖ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ وَ سِتْرًا ۔

ترجمہ: جو آدمی نبی کریم علیہ السلام کے میلاد پر خوشی کا اظہار کرے تو اس کے اور جہنم کے درمیان پردہ کر دیا جاتا ہے۔

مولد العروس صفحہ 9

فائدہ نمبر 10: میلاد کی خوشی میں جنت

علامہ جوزی لکھتے ہیں:

جو آقا کریم علیہ السلام کی ولادت کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ خوش بخت ہے۔ اور خوشی، عزت اور خیر وفخر کو پالے گا۔ جنات عدن میں موتی سے مرصع تاج اور سبز لباس کے ساتھ داخل ہوگا۔ اس کو محل عطا کئے جائیں گے۔ ہر محل میں کنواری حور ہے، تو درود بھیجو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی ولادت کے باعث بھلائی عام پھیلائی گئی۔ اور جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجا ہمارا رب کریم اس پر دس مرتبہ جزا دے گا۔

مولد العروس صفحہ 9، دار الکتب السعبیہ بیروت لبنان

فائدہ نمبر 11: خطرات سے حفاظت

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی بزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

میں خطرے میں گھر گیا اور مجھے اس خطرے سے اللہ کریم نے صرف اس لئے نجات عطا فرمادی کہ میرے دل میں محفل میلاد منعقد کرنے کا خیال تھا۔

جواہر البحار جلد 3 صفحہ 395، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

میں لجپالاں دے لڑ لگی ہاں

جاپان میں مقیم پاکستانی نوجوان محمد سرور نے بتایا کہ

زلزلہ اور سونامی کی تباہ کاریوں سے اس وقت مرید کے، لاہور، فیصل آباد، گجرات، سیالکوٹ وغیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک سو سے زائد پاکستانی معجزانہ طور پر محفوظ رہے جبکہ وہ ایک کھلی جگہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں محفل نعت سجا کر بیٹھے تھے۔ بڑی بڑی عمارتیں درختوں کے پتوں کی طرح جھولتی ہوئی نظر آتی تھیں۔

روزنامہ خبریں 13 مارچ 2011ء صفحہ نمبر 1، صفحہ 6، بقیہ نمبر 16 محفل نعت

فائدہ نمبر 12: فالج سے شفا

ملکہ ہانس کا علاقہ 16 ای بی ہے، 24 سالہ جوان ہے نام اس کا ثناء اللہ ہے، فالج کا حملہ ہوتا ہے، ہاتھ پاؤں کی حرکت بند ہو جاتی ہے، لاہور کے بڑے بڑے ہسپتالوں کے معروف ڈاکٹروں کے پاس علاج کے لئے جاتے ہیں مگر شفا نہیں ہوتی، آخر تنگ آ کر ورثا مریض کو گھر لے آتے ہیں، اتنے میں جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے چاند کے طلوع ہونے کا چاند نظر آتا ہے، ربیع الاول تشریف لاتا ہے، بارہویں شریف کی رات آتی ہے، گاؤں کی مسجد میں محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے، ثناء اللہ گھر والوں کو کہتا ہے کہ مجھے بھی محفل پاک میں لے چلو۔ گھر والے لا کر اسے مسجد کے صحن میں لٹا دیتے ہیں، تلاوت قرآن ہوتی ہے، نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی جاتی ہے، شان حبیب خدا پر تقاریر ہوتی ہیں، اور آخر پر دعا ہوتی ہے، لوگ کھڑے ہوتے ہیں گھروں کو جانے کے لئے تو اللہ کے فضل ورحمت سے اور محبوب پاک علیہ السلام کی نگاہ کرم سے، ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے، فالج کا مریض ثناء اللہ بھی ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے۔ فضا نعرہائے تکبیر ورسالت سے گونج جاتی ہے، سبحان اللہ۔

روزنامہ نوائے وقت 12 ربیع الاول 27 فروری 2010ء صفحہ 13

قربان جائیں پیارے آقا کریم علیہ السلام کی تشریف آوری اور آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ذکر پاک کی برکات پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے، بدبختی ختم ہوتی ہے، دلوں کو سکون ملتا ہے، خدا کی عبادت ہوتی ہے، رب کریم عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے، وراثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علم حاصل ہوتا ہے، گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے، شفاعت رسول حاصل ہوتی ہے، جہنم سے پردہ حائل ہو جاتا ہے، جنت کی خوشخبری ملتی ہے، خطرات سے حفاظت ہوتی ہے، بیماریوں سے شفا ملتی ہے اور دیگر بے شمار فضائل وفوائد ہیں لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کے یہاں ہم نے بارہ ربیع الاول کی نسبت سے صرف بارہ فضائل وفوائد قارئین کی نذر کیئے ہیں۔

اندازہ کریں کہ کتنا بدبخت وہ آدمی ہے جو اتنی برکتوں والی محفل سے روکنے کے درپے ہوتا ہے، اللہ کریم بوسیلہ مصطفیٰ علیہ السلام سمجھنے کی اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل بکثرت سجانے کی، اپنی عاقبت سنوارنے کی اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بگڑی بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عید میلاد النبی ﷺ

عالم اسلام کے تمام مسلمان، صحیح العقیدہ محبان رسول، حقیقی اہلسنّت و جماعت حنفی، بارہ ربیع الاول شریف کو خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں، یوم ولادت نبوی شاندار طریقہ سے مناتے ہیں، اور یوم ولادت کو عید سے بڑھ کر سمجھتے ہیں، کیونکہ یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشقان رسول کے لئے عید سے زیادہ خوشی اور مسرت کا دن ہے، اور یہ دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ عام طور پر اس شبہ کو بھی بڑے زور وشور سے پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام میں تو صرف دو ہی عیدیں ہیں یہ تیسری کہاں سے آگئی؟ یہ تو دین میں اضافہ ہے۔

مگر ہم اللہ کریم کے فضل عظیم سے دلائل کے ساتھ ثابت کریں گے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی باعث عیدین ہے۔

دلیل نمبر 1: علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ عید کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

عید اس دن کو کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے۔

تو کیا یوم ولادت نبوی ہر سال نہیں آتا؟ کیا لوٹ کر آنے کی وجہ سے اس کو عید نہیں کہا جا سکتا؟ آگے چل کر علامہ مزید لکھتے ہیں:

يُسْتَعْمَلُ الْعِيْدَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فِيْهِ مَسَرَّةٌ ۔

پھر عید کا لفظ ہر خوشی کے دن کے لئے استعمال ہونے لگا۔

المفردات صفحہ 352 مکتبۃ المرتضویہ ایران

مرقات شرح مشکوٰۃ جلد 3 صفحہ 243 مکتبہ امدادیہ ملتان

علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ ''عید'' کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَلْعِیْدُ السُّرُوْرُ الْعَائِدِ وَلِذٰلِكَ سُمِّیَ الْعِیدِ عِیْدًا ۔

عید لوٹ کر آنے والی خوشی کو کہتے ہیں اسی لئے یوم عید کو عید کہا جاتا ہے۔

تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ 289 مطبوعہ بیروت لبنان

اور ہم اہلسنّت بھی یوم ولادت کو خوشی کی وجہ سے عید کہتے ہیں۔

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ

عید خوشی اور مسرت کا نام ہے اور اہل دنیا کے نزدیک ہر قسم کا سرور وانبساط اور ہر طرح کی فرحت وابتہاج عید کے مترادف ہے۔ لیکن شریعت مقدسہ اور ملت بیضا کی نظر میں عید اس خوشی اور مسرت کو کہتے ہیں جو نعماء ربانی اور کرم ہائے الٰہی کے شکر اور اس کے فضل کے وجود پر ادائے نیاز کے لئے کی جاتی ہے۔

ملفوظاتِ محدث کشمیری صفحہ 313، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

اور ہم بھی یوم ولادت کے موقع پر اللہ کریم کے احسان عظیم وفضل عمیم پر شکر کا اظہار کرتے ہیں اور بے پناہ خوشی کی وجہ سے اسے عید قرار دیتے ہیں۔

دلیل نمبر 2: رب محمد جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ج

ترجمہ: اے ہم سب کو پالنے والے! اتار ہم پر خوان آسمان سے اور وہ عید کا دن بن جائے ہم سب کے لئے اور تیری نشانی بن جائے۔

(پارہ نمبر 7، سورت المائدہ، آیت نمبر 114)

اب مقام غور ہے کہ جس دن آسمان سے کھانا آئے وہ تو عید کا دن بن جائے اور جس دن خدا کی خدائی کا سلطان تشریف لایا وہ عید کیونکر نہیں ہوسکتا؟

ہوسکتا ہے کوئی آدمی یہ اعتراض کرے کہ یہ گزشتہ امت کا واقعہ ہے ہمارے لئے قابل قبول وحجت نہیں۔تو جواباً عرض ہے کہ سابقہ امتوں کی جو بات بغیر تردید کے اسلام نے بیان فرمائی وہ اس لئے حجت ہے۔

اعتراض: تم لوگ خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قیاس کرتے ہو؟

جواب نمبر 1: ہم خود کو نہیں بلکہ محبوب کائنات علیہ السلام کے میلاد شریف کی محفل اور خوشی کو قیاس کرتے ہیں۔

جواب نمبر 2: یہاں قیاس والی کوئی بات نہیں بلکہ یہاں علت بیان ہو رہی ہے کہ نزول دسترخوان والے دن کو عید کیوں کہا گیا؟

صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کا نزول ہوا۔

اور اسی لئے تو ہم یوم ولادت نبوی کو ''عید'' کہتے ہیں اس دن صرف نعمت کا نہیں بلکہ خازن خزائن خداوندی اور قاسم نعماء ربانی کی تشریف آوری ہوئی۔

جن کے قدموں کی برکت سے ہم غریبوں کو تین وقت کھانا ملتا ہے ان کی تشریف آوری عید کیوں نہیں ہوسکتی؟

دلیل نمبر 3: یوم جمعہ کو عید قرار دینا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنی کتاب میں ایک آیت ایسی پڑھتے ہیں اگر ہم یہود پر وہ اترتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی آیات؟ اس نے کہا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ عَرَفْنَا الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِىْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمُ جُمُعَةِ ۔

ہم اس جگہ کو بھی جانتے ہیں اور اس مکان کو بھی جہاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی جمعہ کا دن تھا اللہ کے محبوب علیہ السلام میدان عرفات میں تشریف فرما تھے جب یہ نازل ہوئی۔

بخاری جلد اول صفحہ 122 كتاب الايمان باب زيارة الايمان و نقصانه، رقم الحدیث 45، فرید بک سٹال لاہور

بخاری کتاب المغازی باب حجۃ الوداع جلد دوم صفحہ 711، رقم الحدیث 442، فرید بک سٹال لاہور

بخاری کتاب التفسیر باب سورۃ المائدہ جلد دوم صفحہ 804، رقم الحدیث 4606، فرید بک سٹال لاہور

بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، جلد 3 صفحہ 850، رقم الحدیث 7268، فرید بک سٹال لاہور

مسلم کتاب التفسیر صفحہ 1305 رقم الحدیث 5727-5726، دارالسلام ریاض سعودی عرب، فرید بک سٹال لاہور

ترمذی کتاب التفسیر صفحہ 685، رقم الحدیث 3043، دارالسلام ریاض سعودی عرب، فرید بک سٹال لاہور

سنن نسائی کتاب مناسک الحج باب ذکر فی یوم عرفۃ جلد دوم صفحہ 281، رقم الحدیث 3002

سنن الکبریٰ للنسائی جلد 10 صفحہ 79، رقم الحدیث 11072، کتاب التفسیر باب سورۃ المائدہ، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

سنن الکبریٰ للنسائی جلد 4 صفحہ 152، رقم الحدیث 3980، کتاب المناسک باب ضرب الغیاب بعرفۃ، مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان

صحیح ابن حبان صفحہ 167، رقم الحدیث 185، دارالمعرفہ بیروت لبنان

مسند احمد جلد اول صفحہ 42، رقم الحدیث 188، بیت الافکار الدولیہ اردن

شعب الایمان جلد اول صفحہ 53، رقم الحدیث 33، دارالفکر بیروت لبنان

سنن الکبریٰ بیہقی جلد 5 صفحہ 283، رقم الحدیث 9478، دارالحدیث قاہرہ مصر

تفسیر ابن کثیر جلد دوم صفحہ 30، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

تفسیر بغوی جلد دوم صفحہ 7، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

تفسیر قرطبی جلد 6 صفحہ 42، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

تفسیر طبری جلد 6 صفحہ 99، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

زادالمعاد جلد اول صفحہ 83، نفیس اکیڈمی کراچی

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جواب کی مزید وضاحت حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایک ایسی قوم کو جانتا ہوں اگر ان پر یہ آیت نازل ہوتی تو وہ اس دن کا انتظار کرتے اور اسے عید کے طور پر مناتے۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی آیت؟ تو میں نے کہا: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ (الخ)

تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی، یوم جمعہ اور یوم عرفہ۔ وَھُمَا لَنَا عِیْدَانِ ۔ اور وہ دونوں ہی ہمارے عید کے دن ہیں۔

طبرانی معجم الاوسط جلد اول صفحہ 242، رقم الحدیث 830، دار الکتب العلمیہ، بیروت

فتح الباری جلد اول صفحہ 105، دار النشر الکتب الاسلامیہ لاہور پاکستان

تفسیر ابن کثیر جلد دوم صفحہ 30، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

احیاء العلوم جلد اول صفحہ 599، پروگریسو بکس لاہور

حضرت تاجدار عدالت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ''عرفہ اور یوم الجمعہ'' کے الفاظ سے ہی اس کا مکمل جواب دے دیا اور واضح کر دیا کہ یوم جمعہ اور عرفہ دونوں ہی پہلے سے ہمارے عید کے دن ہیں۔ یوم جمعہ ہفتہ وار عید اور یوم عرفہ سالانہ عید۔

اس معنیٰ کی تائید میں ہم ایک اور روایت نذر قارئین کرتے ہیں کہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی آیت کریمہ کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کھڑا تھا۔ اس نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

فَاِنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَ یَوْمِ عَرَفَۃَ ۔

بے شک یہ آیت دو عیدوں کے دن نازل ہوئی جمعہ اور عرفہ۔

ترمذی کتاب التفسیر صفحہ 685، رقم الحدیث 3044، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب
معجم کبیر جلد 12 صفحہ 143، رقم الحدیث 12835، دار الاحیاء بیروت لبنان
تفسیر طبری جلد 6 صفحہ 100، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
تفسیر ابن کثیر جلد دوم صفحہ 30، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
مشکوٰۃ باب الجمعہ فصل ثالث، اشعۃ اللمعات جلد دوم صفحہ 616، فرید بک سٹال لاہور

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ۔

اس یہودی کا مقصد یہ تھا کہ تعجب ہے تم مسلمانوں پر کہ اتنی عظیم الشان آیت شریفہ نازل ہوئی اور تم اس کو عید کے طور پر نہیں مناتے؟

اشعۃ اللمعات جلد دوم صفحہ 616، فرید بک سٹال لاہور

یعنی یہودی نے یہ اعتراض کیا کہ مسلمان قدر نہیں کرتے اور ہم قدر کرنے والے ہیں۔ کیونکہ ان کی کتاب قرآن مجید میں ایسی عظیم الشان آیت ہے جس میں دین اسلام کے مکمل کبھی نہ منسوخ ہونے کی اور تا قیام قیامت رہنے کی خبر دی گئی۔ لیکن ان مسلمانوں نے اس کے نزول پر کوئی خوشی نہیں منائی اور ہم یہودی ایسے قدردان ہیں کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو قیامت تک عید مناتے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کا خلاصہ یہ تھا کہ ارے بے وقوف یہودی جس دن یہ اتری قدرتی طور پر اس دن دو عیدیں جمع تھیں، عرفہ کا دن بھی عید اور جمعہ بھی عید، یاد رہے کہ یہ آیت حج اکبر کے دن میدان عرفات میں نازل ہوئی۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس دن کوئی نعمت خداوندی نازل ہو اس دن عید منانا شرعاً اچھا ہے۔

اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور رب کریم جل وعلا کا احسان عظیم اور انعام کیا ہوگا؟ اسی لئے ہم یوم ولادت کو عید کہتے ہیں کہ رب کریم نے ہم عاصیوں پر احسان عظیم و فضل عمیم فرمایا۔

ہمارا موقف

جس دن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کوئی نعمت عطا فرمائی ہو، تو جب وہ دن لوٹ کر آئے تو اس نعمت کی یاد اور خوشی کے لئے اس دن کو عید کہا جاتا ہے۔ یوم الفطر ایک یہ کہ روزوں کے بعد کھانے پینے کی اجازت کی نعمت ملی تو یہ دن عید ہوا۔

10 ذوالحج کو اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ ذبح ہوا تو اس نعمت کی یاد میں یہ دن عید ہوا۔

جمعہ کے روز حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی تو یہ دن عید ہوا۔ اور بارہ ربیع النور شریف کو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم، سرور آدم و اولاد آدم، شاہِ خوباں، سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو یہ دن عید کا دن کیوں نہیں ہوگا۔

وجود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

شرعی اور اصطلاحی عید تو صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔ یوم جمعہ، یوم عرفہ تو عرفاً عید ہیں۔ اور تمام نعمتوں کی اصل سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کے والد محترم کی ذات ہے سو جن دن یہ نعمت حاصل ہوئی وہ تمام عیدوں سے بڑھ کر عید ہے اور یہ بھی عرفی عید ہے شرعی نہیں۔

اسی لئے مسلمان ہمیشہ سے بارہ ربیع النور شریف کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

عید مسلمین

اللہ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ ۔

بے شک یہ دن (جمعہ) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے۔

سنن الکبریٰ جلد 3 صفحہ 643، رقم الحدیث 6961-5960

سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 291، رقم الحدیث 1098، فرید بک سٹال لاہور

معجم الاوسط جلد 6 صفحہ 287، رقم الحدیث 7355، دار الکتب العلمیہ، بیروت

الترغیب والترہیب جلد اول صفحہ 323، رقم الحدیث 1064، دار الحدیث قاہرہ مصر

حضور صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ شریف کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

هُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ .

ترجمہ: جمعہ شریف کا درجہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی زیادہ ہے۔

سنن ابن ماجہ باب فی فضل الجمعہ جلد اول صفحہ 288، رقم الحدیث 1084، فرید بک سٹال لاہور

الترغیب والترہیب جلد اول صفحہ 317، رقم الحدیث 1044، دار الحدیث قاہرہ مصر

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ .

بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔

صحیح ابن خزیمہ جلد دوم صفحہ 1035، رقم الحدیث 2166، المکتب السلامی بیروت لبنان

صحیح ابن حبان صفحہ 995، رقم الحدیث 3610، دار المعرفہ بیروت لبنان

الجامع الصغیر صفحہ 52، رقم الحدیث 2522، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مسند احمد جلد اول صفحہ 675، رقم الحدیث 8012، بیت الافکار الدولیہ اردن

مسند احمد جلد اول صفحہ 874، رقم الحدیث 10903، بیت الافکار الدولیہ اردن

کشف الغمہ جلد اول صفحہ 464، ادارہ پیغام القرآن لاہور

حضرت ایاس بن رملہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے تھے کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو عیدیں پائیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی اور جمعہ کی رخصت عطا فرمائی۔

سنن دارمی صفحہ 256، رقم الحدیث 1653، مکتبۃ الطبری مصر

سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ 406، رقم الحدیث 1070، فرید بک سٹال لاہور
سنن نسائی جلد اول صفحہ 543، رقم الحدیث 1090، فرید بک سٹال لاہور
مستدرک حاکم جلد اول صفحہ 417، رقم الحدیث 1063، مکتبۃ العصریہ بیروت لبنان
سنن الکبریٰ جلد دوم صفحہ 310، رقم الحدیث 1806، مؤسسۃ الرسالہ بیروت
صحیح ابن خزیمہ جلد اول صفحہ 709، رقم الحدیث 1464، المکتب الاسلامی بیروت لبنان
سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 345، رقم الحدیث 1310، فرید بک سٹال لاہور

مندرجہ بالا حدیث شریف میں جمعہ شریف کی عید کہا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَدِ اجْتَمَعَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا عِیْدَانِ ۔

ترجمہ: تحقیق آج کے دن تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں (یعنی جمعہ اور عید)

سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ 407، رقم الحدیث 1073، فرید بک سٹال لاہور
سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 345، رقم الحدیث 1311، فرید بک سٹال لاہور
مستدرک حاکم جلد اول صفحہ 417، رقم الحدیث 1064، مکتبۃ العصریہ بیروت لبنان

حضرت عطا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جمعہ اور عید جمع ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

عِیْدَانِ اجْتَمَعَ فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ ۔

آج دو عیدیں ایک دن جمع ہوگئیں۔

سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ 407، رقم الحدیث 1072، فرید بک سٹال لاہور

الحمدللہ: نصف درجن سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہو گیا کہ جمعہ شریف بھی عید کا دن ہے اور یوم عرفہ بھی۔

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

بالآخر امت مرحومہ کے حصہ میں ہی یہ شرف آنا تھا سو آ گیا۔ اور جمعہ ان کی ہفتہ کی عید

قرار پائی۔

ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 318، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

سال میں 52 جمعے اور ایک یوم عرفہ 53 عیدیں تو ثابت ہو گئیں۔ مزید آگے چلتے ہیں۔

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ
جناب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاَيَّامِ التَّشْرِيْقِ عِيْدِنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ ۔

ترجمہ: اور ایام تشریق بھی عید کے دن ہیں اہل اسلام کے لئے
(یعنی 9 تا 13 ذوالحج)

صحیح ابن حبان صفحہ 994، رقم الحدیث 3603، دار المعرفہ بیروت لبنان

جامع الترمذی صفحہ 194، رقم الحدیث 773، دار السلام ریاض سعودی عرب

پانچ ایام تشریق ملانے سے 58 ایام عید ثابت ہو گئے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَكُلُّ يَوْمٍ لَا يَعْصَى اللّٰهُ فِيْهِ فَهُوَ عِيْدٌ ۔

ہر وہ دن جس دن اللہ کریم کی نافرمانی نہ کی جائے وہ عید کا دن ہے۔

نہج البلاغہ صفحہ 943 ملفوظ نمبر 428، ادارہ معارف نشر اسلامی لاہور

سال میں اگر آدمی کم از کم دو دن ہی لگا لو گناہوں سے بچے تو 58 اور دو 60 ایام عید ثابت ہو گئے۔

خادم رسول حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
مومن کی پانچ عیدیں ہیں۔ جس دن گناہ سے محفوظ رہے، جس دن خاتمہ بالخیر ہو، جس دن پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزرے، جس دن جنت میں داخل ہو، جب پروردگار کا دیدار نصیب ہو۔

درۃ الناصحین صفحہ 311، الکتب الثقافیہ بیروت لبنان 2008ء

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث 17 مئی 1963ء

پانچ یہ ملانے سے پینسٹھ 65 ایام عید ثابت ہو گئے۔ مزید آگے چلتے ہیں۔

علامہ سید عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

اس سال ہمیں پانچ عیدیں نصیب ہوئیں۔ دو عیدیں شرعی عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور تین عیدیں وہ جو کہ شرعی نہیں (بلکہ عرفی ہیں) زیارت روضہ حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، امیر مکہ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا اور مدینہ منورہ میں ماہ رمضان نصیب ہوا۔

جواہر البحار جلد چہارم صفحہ 104، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

70 ایام عید ثابت ہو گئے۔ مزید آگے چلتے ہیں۔

عید بعثت:

غیر مقلدین کا ترجمان کہتا ہے کہ۔

اگر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا ہے تو رحمۃ للعلمین کی ذات گرامی کی طرف دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دن کیسے منایا تھا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دن منایا پر اتنی ترمیم کے ساتھ کہ تنہا اسے "عید میلاد" نہیں رہنے دیا بلکہ "عید میلاد اور عید بعثت" کہہ کر منایا، اور منایا بھی روزہ رکھ کر اور سال بہ سال نہیں بلکہ ہر ہفتہ منایا۔

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور 27 مارچ 1981ء

اللہ کی قدرت، مخالفین نے عید میلاد کا انکار کرتے کرتے ساتھ عید بعثت بھی تسلیم کر لی۔ 72 ایام عید ثابت ہو گئے۔

یہ کہنا کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں تیسری کا وجود نہیں راقم کے خیال میں یہ احادیث سے لاعلمی کی واضح دلیل ہے۔ اگر دو فطر و اضحیٰ کے علاوہ عید کہنے والے بدعتی ہیں تو کیا خیال ہے علامہ عبدالغنی نابلسی کے بارے میں اور خود مخالفین کا اپنے بارے میں جیسا

کہ غیر مقلدین نے عید بعثت بھی ثابت کی ہے۔

اب حاضر ہوتے ہیں علماء دیوبند کی خدمت میں کہ ان کے نزدیک دونوں کے علاوہ کوئی اور عید ہے کہ نہیں؟

حقیقی عید:

جامعہ اشرفیہ کا ترجمان لکھتا ہے کہ

20 اکتوبر بروز منگل 2009ء جامعہ اشرفیہ میں خواجہ خان محمد کی تشریف آوری ہوئی۔ جامعہ اشرفیہ کے تمام اساتذہ اور طلباء کے لئے حقیقتاً عید کا دن تھا۔

ماہنامہ الحسن صفحہ 56-55، نومبر 2009ء

سبحان اللہ! یوم ولادت کو ہم عرفی طور پر بھی عید کہیں تو بدعت اور خواجہ خان صاحب آئے عید حقیقی بھی عین شریعت۔

تمہارے خواجہ صاحب جس دن آئے تمہارے مدرسہ میں تو تمہاری عید ہوگئی اور ہم گنہگاروں کے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس دن تشریف لائے وہ ہماری عید ہوگئی۔ آپ کو اپنے خواجہ کی آمد مبارک ہو اور ہمیں دارین کے سطان کی آمد مبارک ہو۔

مفتی صاحب کی عید:

جامعہ اشرفیہ کا ترجمان کہتا ہے کہ۔

حضرت مفتی محمد حسن صاحب امرتسری دیوبندی کے پاؤں پر ایک زہریلا قسم کا پھوڑا ہو گیا تھا۔ جس نے رفتہ رفتہ ساری پنڈلی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ جب وہ زخم اور بڑھنے لگا تو مخلصین کے اصرار پر ٹانگ کٹوانے پر راضی ہو گئے۔ جب آپ کی ٹانگ کاٹی گئی تو ڈاکٹروں کو خطرہ تھا کہ آپ بچ نہ سکیں گے۔ کرنل امیر الدین صاحب گھبرائے ہوئے تھے اور ٹانگ کاٹ رہے تھے اور ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب ٹانکے لگا رہے تھے اور کرنل ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ مفتی صاحب بھی پریشان ہوں گے، مگر آپ بالکل مطمئن تھے اور فرمایا کہ ''میرے لئے تو آج

عید ہے۔"

ماہنامہ الحسن جولائی 2012ء صفحہ 10

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس وقت کسی مفتی نے فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ حضرت عیدیں تو اسلام میں صرف دو ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ یہ تیسری ٹانگ کٹوانے والی عید کہاں سے آگئی؟

جب خواجہ صاحب جامعہ اشرفیہ آئے اور حقیقی عید ہوئی تو کون سے مفتی صاحب نے کلمہ حق بلند کیا کہ آپ لوگ سب بدعتی ہو گئے ہو اور دوزخی بھی کیونکہ عید تو صرف دو ہیں؟

اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اتنا غصہ اور پاسِ شریعت صرف عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی کیوں۔ جب ٹانگ کٹے حضرت کی اگر وہ دن عید ہے تو جس دن سارے عالم کی بدبختی وظلمت وضلالت کٹی، کفر وشرک کی بیماری سے عالم کو شفا ملی وہ بارہ ربیع الاول عید کیونکر نہ ہوگا۔

سنہری عید:

عبدالحئی دیوبندی، ابوالحسن علی ندوی دیوبندی، انوار الحق قاسمی دیوبندی لکھتے ہیں کہ۔

محمد شاہ آغا خان گجراتی ہجری 1339 میں ہندوستان آئے اور اس کے ماننے والوں نے ہجری 1354 میں سنہری عید کے موقع میں ایک جلسہ قائم کر کے اس کو بمبئی شہر میں ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ سونے سے وزن کیا۔ ہجری 1361 میں ان کی ہیرے کی عید کے موقع پر ہیرے سے دو مرتبہ وزن کیا۔

نزھۃ الخواطر جلد 8 ترجمہ بنام چودھویں صدی کے علماء برصغیر صفحہ 546 دار الاشاعت کراچی

جب سنہری عید اور ہیرے کی منانا جائز ہے تو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جائز کیوں نہیں؟

سلف صالحین اور عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم : علامہ قسطلانی، علامہ شیخ دہلوی، علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین لکھتے ہیں:

فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَءً اِتَّخَذَ لَيَالِىْ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا ۔

اللہ کریم اس بندے پر رحم فرمائے جو ماہ میلاد کی راتوں کو عید بنالے۔

مواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی جلد اول صفحہ 262، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

ماثبت باالسنة فی ایام السنة صفحہ 274، دارالاشاعت کراچی

انوار محمدیہ من المواہب اللدنیہ صفحہ 44، مکتبہ نبویہ لاہور

اور ساتھ وجہ بھی لکھی علماء اعلام وآئمہ کرام نے۔

تا کہ جس کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہو وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے (میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کہنے سے)

مومن کے ماہ وسال صفحہ 85، دارالاشاعت کراچی

یہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کوئی معمولی مولوی نہیں ہیں کہ صرف بخاری شریف کا ترجمہ پڑھ کر ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے شروع کر دیے ہوں بلکہ یہ شارح بخاری ہیں ''ارشاد الساری شرح صحیح بخاری'' عربی زبان میں ہے، مواہب اللدنیہ شریف آپ کی مشہور زمانہ اور لازوال کتاب ہے۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کوئی خطیب یا مقرر نہیں بلکہ بہت بڑے محدث، عاشق رسول، فنافی الرسول اور ایک شارح حدیث ہیں، مشکاۃ شریف کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو عدد شروحات لکھی ہیں، ایک فارسی میں اور دوسری عربی میں، مدارج النبوت، جذب القلوب، اخبار الاخیار، مشہور زمانہ کتابیں ہیں۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ بہت ایمان افروز اور عظیم شرح ہے جو اردو ترجمہ کے ساتھ فرید بک سٹال نے سات جلدوں میں شائع کی ہے۔ ذرا آپ کے بارے میں تھانوی صاحب کی رائے ملاحظہ ہو۔

چونکہ آپ بہت بڑے محدث تھے اور حدیث میں آپ کی نگاہ بہت وسیع تھی۔

خطبات حکیم الامت جلد 31، صفحہ 144، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

اسی طرح علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ بھی بہت بڑے عالم، عظیم محقق، عظیم عاشق رسول تھے۔آپ کی تصانیف میں سے جواہر البحار، حجۃ اللہ علی العالمین، شواہد الحق، سعادۃ الدارین، لازوال کتابیں ہیں ان کو پڑھنے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور سینہ عشق رسول کا خزینہ بن جاتا ہے۔ان عظیم علماء اعلام نے یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کہا ہے۔

کیا یہ سارے بدعتی تھے؟

مخالفین کی ان کے سامنے کوئی اوقات تو کیا گرد راہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

شیخ عالم اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضرت عبد المطلب کہتے ہیں جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو میں نے اس موقع پر یہ آواز بھی سنی۔

بس روز ولادت او (محمد) راعید خود سازید ہر سالے تا بقیامت روز تبرک جوید۔

یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عید بنالو! اور ہر سال قیامت تک اس دن سے برکت حاصل کرتے رہو۔

نادر المعراج صفحہ 541 ،نورانی کتب خانہ پشاور

علامہ شیخ فتح اللہ بنانی مصری رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ۔

اس دن کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا فرمائی لہٰذا امت پر لازم ہے کہ

یَتَّخِذُوْا لَیْلَةَ وَلَادَتِهٖ عِیْدًا مِّنَ الْاَکْبَرِ الْاِعْیَادِ ۔

میلاد والی رات کو سب سے بڑی عید بنالیں۔

مولد خیر الخلق اللہ صفحہ 160 ،دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء

الحمد للہ! دلائل قاطعہ اور براہین واضحہ سے آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہو گیا کہ یوم میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ایام سے افضل ہے۔اگر ہم عظمت وشان یوم ولادت نبوی کا لحاظ کریں تو لفظ عید بھی اس کی شایان شان نہیں۔عید بھی ہم اس لئے کہتے

ہیں کیونکہ اس سے بڑھ کر ہمارے پاس اس خوشی کو بیان کرنے کا لفظ ہی نہیں ہے اس لئے عید سعید ہی اطلاق کرتے ہیں ورنہ کئی عیدیں اس خوشی پر قربان۔

اگر یہ عید نہ ہوتی تو نہ عید الفطر ہوتی اور نہ عید قربان، نہ ملتا قرآن اور پتہ چلتا کہ کون ہے رحمان، یہ سب کچھ ملا ہے تو اس لئے کہ

لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

اعتراض: اگر یوم ولادت عید ہے تو پھر اس دن اضافی عبادت کیوں نہیں؟

جواب: مخالفین کے ممدوح و محسن علامہ ابن الحاج کے قلم سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر تخفیف فرماتے ہوئے اس دن میں کسی عبادت کا اضافہ نہیں کیا اور نہ امت کو مکلّف بنایا۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو وجود بخشا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام واکرام کی خاطر امت پر تخفیف فرماتے ہوئے کسی اضافی عمل کو لازم نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کو رحمت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اے محبوب ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ رحمت تمام مخلوق کے لئے عمومی ہے اور اپنی امت کے لئے خصوصی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں اور شفقتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے روز کسی اضافی عبادت کو لازم نہیں کیا گیا۔

المدخل جلد دوم صفحہ 30، دار الفکر بیروت لبنان

عظمت یوم ولادت

حضرت سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب اعظم، انبیاء کے خطیب اعظم، دو جہاں کے طبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَ یَوْمِ الْفِطْرِ۔

بے شک جمعہ دنوں کا سردار ہے اور یہ اللہ کریم ہاں عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل ہے۔

سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 288، رقم الحدیث 1084، فرید بک سٹال لاہور
الترغیب والترہیب جلد اول صفحہ 317، رقم الحدیث 1044، دار الحدیث قاہرہ مصر
مشکوٰۃ کتاب الجمعۃ فصل ثالث شرح مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ 612، فرید بک سٹال لاہور
لوامح الانوار القدسیہ صفحہ 159، ادارہ پیغام القرآن لاہور
زاد المعاد جلد اول صفحہ 322، نفیس اکیڈمی کراچی

بے شمار احادیث میں حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ شریف کی عظمت کو بیان فرمایا۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جمعہ شریف کو اتنی عظمت ملی کیوں؟

اس سوال کا جواب بھی خود آقا کریم علیہ السلام نے عطا فرمایا۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے (فِيْـهِ خُلِقَ آدَمَ) اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی (وَفِيْهِ قُبِضَ) اور اسی دن ان کا وصال ہوا۔

سنن دارمی باب فی فضل الجمعہ صفحہ 250 رقم الحدیث 1613 مکتبۃ الطبری مصر
سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ 566 فرید بک سٹال لاہور، سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 288، رقم الحدیث 1085
مستدرک حاکم جلد اول صفحہ 560، شبیر برادرز لاہور، کنز العمال جلد اول صفحہ 534، کرمانوالہ بک شاپ لاہور
صحیح ابن خزیمہ جلد اول صفحہ 830، رقم الحدیث 1733، المکتب الاسلامی بیروت
سنن نسائی جلد اول صفحہ 469، رقم الحدیث 1373، فرید بک سٹال لاہور
مشکوٰۃ باب الجمعہ فصل دوم، شرح مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ 609، فرید بک سٹال لاہور

قارئین! غور فرمائیں جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی وہ دن تو ساری عیدوں سے افضل ہو گیا اور جن کے توسل سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ جس دن اللہ کریم کا پیارا محبوب تشریف لایا اس کے مقام کا اندازہ کون کر سکتا ہے اور اس روز ولادت کو عید کہنا کیونکر جائز نہ ہوگا؟

امام احمدؒ بن حنبل کا فتویٰ

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل سے نقل ہے کہ شب جمعہ شب قدر سے افضل ہے۔ اس لیے کہ نطفہ طاہر جو کل بھلائیوں کی اصل اور جملہ برکات کا سرچشمہ و مادہ ہے اسی رات کو بطن آمنہ میں قرار پایا۔

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 30، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

جذب القلوب ترجمہ بنام تاریخ مدینہ صفحہ 317، اکبر بک سیلرز لاہور

جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے شکم اقدس میں تشریف لائے جب وہ اتنی عظمت کا مالک ہے تو جس روز حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہان کو اپنے نور سے منور فرمایا اور قدم رنجہ فرما ہوئے اس دن کے مقام کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ اور ایسے روز ولادت کو عید نہ کہیں تو کیا کہیں؟

یہ آمد اس محبوب کی ہے کہ نورِ جہاں ہے جس کا نامِ نامی
خوشی ہے عید میلاد النبی ﷺ کی یہ ہے اہل شوق کی خوش انتظامی

ماہنامہ دار العلوم دیوبند نومبر 1957ء

جماعت الدعوہ کے حافظ سعید کہتے ہیں کہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کیسے نہیں ہے یہ تو بڑی بڑی عیدوں سے بھی بڑی خوشی ہے۔

ماہنامہ الحرمین صفحہ 40 مارچ 2010ء کراچی

اعتراض: بارہ تاریخ کو وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تم لوگ وصال کی خوشی مناتے ہو۔

جواب نمبر 1: بارہ تاریخ کو حضور علیہ السلام کا وصال نہیں ہے اس کی تحقیق ہم انشاء اللہ آگے چل کر پیش کریں گے۔

جواب نمبر 2: جن محدثین نے یوم ولادت کو عید لکھا ہے کیا ان کو نہیں پتہ تھا کہ بارہ کو وصال ہے جیسا کہ علامہ قسطلانی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ یوسف نبہانی کے اقوال باحوالہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

جواب نمبر 3: بصورت تسلیم کہ بارہ کو ہی وصال ہے پھر بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں کوئی امر مانع نہیں ہے کیونکہ تین دن سے زیادہ کا سوگ منانے سے آقا علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔

آقا کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ کسی کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر بیوہ عورت چار دس دن تک اپنے مرحوم خاوند کا غم مناسکتی ہے۔

امام دار الہجرت مالک بن انس، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم بن الحاج قشیری، امام ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجد القزوینی رحمہم اللہ تعالیٰ مع جماعت محدثین اسانید صحیحہ معتبرہ کے ساتھ، جماعت صحابہ انس مالک، عبداللہ بن عمر، امہات المؤمنین عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، ام حبیبہ، ام عطیہ الانصاریہ، فریعہ بنت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہن سے مرفوعاً بالفاظ متقاربہ ایک ہی مضمون روایت فرماتے ہیں۔

مؤطا امام مالک صفحہ 453، رقم الحدیث 539، صفحہ 454، رقم الحدیث 540، صفحہ 455، رقم الحدیث 542، فرید بک سٹال لاہور

صحیح بخاری جلد اول صفحہ 222، رقم الحدیث 313، فرید بک سٹال لاہور

صحیح بخاری جلد سوم صفحہ 173، رقم الحدیث 5339، 5340، 5341، 5342، فرید بک سٹال لاہور

صحیح مسلم صفحہ 645، رقم الحدیث 3725، شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 1126، فرید بک سٹال لاہور

صحیح مسلم صفحہ 645، رقم الحدیث 3729، دار السلام ریاض سعودی عرب، شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 1129، فرید بک سٹال لاہور

صحیح مسلم صفحہ 645، رقم الحدیث 3726، دارالسلام ریاض سعودی عرب، شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 1127، فرید بک سٹال لاہور

سنن ابوداؤد مع عون المعبود جلد اول صفحہ 1075، رقم الحدیث 230213، دارابن حزم بیروت لبنان

سنن نسائی جلد دوم صفحہ 458، رقم الحدیث 350213، فرید بک سٹال لاہور

سنن نسائی جلد دوم صفحہ 459، رقم الحدیث 350415، فرید بک سٹال لاہور

سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 540، رقم الحدیث 2085، فرید بک سٹال لاہور

سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 541، رقم الحدیث 208617، فرید بک سٹال لاہور

معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ سوگ منانا منع ہے چہ جائیکہ کہ نبی پاک علیہ السلام کا سوگ منایا جائے۔

جلال الملت والدین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ولادت کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے عقیقہ کا حکم دیا ہے مگر وفات کے موقع پر رونے چلانے سے منع کیا ہے۔ شریعت کا یہ اصول ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ ربیع الاول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر خوشی کا اظہار ہی کیا جائے نہ وصال پر غم کا۔

الحاوی للفتاویٰ صفحہ 203، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

خود مخالفین نے بھی یہ اصول لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے صفحہ 32، مکتبہ عمر فاروق کراچی

اسحاق دہلوی لکھتے ہیں:

مولود، ولادت خیر البشر کو کہتے ہیں اور اس مولود سے فرحت و سرور حاصل ہوئی ہے نیز خوشی کے ایسے جلسے جو منکرات سے خالی ہوں شریعت میں جائز ہیں، لیکن غمی کی مجلسیں کرنا ثابت نہیں۔

مائۃ المسائل صفحہ 33، مطبوعہ کراچی

جواب نمبر 4: جناب سیدنا الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ مَوْتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ ۔

میری ظاہری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔

سیرت حلبیہ جلد 3 صفحہ 491، دارالکتب العلمیہ، بیروت

کنز العمال جلد 11 صفحہ 189، رقم الحدیث 35465، دارالکتب العلمیہ بیروت

جواہر البحار جلد اوّل، صفحہ 330، تفسیر صاوی جلد دوم صفحہ 171، دارالحدیث، قاہرہ، مصر

کتاب الشفا جلد صفحہ 18، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

اور دوسرے مقام پر محبوب رب کریم جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر اپنا خاص کرم فرمانے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو وصال عطا کر کے شفاعت کا سامان فرما دیتا ہے۔

صحیح مسلم کتاب الفضائل، شرح صحیح مسلم جلد 6 صفحہ 734، فرید بک سٹال لاہور

صحیح ابن حبان صفحہ 1771، رقم الحدیث 6647، دارالمعرفہ بیروت

مسند البزار جلد 8 صفحہ 154، رقم الحدیث 3177، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2009ء

طبرانی اوسط جلد 3 صفحہ 195، رقم الحدیث 4306، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2012ء

معلوم ہوا کہ حیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی امت کے حق میں نعمت ہے اور وصال بھی۔

اور نعمت پر خدا کا شکر کرنا چاہیے نہ کہ رونا چلانا اور افسوس وسوگ۔

جواب نمبر 5: یہی معترض ایک مہینہ قبل اہل تشیع سے کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہیں اور شہید زندہ ہیں لہٰذا ان کا سوگ تم لوگ کیوں مناتے ہو؟ لیکن ایک ماہ بعد کہتے ہیں کہ وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوگ مناؤ یہ کیسی شریعت ہے جو مہینے بعد بدل جاتی ہے؟ محفل میلاد کا انکار کرتے کرتے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کر دیتے ہیں۔ کتنا برا بغض ہے محفل میلاد کا۔

جواب نمبر 6: غم تب کیا جاتا ہے جب کسی چیز کا وجود ختم ہو جائے یا اس سے حاصل ہونے والے فوائد ختم ہو جائیں۔ مثلاً کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ فوت ہو گیا اب اس

کے مرنے پر اسے غم تو ہو سکتا ہے کہ بیٹے جیسی نعمت اس کے پاس نہ رہی لیکن پھر بھی شکر گزار مؤمنین کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ مال و دولت اور اولاد کی محرومی پر خدا سے شکوے کریں کیونکہ یہ امتحان آتے رہتے ہیں۔ کسی کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حزن وملال جیسی کیفیت بنائے، کیونکہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بھی زندہ تھے، اب بھی زندہ ہیں اور قیامت تک اپنی قبر انور میں زندہ جلوہ فرما رہیں گے۔

سند المحدثین علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَیسَ ھُنَاكَ مَوْتٌ وَلَافَوْتٌ بَلْ اِنْتِقَالٌ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٌ ۔

ترجمہ: یہاں نہ موت ہے نہ وفات بلکہ یہاں ایک حال سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا ہے۔

شرح الشفا جلد اول صفحہ 45، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مولوی اعزاز علی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

بعد از وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شمع جلا کر کمرہ میں رکھ دیں اور دروازہ بند کر دیں۔ اب کمرے کے باہر والوں کی آنکھوں سے شمع پوشیدہ ہو جائے گی لیکن اس کا نور پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گا۔

حاشیہ نور الایضاح صفحہ 187، حاشیہ نمبر 6، مکتبۃ الحسن لاہور

جب آقا کریم علیہ السلام اپنے روضۂ اقدس میں زندہ جلوہ فرما ہیں تو پھر غم کس بات کا؟

جواب نمبر 7: جمعہ کے دن کو حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کا دن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خزیمہ، مسند احمد، طبرانی کبیر، طبرانی اوسط، مستدرک حاکم، سنن کبریٰ، مسند ابن اسحاق، مسند ابوداؤد طیالسی، جامع الصغیر، سنن دارمی، مشکوٰۃ، تفسیر ابن کثیر، فتح الباری، ترغیب والترہیب، لوامح الانوار، تفسیر طبری

جمعہ کے دن ہی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور جمعہ کے روز ہی وصال ہوا۔

سنن دارمی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، مستدرک حاکم، کنز العمال، ابن خزیمہ، مشکوٰۃ، تبلیغی نصاب معروف بہ فضائل اعمال

جمعہ کے روز ہی حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، جمعہ کے روز ہی وصال ہوا اور جمعہ شریف کو ہی سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید بلکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل قرار دیا۔

تو مسئلہ میرے لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ اگر نبی کی پیدائش کے دن ہی اس کا وصال بھی ہو جائے تو اس دن کا عید ہونا ختم نہیں ہو جاتا، کیونکہ ولادت سے جو نور اور ہدایت نبی لے کر آتا ہے وصال سے وہ ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ بدستور باقی رہتا ہے۔ اس لئے نہ تو نبی کریم علیہ السلام کے لائے ہوئے نور میں کمی آئی، نہ ان کی طرف سے ملنے والی ہدایات میں کمی آئی، نہ ان کی نوازشات میں کمی آئی، نہ ان کی شفقتوں میں کمی آئی، نہ ان کے تصرفات میں کمی آئی، نہ ان کے کمالات میں کمی آئی، نہ ان کی نبوت وختم نبوت میں کمی آئی، نہ ان کی توجہات میں کمی آئی، جب سب کچھ موجود ہے تو پھر غم کس بات کا؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن وسنت سے ثابت ہے اور آئمہ محدثین نے اسے لکھا ہے۔

الحمد للہ! ہم نے تفصیل کے ساتھ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گفتگو کی ہے قارئین کو اتنی طویل بحث صرف لفظ ''عید میلاد'' پر شائد کسی اور جگہ نہ مل سکے۔

تحقیق تاریخ ولادت

معترضین محفل میلاد محافل میلاد شریف کو روکنے کے لئے ایک اعتراض یہ کرتے ہیں کہ بارہ تاریخ کو حضور علیہ السلام کی ولادت نہیں ہے، ہم کہتے ہیں کہ اگر بارہ نہیں تو کوئی تو تاریخ ہوگی ناولادت مبارکہ کی؟ تو جو تمہارے نزدیک ثابت ہے تم اس تاریخ کو محفل میلاد سجالیا کرو اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منالیا کرو تو اختلاف ختم، تاریخ کی حیثیت کا نفس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ تو محض محفل میلاد سے روکنے کا بہانہ ہے مگر ہے یہ بھی بے سود، کیونکہ جو تاریخ تم کہو گے عاشقان رسول اس تاریخ کو محفل میلاد سجائیں گے اور جناب کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ واقعہ اصحاب فیل کے پچاس دن بعد بارہ ربیع الاول شریف بروز سوموار صبح صادق کے وقت ہوئی۔

اس ثبوت کے ثبوت میں، ہم باسند صحیح روایات پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

علامہ جوزقانی متوفی ہجری 543 بسند صحیح لکھتے ہیں:

اَخْبَرَنَا اَبُو الفضل محمد بن طاهر بن علیّ الحفاظ، اَخبرنا احمد بن محمد بن احمد، قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ عَلِیِّ بْنِ عِیْسٰی اِمْلَاءً قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ الْبغوِیّ، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّان، عن سلیم بن حیان، عن سعید بن مینا، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیّ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهُمَا قَالَا: وُلِدُ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفِیلِ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام بارہ ربیع الاول بروز پیر کو دنیا میں جلوہ فرما ہوئے۔

الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر صفحہ 83، رقم الحدیث 122، دار الکتب العلمیہ بیروت

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

عَنْ عَفَّانَ عَنْ سَعِیْدِ بِنِ مِیْنَا عَنْ جَابِرٍ وَ ابْنُ عَبَّاس اَنَّھُمَا قَالَ وُلِدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفِیل یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلُ ۔

ترجمہ: عفان سے روایت ہے وہ سعید بن مینا سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ یہ دونوں (صحابی حضرت جابر اور ابن عباس) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو پیر کے روز ہوئی۔

البدایۃ والنہایۃ جلد دوم صفحہ 222، مکتبۃ دار الغد جدید قاہرہ مصر

شیخ احمد کنعان، سیرت النبویۃ والمعجزات صفحہ 17، مشتاق بک کارنر لاہور پاکستان

سیرت سرور عالم جلد دوم صفحہ 93، مولوی مودودی، ادارہ ترجمان القرآن لاہور 2009ء

علامہ نور الدین حلبی اور علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

عظیم الشان تابعی حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(وُلِدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِبْھَارِ النَّھَارِ) اَیْ وَسَطَہٗ (وَکَانَ ذٰلِكَ الْیَوْمُ لِمَضٰی اِثْنٰی عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلْ ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت صبح صادق کے وسط میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 84، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، تاریخ اسلام جلد اول صفحہ 25

سیر اعلام النبلاء جلد اول صفحہ 149، دار الحدیث قاہرہ مصر 2006ء

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

یونس بن ابی اسحاق عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وُلِدَ النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عام الْفِیْلِ لِاِثْنَتٰی عَشَرَۃَ لَیْلَۃَ مَضَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلْ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

المستدرک مع التلخیص جلد دوم صفحہ 603، دار الفکر بیروت 1978ء

علامہ بیہقی، امام حاکم، علامہ ابن اسحاق لکھتے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

شعب الایمان جلد دوم صفحہ 589، رقم الحدیث 1387، دار الفکر بیروت لبنان

دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ 74، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 1568، رقم الحدیث 4182، مکتبۃ العصریہ بیروت لبنان

تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ 361، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

سیرت ابن اسحاق صفحہ 140، مکتبہ نبویہ لاہور، مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 88، فرید بک سٹال لاہور

سیرت ابن ہشام مع روض الانف جلد اول صفحہ 351، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

علامہ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی یہی صحیح ہے۔

الوفا باحوال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 117، حامد اینڈ کمپنی لاہور

بیان میلاد النبوی صفحہ 61 مطبوعہ لاہور، المولد العروس صفحہ 49 مطبوعہ سیالکوٹ

صفۃ الصفوۃ جلد اول صفحہ 22، دارالحدیث قاہرہ مصر

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں کہ

ولادت نبوی بارہ ربیع الاول شریف کو ہوئی اور اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے۔ اور وہ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کرتے ہیں۔

المواہب اللدنیہ جلد اول 88، فرید بک سٹال لاہور

علامہ طبری لکھتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پیر کے روز بارہ ربیع الاول شریف کو عام الفیل میں ہوئی۔

تاریخ طبری جلد اول صفحہ 453، مکتبہ توفیقیہ مصر

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ

نبی کریم علیہ السلام کی ولادت مبارکہ عام الفیل میں بارہ ربیع الاول شریف کو ہوئی۔

تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ 34، نفیس اکیڈمی کراچی

علامہ ابن اثیر جزری لکھتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے روز بارہ ربیع الاول شریف پیدا ہوئے۔

الکامل فی التاریخ جلد اول صفحہ 341، مکتبہ توفیقیہ قاہرہ مصر

علامہ ابوالفتح الشافعی لکھتے ہیں کہ

وُلِدَ سَیِّدُنَا وَ نَبِیُّنَا مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ لِاِثْنَتٰی عَشَرَۃَ مَضَتْ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامُ الْفِیْلِ۔

ہمارے پیارے آقا اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول شریف کو عام الفیل میں ہوئی۔

عیون الاثر جلد اول صفحہ 33، دارالقلم بیروت لبنان

علامہ ماوردی: امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

لِاَنَّهٗ وُلِدَ بَعْدَ خَمْسِيْنَ يَوْمًا مِّنَ الْفِيْلِ وَ بَعْدَ مَوْتِ اَبِيْهِ فِيْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ الثَّانِيْ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ ۔

بے شک نبی کریم علیہ السلام اپنے والد محترم کے وصال کے بعد عام الفیل کے پچاس روز بعد پیر کے دن بارہ ربیع الاول شریف کو پیدا ہوئے۔

اعلام النبوۃ صفحہ 192، دار الکتاب العربی بیروت لبنان

علامہ ابن حجر مکی: امام علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

وَ كَانَ مَوْلِدُهٗ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ لِاِثْنَتٰى عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ پیر کی رات بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

نعمت الکبریٰ علی العالم صفحہ 56، زاویہ پبلشرز لاہور پاکستان

علامہ معین کاشفی: معروف سیرت نگار حضرت علامہ معین الدین الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں مشہور ہے کہ ربیع الاول شریف کے مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اکثر کہتے ہیں کہ بارہ تاریخ تھی۔

معارج النبوت جلد دوم صفحہ 84، مکتبہ نبویہ لاہور

امام ابو معشر نجیع: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

وَقَالَ اَبُوْ مَعْشَرٍ نجيع وُلِدَ لِاِثْنَتٰى عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ ۔

ابو معشر نجیع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول شریف کو پیدا ہوئے۔

تاریخ اسلام جلد اول صفحہ 26، مکتبہ توفیقیہ مصر

علامہ علی قاری: عظیم محدث، شارح مشکوٰۃ وشمائل وقصیدہ بردہ حضرت علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّهٗ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ ثَانِیْ عَشَرَ رَبِیْعُ الْاَوَّلِ ۔

اور مشہور رقوم یہی ہے کہ نبی کریم علیہ السلام بارہ ربیع الاول بروز پیر دنیا میں تشریف لائے۔

المورد الروی فی مولد النبوی صفحہ 98، مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

جمع الوسائل فی شرح الشمائل جلد اول صفحہ 8، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

علامہ زرقانی: علامہ امام زرقانی لکھتے ہیں کہ

امام ابن کثیر نے فرمایا کہ جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاول کو ولادت مشہور ہے۔

زرقانی علی المواہب جلد اول صفحہ 132، دار الکتب العلمیہ بیروت

علامہ خفاجی: شارح شفا، مفسر قرآن، علامہ امام خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1069 لکھتے ہیں کہ جب نبی کریم علیہ السلام کی ولادت شریفہ ہوئی تو ربیع الاول کی بارہ راتیں گزر چکی تھیں۔

نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 247، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ دہلوی: شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

یہ ولادت مبارکہ بارہویں ربیع الاول روز دوشنبہ واقع ہوئی۔

مدارج النبوت جلد دوم صفحہ 32، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

بارہویں ربیع الاول تاریخ ولادت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مشہور ہے اور اہل مکہ کا عمل یہی ہے کہ وہ اس تاریخ کو مقام ولادت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں۔

ماثبت باالسنۃ فی ایام السنہ ترجمہ بنام مومن کے ماہ وسال صفحہ 81، دار الاشاعت کراچی

شیخ زادہ: علامہ محی الدین شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

و ذٰلک یوم الاثنین لاثنتیٰ عشرۃ من ربیع الاول ۔

اور یہ پیر کا دن تھا اور ربیع الاول شریف کی بارہ تاریخ تھی۔

شرح قصیدہ بردہ علی ہامش خرپوتی صفحہ 111، نور محمد اصح المطابع کراچی

علامہ شامی: امام علامہ محمد یوسف الصالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 294، زاویہ پبلشرز لاہور

علامہ نبہانی: عاشق رسول، فنافی الرسول، علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

واقعہ فیل کے پچاس روز بعد بارہ ربیع الاول شریف بروز سوموار کو اس جہان رنگ و بو میں تشریف لائے۔

حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین جلد اول صفحہ 373، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

انوار محمدیہ صفحہ 42، مکتبہ نبویہ لاہور

علامہ مناوی: امام علامہ شیخ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1030 لکھتے ہیں:

صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف بارہ ربیع الاول شریف کو بروز بوقت فجر تشریف لائے۔

جواہر البحار جلد دوم صفحہ 212، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ زبیدی: شارح احیاء العلوم، سید مرتضیٰ حسن زبیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1305 لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

جواہر البحار جلد دوم صفحہ 506، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

علامہ صادق: علامہ صادق ابراہیم عرجون لکھتے ہیں:

وَقَدْ صَحَّ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاِثْنَتَىْ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِيْلِ فِىْ زَمَنِ كِسْرٰى

نَوْشِیْرُوَان ۔

بکثرت طرق سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بروز پیر بارہ ربیع الاول عام الفیل کسریٰ نوشیرواں کے عہد میں پیدا ہوئے۔

محمد رسول اللہ جلد اول صفحہ 102، دار القلم دمشق

علامہ محمد سعید: علامہ ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سب سے زیادہ راجح قول کے مطابق عام الفیل بروز پیر ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو صبح صادق کے وقت ہوئی۔

فقہ السیرۃ صفحہ 69، فرید بک سٹال لاہور پاکستان

علامہ الہ آبادی: عالم کبیر شیخ عبدالحق الہ آبادی شیخ الدلائل رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول کو وسط صبح میں پیدا ہوئے۔

الدر المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم صفحہ 79، مطبوعہ شرقپور شریف 1307ھ

علامہ جمال حسینی: محدث جلیل علامہ جمال حسینی لکھتے ہیں:

مشہور قول یہ ہے کہ اور بعض نے اسی پر اتفاق نقل کیا ہے بارہ ربیع الاول مشہور تاریخ ولادت ہے۔

رسالت مآب ترجمہ روضۃ الاحباب صفحہ 9، شہزاد پبلشرز جان محمد روڈ لاہور

علامہ طیبی: شارح مشکوٰۃ علامہ طیبی فرماتے ہیں۔

روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

الشمامۃ العنبریہ صفحہ 7، فاران اکیڈمی لاہور

علامہ ابوزہرہ مصری: مصر کے شہرہ آفاق عالم دین محمد ابوزہرہ مصری لکھتے ہیں کہ

بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں ربیع الاول شریف کی بارہ تاریخ کو

پیدا ہوئے۔

خاتم النبیین صفحہ 115، جلد اول دار الفکر العربی بیروت لبنان

علامہ کاکوروی: علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

بارہویں ربیع الاول کو اسی سال میں جس میں قصۂ اصحاب فیل واقع ہوا بروز پیر صبح صادق کے وقت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

تواریخ حبیب الہ صفحہ 71، قادری رضوی کتب خانہ لاہور

نوٹ: تھانوی صاحب نے نشر الطیب میں ''تواریخ حبیب الہ'' کو مستند قرار دیا ہے۔

علامہ غزالی: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

570ھ میں بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

فقہ السیرۃ صفحہ 60، دار احیاء التراث العربی بیروت 1976ء

عبدہ یمانی: ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی لکھتے ہیں کہ۔

ابن اسحاق جو کہ سیرت نگاروں کے امام ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل کے مہینے ربیع الاول کی بارہویں شب کو پیر کے دن پیدا ہوئے۔

علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ صفحہ 60، وزارت اعلام سعودی عرب 1987ء

علامہ جامی: عاشق رسول، حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ولادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بروز پیر بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

شواہد النبوۃ صفحہ 52، مکتبہ نبویہ لاہور

مخزوم بن ہانی: حضرت سیدنا مخزوم بن ہانی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے جن کی عمر 150 سال تھی روایت کرتے ہیں کہ

حضور نبی کریم علیہ السلام بارہ ربیع النور شریف بروز پیر عام الفیل کو پیدا ہوئے۔

روض الفائق صفحہ 468، ترجمہ بنام حکایتیں اور نصیحتیں، مکتبہ المدینہ کراچی

ابی یزید: حضرت سیدنا ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع النور شریف بروز پیر کو ہوئی۔

روض الفائق صفحہ 506، مکتبۃ المدینہ کراچی

محمد رضا مصری: شیخ محمد رضا مصری مدیر جامعہ فواد قاہرہ مصر لکھتے ہیں:
بتاریخ بارہ ربیع الاول 20 اگست 570ھ بروز پیر صبح کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی سال اصحاب فیل کا واقعہ پیش آیا۔

محمد رسول اللہ صفحہ 30، ترجمہ مولوی عادل قدوسی، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کراچی پاکستان

نوٹ: شیخ محمد رضا کی یہ کتاب مئی 1934ء میں پہلی بار شائع ہوئی تھی۔ سیرت پر بہترین کتب میں اس کا شمار ہوتا ہے مصنف نے بڑی چھان بین کے بعد ہر بات لکھی ہے۔ خود لکھتے ہیں:

میں نے اس تالیف میں مختلف روایات کی تحقیق و چھان بین کی ہے۔ نیز صرف ان صحیح ترین روایات ہی کو جن پر صحابہ کرام و علماء کا اتفاق ہے پیش کیا ہے۔ (حوالہ مندرجہ بالا، مقدمہ صفحہ 5)

ناشر کا کہنا ہے کہ میں نے علماء حرم شریف سے پوچھا کہ میں سیرت کی مستند کتاب شائع کرنا چاہتا ہوں۔ تو جس سے بھی پوچھا سب نے کہا کہ شیخ محمد رضا کی کتاب شائع کرو۔ میں بہت حیران ہوا۔

جی محترم قارئین! یہاں تک آپ نے چھیالیس صحابہ کرام، تابعین عظام، علماء اعلام و مقتدایان انام، اولیائے کرام کے اقوال و تحقیقات پچاس حوالہ جات کے ساتھ پڑھے سب نے تاریخ ولادت بارہ ہی لکھی۔ اب چلتے ہیں دوسرے مکاتب فکر کی جانب۔

دیوبندی حوالہ جات

تھانوی صاحب

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

اور جمہور کے قول کے موافق بارہویں ربیع الاول تاریخ ولادت شریفہ ہے۔

سیرت النبی پر علماء دیوبند کی شاندار تقاریر جلد اوّل صفحہ 257

مواعظ میلاد النبی صفحہ 65، مکتبہ اشرفیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور

جواہرات سیرت صفحہ 23، مکتبۃ الحسن لاہور

مفتی شفیع صاحب

دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب لکھتے ہیں:

جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روز دوشنبہ۔

سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 18، المیزان ناشران کتب لاہور

سید عنایت علی شاہ

خلیفۂ تھانوی سید عنایت علی شاہ لکھتے ہیں:

بارہ ربیع الاول پیر کے روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

باغ جنت صفحہ 364، مکتبۃ الحسن لاہور

اسحاق دہلوی

رسالہ ''الواعظ'' دہلی کے مدیر شاہ محمد اسحاق دہلوی لکھتے ہیں:

بارہویں ربیع الاول مطابق 20 اپریل 571ء پیر کی شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم دنیا میں جلوہ کناہ ہوئے۔

میلاد و وفات صفحہ 11، دارالاشاعت کراچی

رفیق دلاوری

دیوبندی ملک کے مشہور عالم ابوالقاسم رفیق دلاوری لکھتے ہیں:

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے دن بارہ ربیع الاول صبح صادق کے وقت مکہ معظّمہ کے محلّہ شعب بنی ہاشم میں ظہور فرما ہوئے۔

سیرت کبریٰ جلد اول صفحہ 258، کتب خانہ مجیدیہ ملتان

محمد میاں

سید محمد میاں دیوبندی لکھتے ہیں:

ربیع الاول کی بارہ تھی۔

محمد رسول اللہ صفحہ 174، مکتبہ محمودیہ لاہور

سلیمان ندوی

دیوبندیوں وہابیوں کے مستند عالم دین سلیمان ندوی اپنے استاذ شبلی نعمانی کے برعکس لکھتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش 12 تاریخ کو ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو اکتر سال بعد ہوئی۔

رحمت عالم صفحہ 12، مکتبہ اسلامیہ لاہور

دوست محمد

دیوبندیوں کے استاذ المناظرین، دوست محمد قریشی لکھتے ہیں:

بارہ ربیع الاول کو وہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بصد عزو جاہ اس فانی دنیا میں تشریف لائے۔ اور تشریف لا کر کائنات کے ذرے ذرے کو اپنے نور نبوت سے سرفراز فرمایا۔

خطبات قریشی صفحہ 85 جلد اول، کتب خانہ مجیدیہ ملتان

ابوالحسن علی ندوی

دیوبندی مسلک کے جید عالم ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بروز پیر بارہویں تاریخ ماہ ربیع الاول عام الفیل 571ء میں ہوئی۔

قصص النبیین جلد 5 صفحہ 48 طبع لاہور، نبی رحمت صفحہ 127 مجلس نشریات اسلام کراچی

قاری طیب صاحب

دیوبندیوں کے حکیم الاسلام قاری طیب صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

بارہ ربیع الاول کو ہمارے سامنے ظہور ہوا محمد بن عبداللہ۔

خطبات حکیم الاسلام جلد اول صفحہ 28، مکتبہ لدھیانوی کراچی

خطبات اکابر جلد اول صفحہ 74، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ماہنامہ انوار ختم نبوت لندن صفحہ 5، مئی جون 2000ء

اسلم قاسمی

دیوبندی قاری طیب کے فرزند اسلم قاسمی لکھتے ہیں کہ۔

بارہ ربیع الاول پیر کے روز بیس تاریخ اپریل 571ء کو صبح کے وقت جناب آمنہ کے یہاں ولادت ہوئی۔

سیرت پاک صفحہ 22، ادارہ اسلامیات لاہور

ولی رازی

دیوبندی مولوی ولی رازی لکھتے ہیں کہ

سال مولود کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے۔

ہادی عالم صفحہ 43، دارالعلم کراچی

احتشام الحق تھانوی

معروف دیوبندی عالم احتشام الحق تھانوی لکھتے ہیں:

ربیع الاول کے مہینے کی بارہ تاریخ دوشنبہ کا دن صبح صادق کا وقت تھا۔

ماہنامہ ''محفل'' لاہور صفحہ 65، مارچ 1981ء

حبیب الرحمٰن

مولوی حبیب الرحمٰن رائے پوری صاحب لکھتے ہیں کہ

بارہ ربیع الاول بروز پیر۔

مجالس حضرت رائے پوری صفحہ 47، مکتبہ سید احمد شہید لاہور

مفتی زین العابدین

مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی، انتظام اللہ شہابی لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول 20 اپریل 571ء کو ہوئی۔

تاریخ ملت جلد اول صفحہ 35، المیز ان ناشران کتب لاہور

احمد علی لاہوری

دیوبندیوں کے امام التفسیر احمد علی لاہوری لکھتے ہیں:

احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول بیس اپریل 571ء پیر کے دن عرب کے دیس کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔

ہفت روزہ خدام الدین صفحہ 7، 18 مارچ 1977ء

عبدالمجید صدیقی

عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ دیوبندی لکھتے ہیں کہ۔

ہندوؤں کی کتاب ''کالکی اوتار'' میں ہے کہ کالکی اوتار دنیا کا آخری پیغمبر ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش چاند کے مہینہ کی بارہ تاریخ کو ہوگی۔

سیرت النبی بعد از وصال نبی جلد 7 صفحہ 176، فیروز سنز لاہور

عبدالکریم ندیم

مولوی عبدالکریم ندیم دیوبندی لکھتے ہیں کہ۔

سال مولود کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے۔

تذکرہ محبوب کبریا، صفحہ 66، انجمن خدام الاسلام حنفیہ لاہور

مولوی سعید

مولوی سعید دیوبندی لکھتے ہیں:

ربیع الاول کی بارہویں اور پیر کا دن تھا۔

وعظ سعید 266، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

عبد المعبود

دیوبندی مولوی عبد المعبود دیوبندی لکھتے ہیں:

وہ صبح سعادت جس میں ظہور قدس ہوا دوشنبہ بارہ ربیع الاول 20 اپریل 571ء تھی۔ (تاریخ مکۃ المکرمۃ صفحہ 211، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اہلحدیثوں کے حوالہ جات

صدیق حسن بھوپالی

وہابیوں کے مجدد و مفسر نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ۔

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو ہوئی۔

الشمامة الغبرية من مولد خير البرية صفحہ 7، فاران اکیڈمی لاہور

صادق سیالکوٹی

اہلحدیث مولوی صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ۔

بہار کے موسم بارہ ربیع الاول (22 اپریل 571ء) سوموار کے روز نور کے تڑکے۔

سید الکونین صفحہ 55، نعمانی کتب خانہ لاہور

عنایت اللہ سبحانی

لکھتے ہیں کہ۔ روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول آمنہ کے یہاں ولادت ہوئی۔

محمد عربی صفحہ 26، اسلامک پبلی کیشنز لاہور

جسٹس سید امیر علی

لکھتے ہیں کہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بارہویں ربیع الاول کے دن عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

روح اسلام صفحہ 81، ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور

مولوی عبدالستار

لکھتے ہیں کہ۔

بارہویں ماہ ربیع الاول رات سوموار نورانی
فضل کنوں تشریف لیایا پاک حبیب حقانی

اکرام محمدی صفحہ 250 مطبوعہ لاہور

اہل تشیع کے حوالہ جات

یعقوب کلینی

شیعہ مجتہد محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں کہ

جب حضرت کی ولادت ہوئی تو ربیع الاول کی بارہ راتیں گزر چکی تھیں۔

اصول کافی جلد 3 صفحہ 6، ظفر شمیم پبلی کیشنز کراچی

احمد بن ابی یعقوب

لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت عام الفیل میں ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور واقعہ فیل کے درمیان پچاس راتوں کا عرصہ ہے محمد بن جعفر سے روایت کرنے والوں کے مطابق بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

تاریخ یعقوبی جلد دوم صفحہ 19، نفیس اکیڈمی کراچی

نصیر الاجتہادی

لکھتے ہیں: بارہ ربیع الاول مطابق 20 اپریل 571ء دوشنبہ کی مبارک صبح کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی)

نہج الفصاحت حصہ دوم صفحہ 24، غلام علی اینڈ سنز کراچی

مرزائیوں کا حوالہ

محمد علی لاہوری مرزائی لکھتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تاریخ مشہور بارہ ربیع الاول ہے۔

سیرت خیر البشر صفحہ 42، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور

جماعت اسلامی کے حوالہ جات

مصدقہ مودودی

ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو عالم مادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے مشرف ہوا۔

سیرت المختار صفحہ 27، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور

علی اصغر چودھری

لکھتے ہیں: موسم بہار میں دوشنبہ 20 اپریل 571ء کو بعد از صبح صادق وقبل از طلوع آفتاب ولادت ہوئی۔

حیات رسول صفحہ 22، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور 1981ء

بارہ تاریخ پر اتفاق

سندالمحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

طیبی کا بیان ہے: تمام مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول شریف کو اس دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ اور میں (شیخ عبدالحق) بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ ماثبت باالسنۃ صفحہ 81، دارالاشاعت کراچی

عبدالشکور دیوبندی، تبلیغی و اصلاحی خطبات جلد 3 صفحہ 76، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ

ابن جوزی نے اسی پر اتفاق کیا ہے (یعنی بارہ پر)

شمامۃ العنبریہ صفحہ 7، فاران اکیڈمی لاہور

یہی قول جمہور کا ہے (یعنی بارہ کا)

تاریخ مکۃ المکرمۃ صفحہ 211، مکتبہ رحمانیہ لاہور

جمہور علماء کے نزدیک یہی مشہور ہے۔

سیرت ابن کثیر جلد اول صفحہ 199، بیروت لبنان

تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

جمہور کے قول کے موافق بارہ ربیع الاول تاریخ ولادت شریفہ ہے۔

ارشادالعبادفی عیدالمیلاد صفحہ 5

محترم قارئین! آپ نے تقریباً 90 حوالہ جات پڑھے کہ تمام علماء نے، علماء اہلسنّت، علماء دیوبند، علماء اہلحدیث، جماعت اسلامی، لاہوری گروپ، سب نے بارہ ربیع الاول شریف کو ہی تاریخ ولادت قرار دیا ہے جو کہ ہمارا نظریہ ہے اور یہاں تک کہ اجماع امت نقل کیا اور وہ بھی شیخ صاحب نے اور تائید بھی کی۔

اب بھی اگر کوئی کہے کہ جی بارہ کو ولادت نہیں تو پھر ہم اللہ کریم کی بارگاہ سے اس کے لئے ہدایت کی دعا مانگ سکتے ہیں کہ اگر وہ نصیب ہو جائے تو کہیں مہر نہ لگ چکی

ہو؟

اعتراض: پیر کو ولادت احادیث سے ثابت ہے اور بارہ کو پیر نہیں بنتا اس لئے بارہ تاریخ ولادت نہیں۔

جواب: بارہ کو پیر ہی بنتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے گزارش کر چکے ہیں کہ واقعہ فیل کے پچاس دن بعد بارہ ربیع الاول شریف پیر کے دن ولادت شریفہ ہوئی۔

اور واقعہ فیل 22 محرم بروز اتوار کو ہوا۔ بعض علماء نے اس کو متفق علیہ قول قرار دیا ہے اور اس کے خلاف ہر قول کو وہم کہا ہے۔

گلدستہ تفاسیر جلد 7 صفحہ 708 ،تحت سورۃ الفیل ،ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

احسن البیان فی تفسیر القرآن صفحہ 337،زوار اکیڈمی کراچی

نسیم احمد غازی لکھتے ہیں کہ

یہ واقعہ بقول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 22 محرم یک شنبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پچاس دن پہلے پیش آیا اکثر علماء کا یہی قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام بخاری کے استاذ ابراہیم بن المنذر نے فرمایا اس میں علمائے اسلام میں سے کسی ایک کو بھی شک نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے اور اس کے خلاف جس سے منقول ہے وہ غلط ہے۔

درسی تفسیر پارہ نمبر 30 تحت سورۃ الفیل صفحہ 414،مکتبہ حقانیہ ملتان

مذکورہ متفق علیہ روایت کے مطابق اگر محرم اور صفر کے مہینے کامل یعنی تیس دن کے ہوں تو واقعہ فیل کے ٹھیک پچاس روز بعد بارہ ربیع الاول کو ''پیر'' کا دن آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

29 محرم اتوار، 6 صفر اتوار، 13 صفر اتوار، 20 صفر اتوار، 27 صفر اتوار، 4 ربیع الاول اتوار، 11 ربیع الاول اتوار، 12 ربیع الاول ''پیر'' 22 تا 30 محرم بشمول 22 تاریخ۔

9 (دن) + 30 (دن صفر) + 11 (دن ربیع الاول کے) = 50 دن

اس طرح 12 ربیع الاول تک واقعہ فیل کے بعد پچاس دن بھی پورے ہو جاتے ہیں اور ''پیر'' کا دن بھی آجاتا ہے۔ جس سے تاریخ ولادت کے سلسلہ میں اکثر مؤرخین کے قول اور صحیح روایات اور ''تعامل امت'' کی تائید ہوتی ہے۔

ماہنامہ نقیب ختم نبوت، ملتان صفحہ 20-19، جنوری 2013ء

اس لئے مخالفین سے ہماری گزارش ہے کہ بارہ ربیع الاول شریف ہی تاریخ ولادت مان لیں اور صحیح السند روایات کی، اکثریت مورخین کی، تعامل امت بشمول اہل حرمین کے انکار کی جرأت نہ کریں۔

اعتراض: شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ تاریخ ولادت 9 ربیع الاول ہے تم کیسے کہتے ہو کہ بارہ ہے؟

جواب نمبر 1: شبلی صاحب کا قول نص قطعی تھوڑا ہی ہے کہ جس کے خلاف نہیں کہا جا سکتا۔

جواب نمبر 2: مخالفین کو چاہیے کہ وہ پہلے اپنے علماء سے دریافت کریں کہ ان کی رائے کیا ہے شبلی صاحب کے بارے میں؟ چاہے دیوبندی حضرات ہوں یا غیر مقلد۔

دیوبندی حضرات کے مجدد مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

اب آج کل جو سیرتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی گئی ہیں جن میں شبلی نعمانی کی سیرت النبی بڑی مشہور ہے اور لوگ اس پر بہت فریفتہ ہیں۔ مگر ذرا ان میں اس معیار کو ملحوظ رکھ کر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہیں بلکہ دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہوگا کہ کسی بادشاہ کی سوانح ہے۔

خطبات حکیم الامت جلد 5 صفحہ 224، مکتبہ اشرفیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور

شبلی پر کفر کا فتویٰ

عبد الماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

مولانا تھانوی کا فتویٰ شائع ہو گیا: مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین کافر ہیں۔

حکیم الامت صفحہ 457، الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور 1992ء

غیر مقلدین کے نواب وحید الزمان لکھتے ہیں کہ

ایک شخص دہلی میں پیدا ہوا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی اور ساری سیرت میں ایک معجزے کا بھی ذکر نہیں کیا۔ شروع میں لکھتا ہے کہ قرآن کو اللہ کا کلام سمجھو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا سمجھو اس کے احکام پر عمل کرو۔ معاذ اللہ۔

تیسیر الباری شرح صحیح بخاری جلد 4 صفحہ 215، تاج کمپنی لاہور پاکستان

اس لئے مخالفین تو شبلی نعمانی صاحب کا حوالہ پیش ہی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے مجدد صاحب نے اسے کافر لکھا۔ اور ویسے بھی نعمانی صاحب کا حوالہ تو مخالفین دیتے ہیں محفل میلاد کے انعقاد کے انکار کے لئے مگر یہ ہے بے سود کیونکہ شبلی نعمانی صاحب خود محفل میلاد منعقد کیا کرتے تھے۔

سلیمان ندوی صاحب لکھتے ہیں کہ

مولانا نے کالج میں میلاد کی مجلسوں کی بنیاد ڈالی۔ شروع شروع میں یہ جلسے خود اپنے بنگلہ پر کرتے۔ رفتہ رفتہ ان جلسوں میں دل چسپی بڑھنے لگی تو 30 اکتوبر 1891ء کو سیرت ومیلاد کا جلسہ عام نہایت شان وشوکت سے سالار منزل میں ہوا۔

حیات شبلی صفحہ 143، دار المصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ یوپی ہند

کالج کے طلباء میں مذہبی معلومات پیدا کرنے کی خاطر وہ سال میں ایک دفعہ مجلس میلاد کیا کرتے اور اس میں خود بیان فرماتے۔

حیات شبلی صفحہ 621، دار المصنفین شبلی اکیڈمی یوپی اعظم گڑھ ہند

مخالفین شبلی صاحب کا حوالہ دے کر جشن ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنا

چاہتے ہیں اور ادھر شبلی صاحب کا سوسالہ جشن ولادت منایا جارہا ہے ملاحظہ ہو۔

مجلہ :البصیر :شبلی نمبر جون ودسمبر 1957 ،شمارہ نمبر 3،اسلامیہ کالج چنیوٹ

اس لئے کئی وجوہات کی بنا پر معترضین کا نعمانی صاحب کا حوالہ دینا درست نہیں ہے۔

9 ربیع الاول کواختیار کرنا محض ایک ماہر فلکیات کے کہنے پر جس کا اصل پتہ بھی کسی کو معلوم نہیں ۔صحیح روایات کو چھوڑ دینا افسانہ نگاری تو ہوسکتی ہے مگر سیرت نگاری نہیں۔ کیونکہ 9 ربیع الاول کی کوئی روایت ہی نہیں ہے۔ حضرت مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی عالم دین ہونے کے علاوہ تقویر کے ماہر تھے انہوں نے تقویم پر ایک کتاب ''تقویم تاریخی'' لکھی۔ان کے مطابق حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔

خاتون پاکستان کراچی، صفحہ 110، مضمون سیرت کی بعض ضروری تاریخیں از مفتی عبدالقدوس ہاشمی

مفتی عبدالقدوس نے تقویمی حسابات کے بعد 12 ربیع الاول کو دوشنبہ کا دن ہونے کی تصدیق کردی۔

اگر پیر کے دن اور بارہ ربیع الاول میں اختلاف ہوتا تو مفتی عبدالقدوس جیسے تقویم کے جید عالم اس کا ذکر کرتے۔مگر ان کے نزدیک بارہ ربیع الاول کو پیر کا دن تھا۔اس سے ثابت ہوا کہ محمود پاشا فلکی کے حسابات بالکل غلط ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا تضاد ہوتا تو ان کے علاوہ تقویم کا کوئی اور ماہر بھی اس کا ذکر کرتا۔ایک محمود پاشا فلکی کے حسابات کو سند بنا کر صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، محدثین اور مؤرخین کے اقوال کو جھٹلانا بالکل غلط بھی ہے،تقاضائے ایمانی کے خلاف بھی ہے اور علمی دنیا سے کوسوں دوری بھی۔

الحمد للہ: فقیر نے تاریخ ولادت پر تحقیق انیق پیش کردی ہے۔ اللہ کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تحقیق تاریخ وصال حضور ﷺ

اللہ کریم جل وعلا نے انسانیت، دین اسلام، اپنی معرفت اور سلسلہ نبوت کی ابتدا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے کی، کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام انسان اول اور پہلے نبی ہیں، اسی طرح دین اسلام کی تکمیل اللہ کریم نے بذریعہ وحی آخری نبی ورسول، اپنے پیارے محبوب حضرت سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت ورسالت اور سلسلہ وحی حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا، شاہِ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری وحی جلی و وحی متلو یعنی قرآن کریم کی آیت تکمیل دین ہجری 10 حجۃ الوداع وحج اکبر بروز جمعۃ المبارک میدان عرفات میں نازل ہوئی۔ اسی حج اکبر کے بعد ہجری گیارہ بروز پیر یکم یا دو ربیع الاول شریف کو آقا علیہ السلام نے ظاہری طور پر دنیا سے پردہ فرمایا۔

اکثر مؤرخین، محدثین کرام، ارباب سیر نے حضور نبی کریم علیہ السلام کی تاریخ وصال بارہ ربیع الاول بروز پیر لکھی ہے۔

جہاں تک روایات کا تعلق ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے چار قسم کی روایات ملتی ہیں۔

نمبر 1: بارہ ربیع الاول: یہ روایت حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے۔

نمبر 2: 10 ربیع الاول: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

طرف منسوب ہے۔

البدایۃ والنہایۃ جلد 5 صفحہ 256، بیروت لبنان

پہلی روایت

جس میں وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول کو بتائی گئی ہے، اس کی سند میں ''محمد بن عمر الواقدی'' ایک راوی ہے جس کے بارے میں امام اسحاق بن راہویہ، امام علی بن مدینی، امام ابو حاتم الرازی اور نسائی نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ واقدی قابل اعتبار نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''واقدی'' کذاب ہے۔ حدیثوں میں تبدیلی کرتا تھا، بخاری اور ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ واقدی متروک ہے۔ مرہ نے کہا ہے کہ واقدی کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ واقدی کی حدیثیں تحریف سے محفوظ نہیں ہیں۔ ذہبی نے کہا ہے کہ واقدی کے سخت ضعیف ہونے پر آئمہ جرح وتعدیل کا اجماع ہے۔

میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد دوم صفحہ 426-425 مطبوعہ ہند قدیم

لہٰذا بارہ ربیع الاول کو تاریخ وفات بتانے والی روایت یا یہ اعتبار سے بالکل ساقط ہے۔ اس قابل ہی نہیں کہ اس سے استدلال کیا جائے۔

خیال رہے کہ بعض محققین ومحدثین نے واقدی کی توثیق بھی کی ہے۔ جس کی بنیاد پر بعض آئمہ نے واقدی کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ان حضرات کے مطابق اگر واقدی کی توثیق کے مسلک کو اگر ترجیح دی جائے تو بھی بارہ ربیع الاول وفات والی روایت شدید مجروح اور ناقابل اعتماد ہونے سے نہیں بچ سکتی۔ کیونکہ سیدہ عائشہ پاک رضی اللہ عنہا کی روایت میں واقدی کے علاوہ ان کا شیخ ''محمد بن عبداللہ بن ابی بسرہ'' بھی پایا جاتا ہے جس کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔

میزان الاعتدال فی نقد الرجال، حرف المیم، المحمدون، محمد بن عبداللہ بن ابی بسرۃ جلد دوم صفحہ 397، طبع قدیم مطبع انوار محمدی، لکھنؤ

اور ابن والی روایت کی سند میں واقدی کا شیخ ابراہیم بن زیر پایا جاتا ہے جو کہ سخت ضعیف اور نا قابل اعتماد ہے۔

میزان الاعتدال جلد اول صفحہ 31، حرف الالف، ابراہیم بن یزید المدنی

دوسری روایت: روایت دوم کی سند میں ایک راوی ''سیف بن عمر'' ضعیف ہے۔ اور دوسرا راوی ''محمد عبید اللہ العزرمی'' متروک ہے۔

تقریب التہذیب صفحہ 203-142

نمبر 3: 15 ربیع الاول مروی از حضرت سیدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔

وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ جلد اول صفحہ 318، بیروت لبنان

نمبر 4: 11 رمضان المبارک: یہ روایت عبداللہ مسعود کی طرف منسوب ہے۔

حوالہ مندرجہ بالا

دوسری اور تیسری روایت کی سند کتب مطبوعہ حدیث میں دستیاب نہیں ہے۔

حاصل یہ کہ بارہ ربیع الاول کو یوم وصال قرار دینا نہ تو صحابہ کرام سے ثابت ہے اور نہ ثقات آئمہ تابعین سے صحت تک پہنچ سکا ہے۔ لہٰذا بعد کے کسی مؤرخ کا بارہ تاریخ کو وصال قرار دینا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

قابل غور بات یہ ہے کہ جب وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چشم دید گواہ اور ان کے شاگرد ثقات آئمہ دین سے یہ قول صحت کے ساتھ ثابت نہیں تو نہ جانے آج کے ان معترضین کو کیسے معلوم ہوگیا کہ بارہ کو ہی وصال ہے؟

اس پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ربیع الاول شریف کے مہینہ میں پیر کے دن ہوا۔ البتہ تاریخ میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک وصال کی تاریخ بارہ ربیع الاول ہے، لیکن تحقیق یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تاریخ یکم یا دو ربیع الاول ہے۔ اگر چہ جمہور کے خلاف ہے لیکن صحیح یہی ہے۔ کیونکہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس سال آقا کریم علیہ السلام نے حجۃ الوداع کیا اس

سال یوم عرفہ جمعہ کا دن تھا۔ اور وہ ذوالحج کی نو تاریخ تھی۔ اس اعتبار سے اگر یہ فرض کیا جائے کہ ذوالحجہ، محرم، صفر تینوں مہینے تیس، تیس دن کے تھے تو پیر کے دن چھ ربیع الاول ہوگی۔ اور یکم ربیع الاول بدھ کو ہوگی اگر یہ فرض کیا جائے کہ تینوں مہینے 29,29 دن کے تھے تو پیر کے دن دو ربیع الاول ہوگی، اور یکم ربیع الاول اتوار کو ہوگی۔ اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ دو مہینے 30 دن کے اور ایک 29 دن کا تو پیر کے دن سات ربیع الاول ہو گی اور یکم ربیع الاول منگل کے دن ہوگی، اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ دو مہینے 29 دن کے اور ایک 30 دن کا تو پیر کے دن یکم ربیع الاول ہوگی۔ الغرض کوئی حساب بھی فرض کیا جائے جب نو ذوالحجہ جمعہ کے دن ہو تو بارہ ربیع الاول پیر کے دن کسی حساب سے نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا درایتاً اور عقلاً آقا کریم علیہ السلام کے وصال کی تاریخ بارہ ربیع الاول نہیں ہے۔

پیر کے دن ربیع الاول شریف کی تاریخ کے عقلی احتمالات یہ ہیں۔ اگر سب مہینے 30 دن کے ہوں تو چھ ربیع الاول، اگر سب مہینے 29 دن کے ہوں تو دو ربیع الاول، اگر دو ماہ تیس دن کے ہوں اور ایک 29 دن کا تو سات ربیع الاول، اور اگر دو ماہ 29 دن کے ہوں اور ایک 30 دن کا ہو تو یکم ربیع الاول چھ اور سات کا تو خیر سے کوئی قائل ہی نہیں، تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تاریخ یکم ربیع الاول ہے یا دو ربیع الاول اور بھی کئی علماء کرام نے دو ربیع الاول کو یا یکم کو تاریخ وصال لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 230 لکھتے ہیں:

نبی کریم علیہ السلام کی علالت کی ابتدا 19 صفر بروز بدھ ہجری 11 کو ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم 13 دن علیل رہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ربیع الاول ہجری 11 پیر کے دن انتقال فرمایا۔ محمد بن سعد نے بارہ کے اقوال بھی لکھے ہیں۔

طبقات الکبریٰ جلد دوم صفحہ 209-208، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1418ھ

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 458 لکھتے ہیں:

آقا کریم علیہ السلام 19 صفر بروز بدھ ہجری 11 کو سخت علیل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم 13 دن علیل رہے اور 2 ربیع الاول ہجری گیارہ کو وصال فرمایا۔

دلائل النبوۃ جلد 7 صفحہ 235، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1410ھ

امام ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 571 لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکم ربیع الاول کو پیر کے دن وصال فرمایا۔

مختصر تاریخ دمشق جلد دوم صفحہ 378، دار الفکر بیروت لبنان 1404ھ

حافظ مغلطائی بن خلیج لکھتے ہیں:

الکلبی اور ابومخنف نے ذکر کیا کہ آقا کریم علیہ السلام نے دو ربیع الاول کو وصال فرمایا۔

الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ صفحہ 351، دار الشامیہ بیروت لبنان 1416ھ

علامہ ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 581 لکھتے ہیں:

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حجۃ الوداع میں یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا لہٰذا یکم ذوالحج جمعرات کو تھی۔ پھر یکم جمعہ کو ہوگی یا ہفتہ کو ہوگی۔ اگر جمعہ کو یکم ہو تو یکم صفر ہفتہ کو ہوگی یا اتوار کو۔ اگر یکم صفر ہفتہ کو تو یکم ربیع الاول اتوار کو ہوگی یا پیر کو لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تاریخ پیر کے دن یا یکم ربیع الاول کو ہوگی یا دو ربیع الاول کو اور کسی صورت میں بارہ تاریخ وصال نہیں بنتی۔

روض الانف مع السیرۃ النبویہ جلد 4 صفحہ 654، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک دو ربیع الاول کو ہوا۔

علامہ ابن کثیر نے امام بیہقی اور واقدی کا قول نقل کیا ہے۔

البدایۃ و النہایۃ جلد 5 صفحہ 305، دار الفد الجدید قاہرہ مصر

حافظ شہاب الدین احمد بن حجر سقلانی متوفی ہجری 352 لکھتے ہیں:

ابو مخنف اور کلبی نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پاک دو ربیع الاول کو ہوا اور علامہ سہلی نے اسی کو ترجیح دی ہے اور موسیٰ بن عقبہ، اللیث، الخوارزمی اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال یکم ربیع الاول کو ہوا۔ دوسروں کی غلطی کی وجہ ہے کہ ثانی کو ثانی عشر خیال کر لیا گیا۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 8 صفحہ 130، دارنشر کتب الاسلامیہ لاہور

نعیم الفضل بن دکین کہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال یکم ربیع الاول کو ہوا۔

عمدۃ القاری جلد 18 صفحہ 60، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر 1348ھ

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 855 لکھتے ہیں:

ابوبکر نے لیث سے روایت کیا ہے کہ آقا کریم علیہ السلام کا وصال پاک پیر کے دن یکم ربیع الاول کو ہوا۔ اور سعد بن ابراہیم الزہری نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیر کے دن دو ربیع الاول کو وصال ہوا۔

عمدۃ القاری جلد 18 صفحہ 60، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر 1348ھ

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ترجیح دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال یکم یا دو ربیع الاول کو ہوا۔

التوشیح علی جامع الصحیح جلد 4 صفحہ 143، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1420ھ

ابی جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 310 لکھتے ہیں کہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک دو ربیع الاول بروز پیر کو ہوا۔

تاریخ الامم والملوک جلد 2 صفحہ 276، مکتبۃ التوفیقیہ مصر

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 942 لکھتے ہیں:

ابو مخنف اور کلبی نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 2 ربیع الاول کو ہوا۔ سلیمان بن طرخان نے مغازی میں اسی کو ترجیح دی۔ امام محمد بن سعد، امام ابن عساکر اور امام ابو

نعیم الفضل بن دکین کا بھی یہی قول ہے اور سہیلی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد 12 صفحہ 350، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1414ھ

علامہ علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں متوفی ہجری 1014ھ

ایک قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 2 ربیع الاول کو ہوا۔

مرقات شرح مشکوۃ جلد 11 صفحہ 238، مکتبہ امدادیہ ملتان 1390ھ

علامہ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں متوفی 1044ھ

خوارزمی نے کہا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال یکم ربیع الاول شریف کو ہوا۔

انسان العیون جلد 3 صفحہ 499، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں متوفی ہجری 1052۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 2 ربیع الاول شریف بروز پیر کو ہوا۔

اشعۃ اللمعات جلد 4 صفحہ 604، مطبوعہ لکھنؤ

غیر مقلدین کے مشہور عالم نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں:

موسیٰ بن عقبہ، اللیث اور خوارزمی اور حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال یکم ربیع الاول کو ہوا اور ابو مخنف اور کلبی کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال دو ربیع الاول کو ہوا اور علامہ سہیلی نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔

عون الباری شرح صحیح بخاری جلد 5 صفحہ 269، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1429ھ

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات ربیع الاول کی بارہ غلط مشہور ہے۔ نویں تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور اسی سال وفات ہوئی اور دوشنبہ کو ہوئی یہ مقدمات سب متواتر اور قطعی ہیں۔ اب اس کے سوا کوئی حساب ایسا نہیں ہوسکتا جس سے دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو ہو، خدا کو معلوم یہ کہاں سے مشہور ہو گیا۔

افاضات الیومیہ جلد 8 صفحہ 266 ملفوظ نمبر 327، مکتبہ اشرفیہ جامعہ اشرفیہ لاہور

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذوالحجہ کی نویں کی جمعہ تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس نویں ذی الحجہ کو جمعہ ہو کر بارہ ربیع الاول کو دوشنبہ کسی طرح نہیں ہو سکتی۔

نشر الطیب صفحہ 24، تاج کمپنی لاہور

مولوی زکریا کاندھلوی صاحب تبلیغی نصاب یعنی ''فضائل اعمال'' میں لکھتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال باتفاق اہل تاریخ دوشنبہ کے روز ہوا، لیکن تاریخ میں اختلاف ہے۔ اکثر مؤرخین کا قول بارہ ربیع الاول کا ہے۔ مگر اس میں ایک نہایت قوی اشکال ہے وہ یہ کہ 10 ہجری نویں ذی الحجہ جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر عرفات میں تشریف فرما تھے وہ جمعہ کا دن تھا اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ نہ محدثین کا نہ مؤرخین کا۔ حدیث کی روایات میں بھی کثرت سے اس کی تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حج یعنی نویں ذی الحجہ جمعہ کو ہوا۔ اس کے بعد خواہ ذی الحج، محرم، صفر تینوں مہینے 30 دن کے ہوں یا 29 دن کے یا بعض 30 کے بعض 29 کے غرض کسی صورت سے بارہ دوشنبہ کے دن نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے بعض محدثین نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 2 ربیع الاول کو ہوا۔

خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی صفحہ 457، مکتبۃ البشریٰ کراچی

معترضین کے ممدوح علامہ شبلی نعمانی کافی طویل بحث کر کے اپنا مؤقف یوں لکھتے ہیں:

اس لئے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ہے۔

سیرت النبی جلد دوم صفحہ 105، حاشیہ مکتبۃ المصباح لاہور

تاریخ ولادت کے بارے جو حضرات بڑے ''دھڑلے'' سے شبلی صاحب کا حوالہ پیش کرتے ہیں نہ جانے تاریخ وصال کے وقت شبلی صاحب ان کے لئے غیر معتبر کیوں ہو جاتے ہیں۔

جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث جناب ادریس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں:

مشہور قول کی بنا پر بارہ ربیع الاول کو وفات ہوئی، موسیٰ بن عقبہ اور لیث بن سعد اور خوارزمی نے یکم ربیع الاول کو تاریخ وفات بتلایا ہے، اور کلبی اور ابومخنف نے دوم ربیع الاول تاریخ وصال قرار دی ہے۔ علامہ سہیلی نے روض الانف میں حافظ عسقلانی نے شرح بخاری میں اسی قول کو صحیح قرار دیا ہے۔

سیرت المصطفیٰ جلد دوم صفحہ 292، الطاف اینڈ سنز کراچی

اکثر علماء کرام نے لکھا ہے کہ حضور شہنشاہِ حسینانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے چھ ماہ بعد سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ اور یہ چھ ماہ بھی تب پورے ہوتے ہیں جب دو ربیع الاول شریف کو آقا کریم علیہ السلام کا وصال مانا جائے۔

ہم نے روایت و درایت کے لحاظ سے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور اس سے وہ اعتراض بھی ساقط ہو گیا جو کہ بارہ کے مشہور ہونے کی وجہ سے مخالفین کرتے ہیں کہ میلاد کی خوشی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس تاریخ کو وصال ہے، اگر اس کے باوجود بھی مخالفین بضد رہیں تو ہم ان کو ان کے عالم دین مفتی عبدالرحمٰن آف جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔

سوال: بارہ ربیع الاول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وفات کا دن ہے ایک طرف خوشی ہے اور دوسری طرف غمی ہے کیا اس دن جشن منانا جائز ہے یا کہ غمی اور افسوس کرنا بہتر ہے۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے بعد بھی زندہ ہیں بلکہ پہلی حیات سے انتقال کے بعد کی حیات زیادہ قوی ہے اس لئے غمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بھی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

روزنامہ جنگ 27 فروری 1987ء

جتنا یہ لوگ محفل میلاد سے روکتے ہیں کاش کہ اتنا بے حیائی، برائی، زنا، چوری،

شراب خوری سے روکتے ہوتے تو کتنا فائدہ ہوتا۔

محترم قارئین! تاریخ وصال پر اتنی تحقیق کسی اور مقام پر شائد آپ کو نہ مل سکے یہ انفرادیت اللہ کریم نے بطفیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ فقیر کو عطا فرمائی ہے۔

ازالۃ الاوہام

اعتراض: میلاد شریف چراغاں کرنا، زیب وزینت کرنا، یہ اسراف یعنی فضول خرچی ہے۔

جواب: علامہ زمخشری سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 67 کے تحت لکھتے ہیں:

اَلْاِسْرَاف: اِنَّمَا هُوَ الْاِنْفَاقُ فِی الْمَعَاصِیْ فَاَمَّا فِی الْقُرَبِ فَلَا اِسْرَافَ لَاخَیْرَ فِی الْاَسْرَافِ وَلَا اَسْرَافَ فِی الْخَیْرِ ۔

ترجمہ: گناہ کے کاموں میں خرچ کرنا فضول خرچی ہے، نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا فضول خرچی نہیں فضول خرچی میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی اور بھلائی کے کام میں فضول خرچی نہیں ہوتی۔

تفسیر کشاف جلد 3 صفحہ 285، مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند

امام ابن ہمام لکھتے ہیں:

وَ کُلُّ مَا کَانَ فِی الْاِجْلَالِ کَانَ حَسَنًا ۔

ترجمہ: اور ہر بات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں وہ اچھی ہوتی ہے۔

فتح القدیر کتاب الحج باب الھدیٰ، مسائل منثور، جلد 3 صفحہ 94، دار احیاء التراث بیروت

سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے محفل ذکر سجائی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں، ایک شخص جب یہ کیفیت دیکھی تو واپس جانے لگا، بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا: جو شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی ہے وہ بجھا دو، وہ کوشش کرتا رہا لیکن کوئی شمع نہ بجھ سکی۔

احیاء العلوم جلد دوم صفحہ 26، دار صادر بیروت

ہم محفل میلاد میں تزئین و آرائش صرف اور صرف ذکر خدا اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے کرتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔

اعتراض: محفل میلاد میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط ہے اس لئے ناجائز ہے۔

جواب: امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

مجھے میرے شیخ، شیخ محمد شناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ آدمی نے سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کے میلاد پر اعتراض کیا تو فوراً اس کا ایمان جاتا رہا۔ اس نے سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ سے مدد مانگی: تو آپ نے فرمایا۔ آئندہ میلاد سے انکار نہ کرنے کا وعدہ کر تب معافی ہو سکتی ہے' اس نے اقرار کیا تو آپ نے توجہ فرما کر اس کا ایمان لوٹا دیا' پھر آپ نے میلاد کے انکار کی وجہ پوچھی تو اس شخص نے کہا کہ میلاد کی تقریب میں عورتوں مردوں کا اختلاط ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ طواف کعبہ میں بھی تو یہی حال ہوتا ہے کیا اس کا بھی انکار کیا جائے گا؟

پھر فرمایا: خدا کی قسم میرے میلاد میں جس نے نافرمانی کی اس نے توبہ کر لی اور اچھی توبہ کی اور جب میں وحشی جانوروں اور سمندروں میں مچھلیوں کا خیال رکھتا ہوں اور ان کی حمایت کرتا ہوں تو کیا میں اس کی حمایت نہیں کروں گا جو میرے میلاد میں حاضر ہو؟

طبقات کبریٰ جلد اول صفحہ 160، مکتبہ عبدالحمید مصر'

جامع کرامات اولیاء جلد اوّل صفحہ 709 'ضیاء القرآن پبلی کیشنز' لاہور

طبقات امام شعرانی ترجمہ طبقات الکبریٰ صفحہ 371، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

معلوم ہوا جو شخص آقا کریم علیہ السلام کے غلام کے میلاد پر اعتراض کرے تو وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر اعتراض کرے اس کا انجام کیا ہوگا؟

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب شیخ احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے میلاد میں آنے

والوں کا خیال رکھتے ہیں تو پھر یقیناً اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے میلاد میں آنے کا خیال رکھتے ہیں۔

اور ساتھ میں ہم یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ قطعاً عورتوں اور مردوں کے اختلاط کے قائل نہیں ہیں۔

اعتراض: محفل میلاد میں تعین یوم پایا جاتا ہے جو کہ نہ چاہیے۔

جواب: دن مقرر کرنا خود نبی کریم علیہ السلام کی سنت ہے ملاحظہ ہو۔

تعین کی دو قسمیں ہیں (1) شرعی (2) عادی

شرعی: وہ جس کے لئے شریعت نے وقت مقرر فرما دیا ہے اس کے علاوہ وہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ قربانی ہے شریعت نے اس کے لئے وقت مقرر کر دیا ہے لہٰذا ان دنوں کے علاوہ قربانی نہیں ہو سکتی۔

ایسے ہی حج ہے کہ مخصوص دنوں کے علاوہ نہیں ہو سکتا۔ وغیرہ وغیرہ۔

عادی: یہ کہ شریعت میں کوئی قید نہیں ہے جب چاہیں عمل میں لائیں لیکن کام کرنے کے لئے زمانہ ضروری ہے اور زمانہ غیر معین میں وقوع محال عقلی ہے اس لئے یہ دونوں ضروری ہیں۔

اگر ان کو تسلیم نہ کیا جائے تو ہر نیک جس کے لئے تاریخ مقرر کی جاتی ہے وہ ناجائز ہو جائے گا جس کے لئے شریعت نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔

پھر نماز کے لئے وقت مقرر کرنا کہ ظہر ایک بج کر پندرہ یا پینتالیس منٹ پر ہوگی یہ بھی ناجائز ہوگا کیونکہ شریعت نے سوا ایک کی قید نہیں لگائی بلکہ زوال ختم ہونے سے سایہ دوگنا ہونے تک کا وقت مقرر کیا ہے۔ باقی تو ہم نے اپنی آسانی کے لئے کرتے ہیں تاکہ ایک ٹائم پر سب آجائیں اور باجماعت نماز ادا کی جاسکے۔ اسی طرح جلسے وغیرہ جن کے لئے دن اور وقت نماز ظہر یا عشاء یہ بھی ناجائز ہوں گے اور نکاح وغیرہ بھی بجائے سنت کے ناجائز ہو جائے گا کیونکہ شریعت نے اس کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا۔ یہ تعین تو ہم

نے اپنی سہولت کے پیش نظر کر رکھے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

احادیث مبارکہ بھی اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ خود آقا کریم علیہ السلام نے بھی کچھ کاموں کے لئے وقت مقرر کر رکھے تھے۔

خطبہ کے لئے دن مقرر فرمانا

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ تو مرد حاصل کر رہے ہیں ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرمائیں (جس میں خطبہ ارشاد ہو) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فلاں فلاں دن جمع ہو جانا۔

بخاری کتاب العلم جلد اول صفحہ 150 رقم الحدیث 101 ،فرید بک سٹال لاہور

بخاری کتاب الجنائز جلد اول صفحہ 540 رقم الحدیث 1249 ،فرید بک سٹال لاہور

بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ جلد سوم صفحہ 867 رقم الحدیث 7310 ،فرید بک سٹال لاہور

مسلم کتاب البر والصلۃ ،شرح صحیح مسلم جلد 7 صفحہ 246 ،فرید بک سٹال لاہور

مشکاۃ کتاب الجنائز فصل سوم ،شرح مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ 917 ،فرید بک سٹال لاہور

حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے دن مقرر فرمایا۔

بخاری کتاب العلم جلد اول صفحہ 136 ،رقم الحدیث 68 ،فرید بک سٹال لاہور

بخاری کتاب العلم جلد اول صفحہ 136 رقم الحدیث 70 ،فرید بک سٹال لاہور

بخاری کتاب الدعوات جلد سوم صفحہ 538 رقم الحدیث 6411 ،فرید بک سٹال لاہور

جامع ترمذی جلد دوم صفحہ 306 ،فرید بک سٹال لاہور

مشکاۃ کتاب العلم ،شرح مشکاۃ جلد اول صفحہ 489 ،فرید بک سٹال لاہور

مسجد قبا جانے کیلئے دن مقرر کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر

ہفتہ کو مسجد قبا تشریف لے جاتے کبھی پیدل اور کبھی سواری پر۔

صحیح مسلم کتاب الحج شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 770 ،فرید بک سٹال لاہور

مسند حمیدی صفحہ 441 ،رقم الحدیث:690 'پروگریسو بکس' لاہور

صحیح ابن حبان صفحہ 521 رقم الحدیث 1629 ،دار المعرفہ بیروت لبنان

مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ شرح مشکاۃ جلد دوم صفحہ 104 ،فرید بک سٹال لاہور

اس سے معلوم ہوا کہ اپنی سہولت کے لئے دن مقرر کرنا جائز ہے کیونکہ یہ تعین عادی اور عرفی ہے نہ کہ شرعی۔

اعتراض: علامہ شامی ،علامہ ابن الحاج ،مجدد الف ثانی نے محفل میلاد سے منع کیا ہے اور فا کہانی نے بھی اس لئے محفل میلاد کا انعقاد نہیں کرنا چاہیے۔

جواب: کیا بات ہے جناب معترضین کی بھی کہ انکار کرنے پہ آئیں تو قرآن وسنت کے واضح استدلال کا انکار کر دیں اور ماننے پہ آئیں تو دو چار علماء کی بات کو مان لیں۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

علامہ شامی ،ابن الحاج ،فا کہانی اور حضور مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی محفل میلاد سے نہیں روکا بلکہ معترض محض عوام پر رعب جمانے کے لئے ان کا نام استعمال کرتے ہیں۔

جب ایک چیز کا استحباب قرآن وسنت سے ثابت ہے تو اس کے مقابل اقوال علماء کو پیش کرنا معترضین کی علمی جلالت نہیں تو اور کیا ہے؟

لیکن اگر مخالفین کی متاع کل یہی ہے اور یہی ان کے لئے حجت ہے تو ہمیں بھی ایسے کافی ہیں جنہوں نے ان کا جواب لکھا ہے۔ آیئے حقیقت دیکھتے ہیں۔

علامہ شامی کی عبارت

علامہ شامی نے بھی محفل میلاد شریف کو برا نہیں کہا بلکہ جس محفل میں بعض لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے گانے باجے اور لغویات شامل کر لیں اور اس کو محفل میلاد کہیں اور کار

ثواب سمجھیں اس کو منع کیا ہے، ملاحظہ ہو علامہ شامی کی اصل عبارت۔

اس سے بھی بری بات میناروں میں مولود پڑھنے کی نذر ماننا ہے باوجود کہ اس مولود میں گانے اور کھیل کود ہوتے ہیں اس کا ثواب حضور علیہ السلام کو ہدیہ کرنا۔

ردالمختار علی درالمختار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات جلد 2 صفحہ 139، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

کیا مجدد پاکؒ نے روکا؟

حضرت شاہ احمد سعید فاروقی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

اے سائل! تو نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا ہے کہ ''آپ محفل میلاد سے منع فرماتے تھے'' تو یہ تیرا قول قطعاً غلط ہے۔ ہمارے امام اور قبلہ نے گانے مجلس سے روکا ہے اگرچہ اس مجلس میں قرآن کی تلاوت اور نعتیہ قصائد پڑھے جائیں۔ حضرت امام ربانی نے قرآن وحدیث کے پڑھنے سے منع نہیں کیا جیسا کہ حضرت امام ربانی کی مراد سے بے خبر لوگوں نے گمان کیا اس قسم کی بات حضرت امام ربانی پر بہت بڑا بہتان ہے۔

اثبات المولد والقیام صفحہ 27، ادارہ ضیاء السنۃ ملتان

علامہ ابن الحاج کا جواب

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ابن الحاج نے اپنی مدخل میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کے ناجائز کاموں، بدعتوں، حرام سازوں، گانوں باجوں کی نہایت سختی سے تردید کی ہے اور ان گانوں باجوں کو بالکل ناجائز قرار دیا ہے۔

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ ترجمہ مومن کے ماہ وسال صفحہ 85، دارالاشاعت کراچی

معترضین کی نگاہ سے قربان جائیں، انہیں ابن الحاج کی یہ گفتگو تو نظر آتی ہے مگر انہوں نے جو میلاد شریف کی عظمت اور نکات بیان کئے ہیں جو کہ ان کی انفرادیت ہے وہ نظر نہیں آئی۔

فاکہانی کا جواب

فاکہانی کے جواب کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کا رد محدث جلیل، عاشق رسول، علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ان کا رسالہ ''حسن المقصد فی عمل المولد'' الحاوی للفتاویٰ میں شامل ہے۔

اعتراض: تم لوگ محفل میلاد کو واجب سمجھتے ہو۔

جواب: ہمارے نزدیک محفل میلاد مستحب ہے جیسا کہ ہم رسالہ کے آغاز میں لکھ آئے ہیں، مگر آپ کے بزرگ لکھتے ہیں کہ: مستحب ہر عمل واجب کی طرح کرنا چاہیے۔ ملاحظہ ہو۔

مستحبات پر اعتقاد و نیت تو استحباب کا ہی ہو مگر اس پر دوام فرائض کی طرح چاہیے، اسی لئے اہل اللہ جانتے ہیں کہ تہجد فرض نماز ہے لیکن اس پر دوام فرض کی طرح کرتے ہیں۔

مجالس مسیح الامت صفحہ 81، القاسم اکیڈمی نوشہرہ کراچی

بعض میلاد کا انجام

مولوی برخوردار ملتانی لکھتے ہیں:

میرے زمانے میں دو واقعے عبرت انگیز ہوئے ہیں۔

پہلا واقعہ: نواب محمد علی خان والئی ٹونک نے ''مرأۃ السنۃ السنیۃ در قبیح مجلس مولودیہ'' میں مجلس مولود کی نسبت سخت زبان درازیاں کیں چند ہی روز کے بعد ولایت ٹونک سے معزول ہو گئے اور بنارس میں بند کیے گئے عمر بھر مصیبت جھیلنی پڑی اور حکومت کی حسرت ساتھ لے گئے۔

دوسرا واقعہ: نواب صدیق حسن خان بہادر نے بعض وجوہ سے بھوپال میں ایسا رشد پیدا کیا کہ امیر الملک والا جاہی کے خطاب سے سرفراز ہوا۔ اتفاق سے بھوپال میں

کسی اہلسنّت نے اپنے گھر میں مجلس میلاد کی۔نواب صاحب نے برہم ہو کے مکان تک کو کھودنے کا حکم دے دیا۔تھوڑے دن گزرے تھے کہ حکومت ہاتھ سے جاتی رہی اور خطاب سلب ہوگیا۔

غوث اعظم صفحہ 10-9،مکتبہ صابریہ ملتان/ماہنامہ''الفقیہ''نومبر 1920ءمیلادنمبر

طریقہ محفل میلاد

محفل میلاد کے انعقاد کے لئے چند گزارشات عرض کی جاتی ہیں۔

1- ذکر خدا عزوجل اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے جگہ کی صفائی کی جائے اور خوشبو وغیرہ استعمال کی جائے۔

2- عشاء کی نماز کے فوراً بعد تلاوت قرآن ہو اور کوئی باعمل قاری صاحب جن کی داڑھی شریف سنت کے مطابق ہو اور غالب گمان ہو کہ پانچ وقت کے نمازی ہیں تلاوت قرآن کا شرف حاصل کریں۔

3- ایک یا دو ثنا خوان اور وہ بھی باشرع ہوں نعت شریف پڑھیں اور ایک ایک نعت ہی پڑھیں۔ ساری رات کھڑے ہو کر فرمائشیں ہی نہ پوری کرتے رہیں۔ کبھی ماں کی شان تو کبھی باپ کی، کبھی میاں صاحب کے دو شعر اور کبھی مولا علی کی منقبت۔ یوں ہی گھنٹہ لگا کر چلتے بنیں۔

اور سنی عوام بھی پانی کی طرح پیسہ بہاتی ہے ان کاروباری لوگوں پر اور وہ کما کر چلے جاتے ہیں نہ نماز نہ روزہ اور نہ کوئی اور دین کا کام۔

اے سنی عوام! ذرا ہوش سے کام لو! مدارس میں ہمارے بچے بھوکے سو جائیں انہیں کھانے کو کھانا نہ ملے اور تم ان کاروباری لوگوں پر پیسہ برباد کرتے رہو تو کیا فائدہ۔

4- اس کے بعد کوئی عالم دین قرآن وسنت کی روشنی میں مقام رسول، عظمت رسول، شان رسالت، نبوت مصطفیٰ، معجزات مصطفیٰ، سیرت مصطفیٰ، اسوۂ حسنہ پر اصلاحی

بیان کرے۔

اے سنی عوام! تمہارے جذبات سے کھیلنے کے لئے کافی کاروباری لوگ ادھر متوجہ ہو گئے ہیں جو ترنم لگا کر شعر و شاعری کر کے تمہاری جیبیں خالی کر کے گھر کی راہ لیتے ہیں اور عقائد اہلسنّت کا جنازہ نکالتے ہیں۔ تمہیں میلاد والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ ان لوگوں سے بچو، اپنے جید علماء کو بلا کر سنو اور اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کرو۔

بعض کاروباری لوگ اس طبقہ میں بھی آ گئے ہیں جن کے نام کے ساتھ سرمایۂ اہلسنّت لکھا ہوتا ہے اور ہوتے وہ جاہل مطلق ہیں۔ ٹائم لینے جاؤ تو 20/30 ہزار روپیہ مانگتے ہیں خدارا ان ظالموں کو گھر ہی رہنے دو۔

5- بعض لوگ نعت خوانوں اور علماء پر نوٹ نچھاور کرتے ہیں یہ طریقہ بھی اچھا نہیں بلکہ دوران تقریر اگر آپ عالم دین کی خدمت کرنا چاہیں اور کرنی چاہیے تو اس کے سامنے جا کر رکھ دیں۔

6- عالم دین کی مناسب خدمت کریں کہ اس کو گاڑی کا خرچ بھی جیب سے نہ ادا کرنا پڑے کیونکہ آج کے دور میں علماء کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں۔

7- رات گیارہ یا بارہ بجے تک محفل کا اختتام ہو جائے تاکہ صبح کی نماز قضا نہ ہو۔

8- کوئی خلاف شرع کام محفل پاک میں نہ ہو۔

9- باوضو شرکت کریں۔

10- عورتوں کے لئے الگ پردہ کا انتظام ہو اور آنے جانے کا راستہ بھی الگ۔

11- دف وغیرہ، ذکر کے ساتھ نعت پڑھنے والوں سے حتی الوسع گریز کیا جائے۔

12- عشق رسول میں ڈوب کر سنیں اور عمل کی کوشش کریں۔

یکم ربیع الاول سے 12 ربیع الاول کے دوران

13- ہر سنی مسجد اور ہر سنی گھرانے میں قرآن مجید کے پارے یا بارہ سورتیں، یا بارہ رکوع

کی ہر روز تلاوت کریں اور صحیح ترجمہ وتفسیر یعنی کنز الایمان مع خزائن العرفان کے ذریعہ ان کا معنیٰ سمجھنے کی کوشش اور عمل کا عہد کریں۔

14- زیادہ سے زیادہ جتنا ہو سکے درود وسلام کا وظیفہ کریں۔

15- پیر کے دن نفلی روزہ رکھیں کیونکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

16- اپنی حیثیت کے مطابق چند مسکینوں اور فقیروں کو کھانا کھلائیں۔

17- کسی نادار کی شادی کے اخراجات یا کسی بے سہارا شخص یا بیوہ کے لئے کپڑوں یا دوسری ضروریات زندگی کا انتظام کریں۔

18- کسی نادار طالب علم کے تعلیمی اخراجات یا دینی مدرسہ میں کسی بچے کو عالم دین بننے تک کے اخراجات ادا کریں۔

19- کسی مستحق مریض کی دوا کا انتظام کریں یا کم از کم اپنے یا رشتے داروں میں کسی کی عیادت کو جائیں۔

20- اگر کسی عزیز یا دوست یا رشتہ دار سے قطع تعلق ہو گیا ہو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں اس سے تعلق قائم کرنے میں پہل کریں۔

21- اگر ہم پر کسی کا کوئی ایمانی، انسانی، معاشرتی، اخلاق حق ہو تو اس خوشی کے موقع پر حتی الامکان جتنا ہو سکے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

22- اگر کسی ضرورت مند نے ہم سے قرض لیا تو محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے اپنی استطاعت کے اور توفیق کے مطابق یا تو پورا قرض معاف کر دیں یا اس میں سے کچھ رقم معاف کر دیں یا پھر کم سے کم قرض کی واپسی کی مدت بڑھا دیں۔

23- اپنے واقف غیر مسلم لوگوں سے ملاقات کریں۔ ان کو کوئی تحفہ پیش کریں اور ساتھ میں اسلام کا تعارف یا سیرت پاک سے متعلق کوئی کتاب ان کو پیش کریں یا کم از کم اسلام کی تعلیمات اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کے بارے میں

ان کو زبانی سنائیں۔

24-اپنے گھر یا محلہ یا علاقے میں درخت لگائیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان جب کوئی درخت لگاتا ہے تو جب تک اس درخت کا پھل کھایا جائے گا اور اس کے سائے میں لوگ بیٹھیں گے اس درخت لگانے والے کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا اور درخت لگانا آج کل ماحولیات کی بہتری کے لئے بھی مفید ہے۔

25-کسی مخلص عالم دین کو دینی تفسیر و حدیث و سیرت و فقہ کی کتابیں لے کر دیں جب تک وہ کتابیں پڑھی جائیں گی آپ کو ثواب ملتا رہے گا کیونکہ یہ بھی صدقہ جاریہ ہے۔

الحمد للہ! ہم نے اعلیٰ حضرت کی پچیسویں کے نسبت سے 25 محفل میلاد منانے اور عید میلاد منانے کے پوائنٹس نذر قارئین کئے ہیں۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مصادر التحقیق

نمبر شمار	نام مصنف	نام کتاب	مطبوعہ
1	کلام رب العالمین	قرآن کریم	
		کتب احادیث مبارکہ	
2	امام مالک بن انس	موطا امام مالک	فرید بک سٹال لاہور
3	امام محمد بن حسن شیبانی	موطا امام محمد	پروگریسو بکس لاہور
4	امام عبد الرزاق صنعانی	مصنف عبد الرزاق	ادارۃ القرآن کراچی
5	امام عبد اللہ بن زبیر حمیدی	مسند حمیدی	پروگریسو بکس لاہور
6	امام ابو بکر ابن ابی شیبہ	مصنف ابن ابی شیبہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
7	امام احمد بن حنبل	مسند احمد	بیت الافکار الدولیہ اردن
8	امام ابو عبد اللہ داری	سنن داری	مکتبۃ الطبری مصر
9	امام محمد بن اسماعیل بخاری	الجامع الصحیح	فرید بک سٹال لاہور
10	امام مسلم بن الحجاج قشیری	الجامع الصحیح	فرید بک سٹال لاہور
11	امام محمد بن یزید ابن ماجہ	سنن ابن ماجہ	فرید بک سٹال لاہور
12	امام سلیمان بن اشعث بجستانی	سنن ابو داؤد	فرید بک سٹال لاہور
13	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	الجامع الصحیح وھو سنن الترمذی	مکتبۃ الطبری مصر
14	امام احمد عمرو بن عبد الخالق	البحر الزخار فی مسند البز ار	دار الکتب العلمیہ بیروت
15	امام احمد بن شعیب نسائی	سنن المجتبیٰ المعروف سنن نسائی	فرید بک سٹال لاہور
16	امام احمد بن شعیب نسائی	السنن الکبریٰ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت

17	امام احمد بن عالی تمیمی	مسند ابو یعلیٰ	دار الفکر بیروت
18	امام محمد بن اسحاق خزیمہ	صحیح ابن خزیمہ	مکتب اسلامی بیروت
19	امام ابو جعفر طحاوی	شرح معانی الآثار	فرید بک سٹال لاہور
20	امام ابو حاتم ابن حبان	صحیح ابن حبان	دار المعرفہ بیروت
21	امام سلیمان بن احمد طبرانی	معجم کبیر	دار الکتب العلمیہ بیروت
22	امام سلیمان بن احمد طبرانی	معجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ بیروت
23	امام سلیمان بن احمد طبرانی	معجم الصغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت
24	امام ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری	مستدرک علی الصحیحین	مکتبۃ العصریہ بیروت
25	امام احمد بن حسین بیہقی	السنن الکبریٰ	دار الحدیث قاہرہ مصر
26	امام احمد بن حسین بیہقی	شعب الایمان	دار الفکر بیروت
27	امام احمد بن حسین بیہقی	دلائل النبوۃ	دار الکتب
28	امام حسین بن مسعود بغوی	شرح السنہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
29	امام حسین بن مسعود بغوی	شمائل بغوی	کرمانوالہ بک شاپ لاہور
30	امام حسین ابن ابراہیم جوزقانی	الاباطیل والمناکیر	دار الکتب العلمیہ بیروت
31	امام علی بن حسن عساکر	تاریخ دمشق کبیر	دار احیاء التراث بیروت
32	امام علی بن حسن عساکر	مختصر تاریخ دمشق	دار الفکر بیروت لبنان
33	امام زکی الدین منذری	الترغیب والترہیب	دار الحدیث قاہرہ مصر
34	امام محی الدین تبریزی	مشکوٰۃ المصابیح	فرید بک سٹال لاہور
35	امام نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد	دار الکتب العلمیہ بیروت
36	امام نور الدین ہیثمی	کشف الاستار	مؤسسۃ الرسالہ بیروت
37	امام شمس الدین ذہبی	تلخیص مستدرک	دار الفکر بیروت
38	امام جلال الدین سیوطی	الخصائص الکبریٰ	دار الکتب العلمیہ بیروت

39	امام جلال الدین سیوطی	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت
40	جمال الدین زیلعی	نصب الرایہ	دار الحدیث قاہرہ مصر
41	محمد بن نصر المروزی	السنہ	انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور

کتب تفسیر

42	محمد بن جریر طبری	جامع البیان	دار احیاء التراث بیروت
43	حضرت عبد اللہ بن عباس	تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس	دار الکتب العلمیہ بیروت
44	محمود بن عمر معتزلی	الکشاف	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
45	فخر الدین رازی	تفسیر کبیر	مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور
46	فخر الدین رازی	تفسیر کبیر	مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور
47	محمد بن احمد قرطبی	الجامع الاحکام القرآن	دار الکتب العلمیہ بیروت
48	علامہ اسماعیل حقی	روح البیان	دار الکتب العلمیہ بیروت
49	ابو البرکات احمد نسفی	تفسیر نسفی	فرید بک سٹال لاہور
50	علامہ جلال الدین سیوطی	جلالین	دار الحدیث قاہرہ مصر
51	سید محمود آلوسی	روح المعانی	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
52	عبد الرحمٰن ابن جوزی	زاد المسیر	مکتب الاسلامی بیروت
53	علی بن محمد خازن	تفسیر خازن	دار الکتب العربیہ پشاور
54	حافظ عماد الدین ابن کثیر	تفسیر ابن کثیر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
55	حافظ جلال الدین سیوطی	در منثور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
56	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	تفسیر مظہری	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
57	شیخ سلیمان جمل	تفسیر جمل	قدیمی کتب خانہ کراچی
58	ابو الحیان اندلسی	البحر المحیط	دار الکتب العلمیہ بیروت
59	حسن طبرسی رافضی	مجمع البیان	ایران

کتب شروحات

60	علامہ یوسف کرمانی	کواکب الدراری	داراحیاء التراث بیروت
61	علامہ ابن ملقن	التوضیح لجامع الصحیح	وزارۃ اوقاف قطر
62	علامہ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری شرح صحیح بخاری	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
63	علامہ بدرالدین عینی	عمدۃ القاری	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
64	علامہ قسطلانی	ارشاد الساری	مطبعہ میمنہ مصر
65	جلال الدین سیوطی	التوشیح علی جامع الصحیح	دارالکتب العلمیہ بیروت
66	علامہ علی قاری	شرح الشفا	دارالکتب العلمیہ بیروت
67	علامہ علی قاری	مرقات شرح مشکا	مکتبہ امدادیہ ملتان
68	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	اشعۃ اللمعات	فرید بک سٹال لاہور
69	علامہ شہاب الدین خفاجی	نسیم الریاض	دارالکتب العلمیہ بیروت
70	شیخ نورالحق دہلوی	تیسیر القاری	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
71	علامہ زرقانی	شرح الزرقانی علی المواہب	دارالکتب العلمیہ بیروت

کتب سیرت و فضائل

72	علامہ ابن اسحاق	السیرۃ النبویہ	مکتبہ نبویہ لاہور
73	عبدالملک بن ہشام	السیرۃ النبویہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
74	امام محمد بن سعد	طبقات ابن سعد	عبداللہ اکیڈمی لاہور
75	علامہ ماوردی	اعلام النبوۃ	دارالکتاب العربی بیروت
76	علامہ قاضی عیاض مالکی	کتاب الشفاء	دارالکتب العلمیہ بیروت
77	علامہ سہیلی	روض الانف	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
78	عبدالرحمن ابن جوزی	الوفا باحوال المصطفیٰ	فرید بک سٹال لاہور
79	عبدالرحمن ابن جوزی	مولد العروس	قادری کتب خانہ سیالکوٹ

80	عبدالرحمٰن ابن جوزی	بیان میلاد النبوی	لاہور پاکستان
81	علامہ ذہبی	سیر اعلام النبلاء	دارالحدیث قاہرہ مصر
82	حافظ مغلطائی	الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ	دارالقلم دمشق
83	علامہ قسطلانی	مواہب اللدنیہ	فرید بک سٹال لاہور
84	علامہ یوسف صالحی	سبل الہدیٰ والرشاد	زاویہ پبلشرز
85	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	مدارج النبوت	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
86	علامہ معین الدین کاشفی	معارج النبوت	مکتبہ نبویہ لاہور
87	علامہ عبدالرحمٰن جامی	شواہد النبوۃ	مکتبہ نبویہ لاہور
88	عماد الدین ابن کثیر	سیرت ابن کثیر	بیروت لبنان
89	ابن سید الناس	عیون الاثر	دارالقلم بیروت لبنان
90	علامہ دیار بکری	تاریخ الخمیس	دارالکتب العلمیہ بیروت
91	علامہ یوسف نبہانی	حجۃ اللہ علی العالمین	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
92	علامہ یوسف نبہانی	جواہر البحار	دارالکتب العلمیہ بیروت
93	علامہ یوسف نبہانی	انوار محمدیہ	مکتبہ نبویہ لاہور
94	علامہ نورالدین حلبی	سیرت حلبیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
95	علامہ ناصرالدین دمشقی	جامع الآثار فی مولد النبی المختار	دارالکتب العلمیہ بیروت
96	ابن حجر مکی	نعمت کبریٰ	زاویہ پبلشرز لاہور
97	علامہ علی قاری	المورد الروی	مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور
98	علامہ جمال الدین حسینی	روضۃ الاحباب	شہزاد پبلشرز لاہور
99	صادق ابراہیم عرجون	محمد رسول اللہ	دارالقلم دمشق
100	محمد رضا مصری	محمد رسول اللہ	تاج کمپنی لاہور
101	ابوزہرہ مصری	خاتم النبیین	دارالفکر بیروت

102	امام محمد غزالی	فقہ السیرہ	داراحیاء التراث بیروت
103	عماد الدین ابن کثیر	مولد ابن کثیر	مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور
104	علامہ احمد عابدین شامی	نثر الدرر	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
105	عبدہ یمانی	علموا ولادکم	وزارت اعلام سعودیہ
106	مفتی عنایت احمد کاکوروی	تواریخ حبیب الہ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
107	احمد سعید مجددی	سعید البیان	لاہور
108	احمد سعید مجددی	اثبات المولد والقیام	ملتان پاکستان
109	شیخ عبدالحق دہلوی	ماثبت بالسنہ	دارالاشاعت کراچی
110	برخوردار ملتانی	غوث اعظم	کتب خانہ صابریہ ملتان
111	رمضان سعید	فقہ السیرہ	فرید بک سٹال لاہور
112	علامہ علی قاری	جمع الوسائل	تالیفات اشرفیہ ملتان
113	شیخ احمد کنعان	سیرت النبویہ والمعجزات	مشتاق بک کارنر لاہور
114	شیخ عبدالحق الہ آبادی	الدرر المنظم	شرقپور شریف
115	علامہ خرپوتی	شرح قصیدہ بردہ	نور محمد اصح المطابع کراچی
116	محی الدین شیخ زادہ	شرح قصیدہ بردہ	نور محمد اصح المطابع کراچی
117	علامہ مہدی فاسی	مطالع المسرات	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
118	ابوالحسن زید فاروقی	بزم خیر	دہلی
119	ابوالحسن زید فاروقی	خیر المورد	لاہور
120	عبدالرحمن ابن جوزی	صفة الصفوہ	دارالحدیث قاہرہ مصر

کتب تاریخ

121	محمد بن جریر طبری	تاریخ طبری	مکتبہ توفیقیہ مصر
122	ابن اثیر	الکامل فی التاریخ	مکتبہ توفیقیہ مصر

123	عماد الدین ابن کثیر	البدایہ والنہایہ	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
124	علامہ ابن خلدون	تاریخ ابن خلدون	نفیس اکیڈمی کراچی
125	علامہ ذہبی	تاریخ اسلام	مکتبہ توفیقیہ مصر
126	علامہ سمہودی	وفاء الوفاء	بیروت لبنان
127	علامہ ابن عساکر	تاریخ دمشق کبیر	داراحیاء التراث بیروت
128	علامہ ابن عساکر	مختصر تاریخ دمشق	دار الفکر بیروت

کتب لغت

129	اسماعیل جوہری	الصحاح	دار الحضارہ العربیہ بیروت
130	محمد بن ابوبکر رازی	مختار الصحاح	داراحیاء التراث بیروت
131	ابن منظور افریقی	لسان العرب	دار صادر بیروت
132	زبیدی	تاج العروس	دار الفکر بیروت

کتب اسماء الرجال

133	علامہ ذہبی	میزان الاعتدال	مطبع انوار محمدی لکھنو قدیم
134	ابن حجر عسقلانی	تقریب التہذیب	دار الکتب العلمیہ بیروت

کتب تصوف

135	امام محمد غزالی	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
136	امام محمد غزالی	احیاء العلوم	مکتبہ المدینہ کراچی
137	امام محمد غزالی	احیاء العلوم	پروگریسو بکس لاہور
138	شیخ ابو طالب مکی	قوت القلوب	غلام علی اینڈ سنز لاہور
139	امام عبد الوہاب شعرانی	طبقات شعرانی	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

کتب فقہ

140	علامہ ابن ہمام	فتح القدیر	داراحیاء التراث بیروت

141	علامہ شامی	ردالمختار	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

کتب دیوبند

142	شبیر احمد عثمانی	تفسیر عثمانی	مکتبہ البشریٰ کراچی
143	رشید احمد گنگوہی	لامع الدراری	ایچ۔ایم سعید کمپنی کراچی
144	شیخ سلیم اللہ خان	کشف الباری	مکتبہ فاروقیہ کراچی
145	اشرف علی تھانوی	افاضات الیومیہ	مکتبہ اشرفیہ لاہور
146	اشرف علی تھانوی	مواعظ میلاد النبی	مکتبہ اشرفیہ لاہور
147	اشرف علی تھانوی	خطبات حکیم الامت	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
148	اشرف علی تھانوی	ارواح ثلاثہ	مکتبہ رحمانیہ لاہور
149	مفتی شفیع دیوبندی	مجالس حکیم الامت	دارالاشاعت کراچی
150	مفتی شفیع دیوبندی	سیرت خاتم الانبیاء	المیزان ناشران کتب لاہور
151	اشرف علی تھانوی	جواہرات سیرت	مکتبۃ الحسن لاہور
152	سید عنایت علی شاہ	باغ جنت	مکتبۃ الحسن لاہور
153	اسحاق دہلوی	میلاد و وفات	دارالاشاعت کراچی
154	رفیق دلاوری	سیرت الکبریٰ	کتب خانہ مجیدیہ ملتان
155	محمد میاں	محمد رسول اللہ	مکتبہ محمودیہ لاہور
156	سلیمان ندوی	رحمت عالم	مکتبہ اسلامیہ لاہور
157	دوست محمد قریشی	خطبات قریشی	کتب خانہ مجیدیہ ملتان
158	ابوالحسن علی ندوی	قصص النبیین	لاہور
159	ابوالحسن علی ندوی	نبی رحمت	مجلس نشریات اسلام کراچی
160	قاری طیب	خطبات حکیم الاسلام	مکتبہ لدھیانوی کراچی
161	اکبر شاہ بخاری	خطبات اکابر	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

162	اسلم قاسمی	سیرت پاک	ادارہ اسلامیات لاہور
163	ولی رازی	ہادی عالم	دارالعلم کراچی
164	حبیب الرحمٰن	مجالس رائے پوری	مکتبہ سید احمد شہید لاہور
165	مفتی زین العابدین	تاریخ ملت	المیزان لاہور
166	عبدالمجید صدیقی	سیرت النبی بعداز وصال نبی	فیروز سنز لاہور
167	عبدالکریم ندیم	تذکرہ محبوب کبریاء	انجم خدام الاسلام لاہور
168	مولوی سعید	وعظ سعید	H.M سعید کمپنی
169	عبدالمعبود	تاریخ مکہ مکرمہ	مکتبہ رحمانیہ لاہور
170	بدر عالم میرٹھی	ترجمان السنہ	مکتبہ رحمانیہ لاہور
171	منظور احمد چنیوٹی	انوار ختم نبوۃ	لندن
172	احتشام الحق تھانوی	ماہنامہ محفل	لاہور
173	احمد علی لاہوری	ہفت روزہ خدام الدین	لاہور
174	اشرف علی تھانوی	امداد المشتاق	لاہور
175	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	کلیات امدادیہ	کراچی
176	صدیق حسن بھوپالی	عون الباری	دارالکتب العلمیہ بیروت
177	صدیق حسن بھوپالی	الشمامۃ العنبریہ	فاران اکیڈمی لاہور
178	صادق سیالکوٹی	سید الکونین	نعمانی کتب خانہ لاہور
179	وحید الزمان	ہدیۃ المہدی	دہلی
180	عنایت اللہ سبحانی	محمد عربی	اسلامک پبلی کیشنز لاہور
181	سید امیر علی	روح اسلام	ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور
182	مولوی عبدالستار	اکرام محمدی	لاہور

کتب شیعہ

183	یعقوب کلینی	اصول کافی	ظفر شمیم پبلی کیشنز کراچی
184	احمد بن ابی یعقوب	تاریخ یعقوبی	نفیس اکیڈمی کراچی
185	نصیر الاجتہادی	نہج الفصاحت	غلام علی اینڈ سنز لاہور
186	سید شریف رضی	نہج البلاغہ	مطبوعہ لاہور

کتب جماعت اسلامی

187	ابوالاعلیٰ مودودی	سیرت سرور دو عالم	ترجمان القرآن لاہور
188	مصدقہ مودودی	سیرت المختار	مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور
189	علی اصغر چوہدری	حیات رسول	مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور

کتب مختلف فیہ

190	علامہ جلال الدین سیوطی	الحاوی للفتاویٰ	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
191	علامہ جلال الدین سیوطی	ریاض الانیقہ	شبیر برادرز لاہور
192	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	انفاس العارفین	فرید بک سٹال لاہور
193	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	در الثمین	ڈجکوٹ
194	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	فیوض الحرمین	دار الاشاعت کراچی
195	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی	فتاویٰ عزیزی	دار الاشاعت کراچی
196	شیخ احمد سرہندی	مکتوبات امام ربانی	پروگریسو بکس لاہور
197	ابن الحاج مکی	المدخل	بیروت لبنان
198	پیر سیّد مہر علی شاہ	فتاویٰ مہریہ	گولڑہ شریف

اخبار و رسائل

199	ماہنامہ الحسن دیوبندی	لاہور
200	ماہنامہ نقیب ختم نبوت	ملتان
201	ماہنامہ البلاغ	کراچی

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز
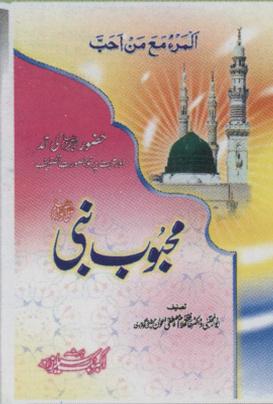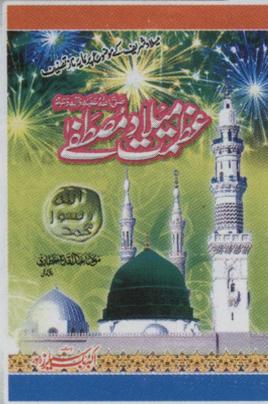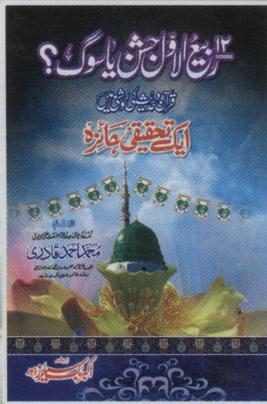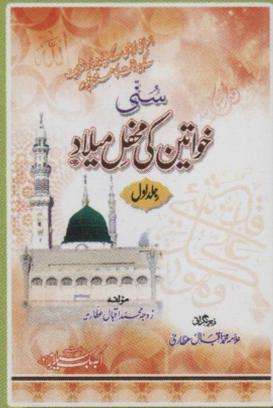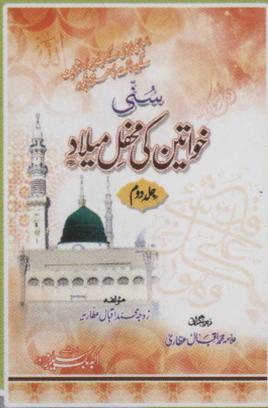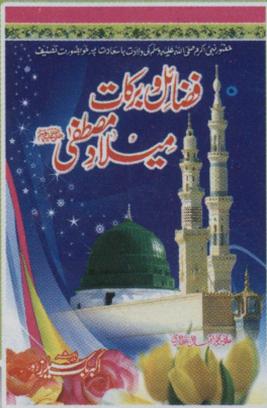
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022